سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

(جمعتہ المبارک 29 جنوری، سوموار یکم، منگل 2، بدھ 3۔ فروری 2016)
(یوم الجمع، 18، یوم الاثنین 21، یوم الثلاثہ 22، یوم الاربعاء 23۔ ربیع الثانی 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد 19 (حصہ اوّل): شمارہ جات : 1تا4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 29۔جنوری2016

جلد 19: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	11
5۔	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	------------	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	13

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	حلف	
7۔	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف ------------	13
	تعزیت	
8۔	سانحہ چارسدہ کے شہداء، معزز ممبر جناب محسن لطیف کے والد، معزز ممبر محترمہ نادیہ عزیز کی والدہ، معزز ممبر محترمہ شازیہ کامران کی والدہ کے انتقال پر دعائے مغفرت ------------	15
	پوائنٹ آف آرڈر	
9۔	اورنج لائن ٹرین کی تعمیر سے لاکھوں افراد کا معاشی قتل اور ہزاروں افراد بے گھر ------------	15
	سوالات (محکمہ جات تحفظ ماحول اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)	
10۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	19
11۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	47
12۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	63
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
13۔	مسودہ قانون (ترمیم) شوگر فیکٹریز کنٹرول 2015 کے بارے میں آسٹیرئی کمیٹی برائے خوراک کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	98
14۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ریونیو اتھارٹی 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	98
15۔	مسودہ قانون (ترمیم) کینال اینڈ ڈرینج 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	98
	تحاریک استحقاق	
16۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	99
17۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	102

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
18۔	چارسدہ کی باچاخان یونیورسٹی میں دہشتگردی کی وجہ سے ہونے والی شہادتوں پر رنج وغم کا اظہار اور مذمت ----------	103
	پوائنٹ آف آرڈر	
19۔	پنجاب میں اچانک سکولوں و کالجوں کی بندش سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا ----------	106
	تحاریک التوائے کار	
20۔	راجن پور پچادھ کے مقام ماڑی پر قائم پی اے ہاؤس پر بااثر افراد کا قبضہ (---جاری) ----------	111
21۔	فیصل آباد میں تعلیمی مقاصد کے لئے مختص پلاٹوں کی نیلامی کے لئے این او سی جاری نہ کرنا (---جاری) ----------	112
22۔	بورڈ آف ریونیو پنجاب میں زیر التواء ہزاروں کیسز کے فیصلے بروقت نہ ہونے کی وجہ سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا (---جاری) ----------	113
23۔	موضع رکھ بھٹی میتلہ میں محکمہ جنگلات کی ملکیت ہزاروں کنال اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ (---جاری) ----------	114
	سوموار، یکم فروری 2016	
	جلد 19: شمارہ 2	
24۔	ایجنڈا ----------	117
25۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	121
26۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	122
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
27۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	123

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
28-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	157
29-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	165
	پوائنٹ آف آرڈر	
30-	سکیورٹی خدشات کی بناء پر سکولوں کی چھٹیوں میں توسیع	173
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
31-	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2002تا2005، 2008تا2011اور 13-2012 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	175
	توجہ دلاؤ نوٹس	
32-	گوجرانوالہ: دوران ڈکیتی مزاحمت پر شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات	180
33-	راولپنڈی: واہ کینٹ میں ملک طاہر کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	182
	تحاریک استحقاق	
34-	ای ڈی او ایجوکیشن لیّہ کا معزز ممبر اسمبلی سے توہین آمیز رویّہ	184
35-	ایس ایچ او تھانہ احمد نگر اور ایس پی صدر گوجرانوالہ کا معزز ممبر اسمبلی سے توہین آمیز رویّہ	185
	پوائنٹ آف آرڈر	
36-	پٹرول کی قیمت میں کمی کے سلسلے میں بِلا باری قرارداد پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ	187
	تحاریک التوائے کار	
37-	موضع رکھ بھٹی بیتلا میں محکمہ جنگلات کی ملکیت 24630 کنال 5مرلے اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ (---جاری)	190

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
38۔	آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015	------------	191
39۔	آرڈیننس فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2015	------------	191
40۔	آرڈیننس (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب 2015	------------	192
41۔	آرڈیننس (ترمیم) ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب 2015	------------	192
42۔	آرڈیننس ویجیلنس کیٹیاں پنجاب 2016	------------	193
43۔	آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015	------------	193
44۔	آرڈیننس (ترمیم) ادارہ انضباط خریداری پنجاب 2015	------------	193
45۔	آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016	------------	194
46۔	آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016	------------	194
47۔	آرڈیننس شادی بیاہ فنکشنز پنجاب 2015	------------	195
48۔	آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016	------------	195
49۔	آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016	------------	196
50۔	آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016	------------	196
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
51۔	مسودہ قانون (ترمیم) عوامی نمائندوں کے قوانین پنجاب 2016	------------	197
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
52۔	مسودہ قانون سیف سٹیز اتھارٹی پنجاب 2015	------------	198
53۔	کورم کی نشاندہی	------------	215
54۔	مسودہ قانون سیف سٹیز اتھارٹی پنجاب 2015 (۔۔۔جاری)	------------	216
55۔	مسودہ قانون سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب 2015	------------	220

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	منگل، 2۔فروری 2016	
	جلد 19: شمارہ 3	
56۔	ایجنڈا ------------	229
57۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	231
58۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	232
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)	
59۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	233
60۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	273
61۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	282
	پوائنٹ آف آرڈر	
62۔	وحدت کالونی لاہور کے کوارٹرز کی مسماری ------------	300
63۔	جنرل کیڈر کے ملازمین کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل اور نان ٹیکنیکل ودیگر کو بھی اپ گریڈ کرنے کا مطالبہ ------------	300
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
64۔	مسودہ قانون (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن 2015، مسودہ قانون (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان 2015 اور تحاریک التوائے کار نمبر 1199، 839 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	302
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
65۔	تحاریک استحقاق نمبر 25 بابت سال 2014 اور نمبر 11 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	303

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)	
66۔	تحاریک استحقاق نمبر12 بابت سال2013، 20، 27، 30 بابت سال2014 اور1، 5، 8، 10، 12اور14، 16تا27 بابت سال2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	304
67۔	مسودہ قانون(ترمیم)ڈرگز پنجاب2015، مسودہ قانون(دوسری ترمیم)ڈرگز پنجاب2015اور مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ پنجاب2014کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع------------	305
68۔	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال2004-05، 2005-2006، 2007-08اور2011-12 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر2کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	307
69۔	آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال2013-14 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر2کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	308
	تحاریک استحقاق	
70۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	310
	پوائنٹ آف آرڈر	
71۔	زرعی ٹیکس کا از سر نو تعین کرنے کے لئے ایوان کی کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ ------------	312
	تحاریک التوائے کار	
72۔	یونیورسٹیوں میں داخلے کے فرسودہ قوانین اور علم دشمن پالیسیوں کی وجہ سے طلباء وطالبات کو مشکلات کا سامنا ------------	314

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
73-	سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹرز اور پروفیسرز کی عدم دلچسپی ------------	315
74-	انسانی سمگلروں اور ایجنٹوں کی لوٹ مار ------------	318
75-	وائس چانسلر جی سی یونیورسٹی کی جانب سے نیشنل کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طلباء وطالبات کو دوبارہ داخلہ دینے سے انکار ------------	319
76-	انڈیا سے سبزی اور فروٹ کی درآمد ------------	320
	بدھ، 3۔فروری 2016	
	جلد 19: شمارہ 4	
77-	ایجنڈا ------------	329
78-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	331
79-	نعت رسول مقبولﷺ ------------	332
	سوالات (محکمہ جات زراعت، امور نوجواناں وکھیلیں اور آثار قدیمہ وسیاحت)	
80-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	333
81-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	375
82-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	388
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
83-	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2016 اور مسودہ قانون (دوسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	431

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
84۔	مسودہ قانون فوڈ پلان ریگولیشن پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	431
	پوائنٹ آف آرڈر	
85۔	آلو کی فصل کو باہر کی منڈیوں میں فروخت کرنے کے لئے پالیسی تشکیل دینے کا مطالبہ -----------	433
86۔	ایوان میں زراعت پر بحث کے لئے دو دن مقرر کرنے کا مطالبہ -----------	436
	تحاریک استحقاق	
87۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) -----------	437
	تحاریک التوائے کار	
88۔	خواجہ سراؤں کا سرکاری ملازمتوں میں 25 فیصد کوٹا مقرر کرنے کا مطالبہ -----------	438
89۔	ضلع چکوال کی تحصیل چواء سیدن شاہ، کلر کہار میں سیمنٹ فیکٹریوں کی بھر مار سے انسانی صحت متاثر -----------	441
90۔	پھلوں، سبزیوں اور دالوں پر زہریلے سپرے کی وجہ سے انسانی صحت پر مضر اثرات کا انکشاف -----------	444
91۔	محکمہ زکوٰۃ و عشر کی جانب سے سرکاری و پرائیویٹ ہسپتالوں میں غریب مریضوں کے لئے مہنگے داموں ادویات کی خرید کا انکشاف -----------	446
92۔	میڈیکل کالجز کا پی ایم ڈی سی سے الحاق -----------	448
93۔	میاں محمد یٰسین کے بیٹے پر فائرنگ کرنے والے ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ -----------	449
94۔	کسان فصلات کا مناسب ریٹ نہ ملنے کی وجہ سے معاشی بدحالی کا شکار -----------	450

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
95۔	مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016	------------	462
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
96۔	مسودہ قانون (ترمیم) ریونیو اتھارٹی پنجاب 2015	------------	462
97۔	کورم کی نشاندہی	------------	465
98۔	مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015	------------	465
99۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015	------------	479
100۔	مسودہ قانون (ترمیم) پیور فوڈ پنجاب 2015	------------	488
101۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(69)/2016/1360. Dated: 27th January, 2016. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 29th January 2016 at 02:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 26th January, 2016

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ29۔جنوری2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اورنعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اورامورپرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کاایوان میں پیش کیاجانا

1۔ آرڈیننس(ترمیم)صوبائی موٹرگاڑیاں2015

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)صوبائی موٹرگاڑیاں2015ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس فورٹ منروڈویلپمنٹ اتھارٹی2015

ایک وزیر آرڈیننس فورٹ منروڈویلپمنٹ اتھارٹی2015ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ آرڈیننس(ترمیم)فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب2015

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب2015ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ آرڈیننس(ترمیم)ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب2015

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب2015ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب2016

ایک وزیر آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب2016ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ آرڈیننس(ترمیم)فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور2015

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور2015ایوان میں پیش کریں گے۔

4

7- آرڈیننس (ترمیم) ادارہ انضباط خریداری پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) ادارہ انضباط خریداری پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

8- آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

9- آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

10- آرڈیننس شادی بیاہ فنکشنز پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس شادی بیاہ فنکشنز پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

11- آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

12- آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

13- آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانامحمداقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردارشیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	انجینئر قمرالاسلام راجہ،ایم پی اے	پی پی۔5
2۔	رانامنور حسین المعروف رانامنور غوث خان،ایم پی اے	پی پی۔36
3۔	ڈاکٹر نوشین حامد،ایم پی اے	ڈبلیو۔356
4۔	جناب شوکت علی لا لیکا،ایم پی اے	پی پی۔278

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب شیر علی خان	:	وزیرکان کنی ومعدنیات / توانائی*
3۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیرہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات*
4۔	جناب محمدآصف ملک	:	وزیرجنگلات،جنگلی حیات اور ماہی پروری

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون2013،29۔مئی 2015وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (29۔جنوری تا 26۔فروری 2016)تفویض کیاگیا۔

6

5۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
6۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک، لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ *
8۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات
9۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن *، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
10۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
12۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
13۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
14۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
15۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
16۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
17۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول *
19۔	ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
20۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	امورنوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	زکوۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	قانون وپارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	سماجی بہبود وبیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	اوقاف ومذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	ترقی خواتین
8۔	محترمہ نازیہ راحیل	ریونیو
9۔	جناب عمران خالد بٹ	صنعت، کامرس وتجارت
10۔	جناب محمد نواز چوہان	ٹرانسپورٹ
11۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	تحفظ ماحول
12۔	چودھری محمد اسد اللہ	خوراک
13۔	نوابزادہ حیدر رمدی	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15۔	خواجہ عمران نذیر	صحت
16۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر (3)PA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر 2013 ، پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔
- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/5902 مورخہ 8۔دسمبر 2014 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔
- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر (3)PA:4-18/2013 مورخہ 9۔مارچ 2016 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

17- چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18- جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
19- رانا محمد ارشد	:	اطلاعات وثقافت
20- میاں محمد منیر	:	آبکاری ومحصولات
21- رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22- محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23- جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24- جناب عامر حیات ہراج	:	کان کنی ومعدنیات
25- رانا بابر حسین	:	خزانہ
26- میاں نوید علی	:	محنت وانسانی وسائل
27- جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات وتعمیرات
28- جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹرا نسپکشن ٹیم
29- سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
30- ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی وترقیات
31- سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32- مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33- چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34- میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری

9

35۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	کوآپریٹو
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائرایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولزایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

سیٹ خالی

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل(پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

• مورخہ 22۔جنوری 2016 کو جناب ایڈووکیٹ جنرل مستعفیٰ ہو گئے تھے اور تاحال کسی کو بھی تعینات نہ کیا گیا ہے۔

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 29۔جنوری 2016

(یوم الجمع، 18۔ربیع الثانی 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ (56)
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ (57) وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ (58) الَّذِيْنَ
صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (59)

سُوْرَةُ العنكبوت آيات 56 تا 59

اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو میری زمین فراخ ہے تو میری ہی عبادت کرو (56) ہر متنفس موت کا مزا چکھنے والا ہے پھر تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے (57) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم بہشت کے اونچے اونچے محلوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ (نیک) عمل کرنے والوں کا (یہ) خوب بدلہ ہے (58) جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں (59)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبولﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

رحمت دو جہاں حامی بے کساں شافع اُمتاں وہ کہاں میں کہاں
رہبر رہبراں سرِور سروراں تاجدار شہاں وہ کہاں میں کہاں
ان کی خوشبو سے مہکے چمن در چمن تذکرے آپ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی تاروں کی روشنی ان کے رُخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
مہ لکاء خوشنواء دلربُا دلکشا مجتبیٰ مصطفیٰ رہنما پیشوا
جملہ محبوبیاں ان گنت خوبیاں ہو سکے نہ بیاں وہ کہاں میں کہاں
عاشقوں کے لئے طور سینہ بنا ان کے قدموں سے یثرت مدینہ بنا
وہ بلائیں مجھے یاد آئیں مجھے تو اُڑ کے پہنچوں وہاں وہ کہاں میں کہاں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے آپ سب کو اسلام وعلیکم۔ اس کے بعد میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔ انجینئر قمرالاسلام راجہ، ایم پی اے پی پی۔5
2۔ رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان، ایم پی اے پی پی۔36
3۔ ڈاکٹر نوشین حامد، ایم پی اے ڈبلیو۔356
4۔ جناب شوکت علی لالیکا، ایم پی اے پی پی۔278

شکریہ

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: میرے علم میں آیا ہے کہ ہمارے ایک نو منتخب ممبر سید قطب علی شاہ المعروف علی بابا پی پی۔89 ٹوبہ ٹیک سنگھ حلف اٹھانے کے لئے یہاں پر موجود ہیں لہٰذا وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں اور اس کے بعد رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔ جی، شاہ صاحب!

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر سید قطب علی شاہ المعروف علی بابا نے حلف اٹھایا اور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جناب محسن لطیف صاحب کے والد کا انتقال ہو گیا ہے لہٰذا ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! جی، بعد میں کرواتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! سانحہ چارسدہ کے شہداء کے لئے بھی فاتحہ خوانی کروادیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اس کے بارے میں قرارداد آ رہی ہے آپ کو ابھی پتا چل جائے گا۔
شاہ صاحب! آپ اگر کچھ بات کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں لیکن کسی دوسری قیادت کے خلاف ایسے الفاظ استعمال نہیں کریں گے جس سے اُس کی تضحیک ہوتی ہو۔ آپ اپنے اور اپنی پارٹی کے متعلق جو بات کرنا چاہیں وہ دو تین منٹ میں کر سکتے ہیں۔

سید قطب علی شاہ المعروف علی بابا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ جن کی بدولت میں آج یہاں تک پہنچا ہوں اور اس کے بعد آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور میاں حمزہ شہباز کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے مجھے پارٹی ٹکٹ دیا اور عوام کی خدمت کا موقع دیا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے اور اپنے حلقے کی عوام کے سامنے سرخرو کیا۔ میں اپنے حلقے کی عوام کا نہایت شکر گزار ہوں اور ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے ووٹ دے کر بھاری اکثریت سے کامیاب کروایا ہے تو میں انشاء اللہ ان کی اور اپنی قیادت کی توقعات پر پورا اتروں گا۔ میرا گھرانہ پہلی مرتبہ سیاست میں نہیں آیا میرے دادا پیر اسرار حسین شاہ سینیٹر منتخب ہوئے تھے اور میرے والد صاحب اسی ایوان کے ممبر منتخب ہوئے اور آج اللہ نے مجھے موقع دیا ہے تو میں بھی اس ایوان میں موجود ہوں اور انشاء اللہ یہ کہنا ضروری سمجھوں گا کہ میں اپنی پارٹی قیادت اور اپنے حلقے کی عوام کے سامنے ہمیشہ سرخرو ہوں گا اور اپنی تمام محنت کر کے ان کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کروں گا۔ ہمارے ممبر مخدوم علی رضا شاہ (مرحوم) کے جتنے بھی کام اپنے حلقے کی عوام کے لئے باقی رہ گئے ہیں وہ انشاء اللہ میں سب سے پہلے اوّل ترجیح دے کر ان کے لئے حاضر رہوں گا۔

تعزیت

سانحہ چارسدہ کے شہداء، معزز ممبر جناب محسن لطیف کے والد، معزز ممبر محترمہ نادیہ عزیز کی والدہ، معزز ممبر محترمہ شازیہ کامران کی والدہ کے انتقال پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: شاہ صاحب! بہت شکریہ۔ شاباش۔ جی، قاری صاحب! دعائے مغفرت کروائیں۔

(اس مرحلہ پر پورے پاکستان کے شہداء، سانحہ چارسدہ کے شہداء، معزز ممبر جناب محسن لطیف کے والد محترم، ایم پی اے، محترمہ نادیہ عزیز کی والدہ، معزز ممبر محترمہ شازیہ کامران کی والدہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! چونکہ پچھلے کئی ماہ سے اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو سکا لیکن آج اسمبلی کے floor پر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ شہر لاہور کو مکمل طور پر تباہ و برباد کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔ اللہ خیر کرے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! درجنوں لوگ اب تک گڑھوں میں گر کر ہلاک ہو چکے ہیں اور لاکھوں لوگ اس "کھٹی گڈی" کا وزیر اعلیٰ پنجاب کا جو شوق ہے، اُس کی نذر ہو چکے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ضد اور انا کا جو مسئلہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا سوال اورنج ٹرین سے متعلقہ ہے یا کسی پوائنٹ آف آرڈر سے متعلقہ ہے؟

پوائنٹ آف آرڈر

اورنج لائن ٹرین کی تعمیر سے لاکھوں افراد کا معاشی قتل اور ہزاروں افراد بے گھر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت دس لاکھ لوگ direct اور indirect اس اورنج ٹرین کی وجہ سے متاثر ہیں۔ یہاں پر سول سوسائٹی، قومی ورثہ، حقوق کمیٹی، تمام ویلفیئر سوسائٹیاں اور تمام سیاسی پارٹیاں اس پر احتجاج کر چکی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ اس اورنج ٹرین کے روٹ کو بدلا جائے کیونکہ لاکھوں لوگوں کو dislocate کیا جا رہا ہے اور اُن کا معاشی قتل عام ہو رہا ہے لیکن حکومت کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ جیسا کہ یہ 160۔ارب روپے کی بات کر رہے ہیں لیکن کیا ہی بہتر ہوتا کہ 200۔ارب روپے سے اوپر کا منصوبہ اس

ایوان کے اندر آتا، اس ایوان کو اعتماد میں لیا جاتا، اس پر debate ہوتی اور اس پر لوگوں کے تحفظات دُور کئے جاتے تب یہ منصوبہ شروع کیا جاتا۔ ہمارا یہ لاہور بالکل برباد ہو رہا ہے، پوری دنیا میں اتنی تاریخی عمارات نہیں ہیں جتنی اس شہر لاہور کے اندر ہیں۔ انٹرنیشنل رولز کی violation کرتے ہوئے چوبرجی چوک اور شالامار گارڈن سمیت درجنوں عمارات کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے اور اتنی نفسا نفسی کے عالم میں یہ منصوبہ شروع ہے۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے یہ ایوان اس منصوبے پر بات کرے اور ہمیں بات کرنے دیں۔ وہ ہزاروں لوگ جن کو اس ملک کی بیوروکریسی کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے ان کا خیال کریں کیونکہ اُن کی چھتیں گرائی جا رہی ہیں، دکانیں توڑی جا رہی ہیں جبکہ اُن کو کوئی معاوضہ نہیں دیا جا رہا۔ وہ لوگ دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں اور انہیں بیوروکریٹس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ بتائیں کہ یہ کس کا قصور ہے، جنوبی پنجاب اور پورے پنجاب کے پیسے صرف یہاں ایک گاڑی پر لگا رہے ہیں تو پورے پنجاب کے لوگوں کا کیا قصور ہے، یہ 200۔ارب روپیہ اور سُود کی رقم آئندہ بیس سالوں میں پنجاب کے دس کروڑ عوام کو ادا کرنی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اس پر ہم ایک دن general discussion رکھیں گے اُس دن آپ بات کر لیجئے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم اس پر بات کریں گے لیکن اتنا اہم مسئلہ پہلے اس ایوان کے اندر کیوں نہیں لے کر آئے؟

جناب سپیکر: جی، اب Question Hour کا ٹائم ہے۔ مہربانی کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں بات کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: پہلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس پر عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! لاہور اور پنجاب کی ڈویلپمنٹ کا جو پروگرام ہے جس کے نتیجے میں بہت سارے منفی اور الزام تراشی کی سیاست کا بیڑا غرق ہونے والا ہے اُس کی وجہ سے ان کی پریشانی دیکھی نہیں جاتی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا

ہے اور میں نے اپوزیشن لیڈر اور دوسرے پارلیمانی لیڈران کو open offer کی ہے کہ اورنج لائن کے منصوبے پر جتنا وقت چاہیں اور جس دن چاہیں اُس دن وہ اپنا مؤقف معزز ایوان کے سامنے رکھیں اور ہم بھی اپنا مؤقف اس معزز ایوان اور پنجاب کے عوام کے سامنے رکھیں گے تو فیصلہ لوگ خود کر لیں گے۔ وقت مقرر کریں اور یہ بات کریں۔ جب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ اس پر اس معزز ایوان میں بحث ہو گی تو پھر اس کے بعد اس طرح کی point scoring نامناسب ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری صرف ایک گزارش سن لیں۔ 10۔ارب 80 کروڑ روپے میں پورے پنجاب کی مختلف سکیمیں ہیں جس میں پینے کا صاف پانی اور کسانوں کو facilitate کرنے کی رقم سمیت مختلف سکیمیں ہیں جس کا document میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔ جب ایک بات طے کر لی گئی ہے تو پھر کیا رہ جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بحث تو اب ہو گی اور ہم کہہ رہے ہیں کہ بحث کی جائے لیکن اب تک اس پر بحث کیوں نہیں کی گئی؟ (شور وغل)

جناب سپیکر: یہ document بحث میں لے کر آئیں پھر میں اُن سے جواب لوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ میں ان کی ایک ایک بات کا جواب دوں گا اور ثابت کروں گا کہ یہ ان کی نہ صرف غلط بیانی ہے بلکہ سفید جھوٹ ہے لہٰذا یہ بات کریں۔ جو ٹائم انہوں نے رکھنا ہے رکھ لیں اور جس دن یہ چاہیں ہم بات کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی سیٹوں
کے سامنے کھڑے ہو کر نعرے بازی کرنے لگے)

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ بات کریں گے اور وہ جواب دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر یہ آج بات کرنا چاہتے ہیں تو میں آج ہی جواب دینے کو تیار ہوں۔ یہ ٹائم مقرر کریں اور بات کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: معزز ممبران حزب اختلاف! آپ سب اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ صرف شور شرابہ کر کے یہاں سے دوڑنا چاہتے ہیں۔ یہ ابھی تھوڑی دیر بعد بائیکاٹ کر کے چلے جائیں گے۔ یہ اس معاملہ پر بات کریں تو ہم ان کی ایک ایک بات کا جواب دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے یہاں پر کسی کو اعتماد میں نہیں لیا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔ یہ آئٹم ایجنڈے پر آ چکا ہے۔ انہوں نے اس کو commit کیا ہے اور میں اس کو ایجنڈے پر لایا ہوں۔ آپ اس پر بحث کریں لیکن یہ آپ کا کیا طریقہ ہے؟

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: .No point of order حسن ریاض قتیانہ صاحب! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! اس پر آپ ٹائم مقرر کر دیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ جی، قتیانہ صاحب! آپ سوال نمبر بولیں۔ میاں صاحب! جب ہم آپ کے لئے ٹائم مقرر کر رہے ہیں تو پھر کیا کر رہے ہیں؟ بہت افسوس ہے۔ پلیز تمام ممبران تشریف رکھیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس issue پر آپ ٹائم رکھ لیں۔

جناب سپیکر: جب آپ بات سن ہی نہیں رہے تو میں کیا کروں؟ آپ لوگ میری بات تو سنتے نہیں ہیں۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ ایجنڈے پر آپ کا issue رکھ رہے ہیں، آپ نے اس پر بحث کرنی ہے اور ایک دن مکمل طور پر آپ تمام ممبران کو بولنے کی اجازت دی جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ کہہ دیں کہ یہ سارے پیسے اورنج ٹرین پر خرچ نہیں ہوں گے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: نہیں، میں ایسے commitment نہیں لے سکتا۔ آپ نے جس دن بات کرنی ہے اس کی priority لیں۔ میں رانا صاحب کو کہتا ہوں لیکن ایسے بات کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"اورنج ٹرین، نامنظور نامنظور" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"جھوٹے جھوٹے" کی نعرے بازی)

میاں صاحب! آپ جو دن چاہتے ہیں وہ مقرر کر لیں اور اس پر بحث کر لیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: This is no point of order وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔پہلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔سوال نمبر بولیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے بائیکاٹ کر گئے)

میاں صاحب! جس دن آپ بحث کرنا چاہتے ہیں میں اُن کو کہہ دیتا ہوں اور وہ تیار ہیں۔آپ اپنی بات کرتے نہیں ہیں، ہمت کر کے بات کریں۔آپ کے لئے ایک دن مقرر کیا جاتا ہے لہٰذا date آپ دے دیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! ان کے پاس کوئی دلائل نہیں ہیں۔یہ صرف مچھلی منڈی بناتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے اُن کو کہہ دیا ہے کہ جو دن وہ چاہیں وہ بحث کے لئے رکھ لیں۔جی، جناب احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1836 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں کارخانوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*1836: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں اس وقت کتنی فیکٹریاں، کارخانے / ملیں اور یونٹ چل رہے ہیں؟

(ب) کن کن یونٹ اور کارخانوں نے محکمہ سے این او سی حاصل کیا تھا؟

(ج) یہ این او سی کس کس آفیسر نے جاری کیا تھا؟

(د) کون کون سے ادارے / یونٹ / کارخانے فضائی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں اور حکومت ان کے خلاف کوئی ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں18 عدد فیکٹریاں (ایک شوگر مل ،8عدد کاٹن ویسٹ فیکٹریاں، 2عدد آئل ملز،2عدد ماربل فیکٹریاں اور5 عدد برف کے کارخانے ہیں، تفصیل(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور 17 عدد بھٹہ خشت چل رہے ہیں، تفصیل(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صرف ایک شوگر مل کو محکمہ تحفظ ماحول نے این او سی جاری کیا گیا ہے۔

(ج) ماحولیاتی منظوری تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 12 کے تحت ڈائریکٹر جنرل ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کی سربراہی میں قائم کمیٹی جاری کرتی ہے۔

(د) جز(الف) میں دی گئی فیکٹریوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی جارہی ہے اور اس ضمن میں ضلعی آفیسر ماحول فیصل آباد ضروری کوائف مرتب کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں پر صرف ایک فیکٹری نے این او سی لیا ہے تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ باقی اتنے اداروں کا بتایا گیا ہے تو انہوں نے ان کے ادارے سے این او سی کیوں نہیں لئے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک فیکٹری کے علاوہ باقی فیکٹریوں اور اداروں نے این او سی کیوں نہیں لئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہاں پر جو فیکٹریاں کام کر رہی ہیں انہیں EPOs جاری ہوئے ہیں جن کی میں تفصیل بھی بتا سکتا ہوں کہ 34 فیکٹریوں میں سے 23 کے خلاف EPOs جاری ہو چکے ہیں، چار فیکٹریوں کے خلاف EPO جاری ہونے کے مراحل میں ہیں اور پانچ فیکٹریوں کو personal hearing کے نوٹس جاری ہو چکے ہیں جبکہ 6 فیکٹریوں نے محکمہ تحفظ ماحول کی کارروائی کے بعد اپنا کام بند کیا ہوا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! EPO اور این او سی دو بڑی واضح چیزیں ہیں جبکہ میں نے این او سی کے متعلق پوچھا ہے کہ انہوں نے این او سی کیوں نہیں لئے؟ اگر اتنی فیکٹریاں چل رہی ہیں

جن پر محکمہ اتفاق کر رہا ہے کہ اتنی فیکٹریاں ہیں تو انہوں نے این او سی کیوں نہیں لئے اور محکمہ کب تک ensure کرے گا کہ وہ این او سی لے لیں؟

جناب سپیکر: جی، چٹھہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اسی لئے انہیں یہ EPOs جاری ہوئے ہیں اور انہیں ہدایات دی ہوئی ہیں کہ وہ این او سی حاصل کریں۔

جناب سپیکر: بہرحال مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آپ نے کیا کہا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جز (د) میں انہوں نے کہا ہے کہ سات عدد فیکٹریوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا رہی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان میں سے کتنی فیکٹریوں کو سزا ہوئی کیونکہ اس سوال کی تفصیل دیکھیں کہ 2013 یعنی آج سے تین سال پرانا سوال ہے اور تین سال کے اندر مجھے یہ بتا دیں کہ ان EPOs پر کتنا عملدرآمد کر کے این او سی لئے اور ان سات میں سے کتنی فیکٹریوں کو سزا ہوئی اور ان کے cases کہاں پر ہیں؟

جناب سپیکر: جی، چٹھہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ 34 فیکٹریوں میں سے 23 فیکٹریوں کے خلاف EPOs جاری ہوئے ہوئے ہیں اور یہ پورا ایک process ہے جس کے through یہ سارے cases تیار ہوتے ہیں۔ محکمہ انہیں چیزیں بتاتا ہے کہ آپ یہ درست کریں اور اگر وہ ٹھیک نہیں کرتے تو پھر ہمارے ٹربیونل میں یہ cases بھیج دیئے جاتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے procedure پوچھا ہی نہیں ہے بلکہ میں تو result پوچھ رہا ہوں کہ ان میں سے کتنی فیکٹریوں کو سزا ہوئی اور ان کے cases کا status کیا ہے اور اگر 2013 سے آج تک وہ ٹربیونل میں cases پڑے ہوئے ہیں تو یہ بھی بتا دیں، اگر کسی کو سزا ہوئی ہے تو یہ بھی بتا دیں اور بری ہوئے ہیں تو وہ بتا دیں کیونکہ 2013 کے سات cases ہیں تو میرے خیال میں آج تک اس کا پتا لگ جانا چاہئے تھا کہ ان کا کیا بنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، چٹھہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):جناب سپیکر!یہ کون سے سات cases کی بات کر رہے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر! cases 60 ہیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):جناب سپیکر!یہ کون سے سوال کی بات کر رہے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!sorry میں غلط سوال کر گیا ہوں۔ چلیں، شکریہ

جناب سپیکر:اگلا سوال نمبر1793ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ محترمہ!آپ اندر تشریف لے آئیں کیونکہ آپ نے ٹوکن واک آؤٹ کیا ہے اس لئے آپ اندر آ جائیں اور آپ کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ان کا سوال بڑا ضروری تھا۔ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ!چلیں اس سوال کو pending کرتے ہیں اور آ جائیں تو ٹھیک ہے۔اگلا سوال نمبر3176 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ اس سوال کو بھی اسی طرح pending کرتے ہیں۔اگلا سوال احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!میرا سوال نمبر2353ہے اور میں چاہوں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سوال اور اس کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر:اس کے بارے میں چیئر بھی کچھ کر سکتی ہے اور اس کے متعلق آپ کو پتا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ:جی، سر!؟

جناب سپیکر:اس کے بارے میں چیئر بھی کچھ کہہ سکتی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!میں تو آپ کے وسیلے سے request ہی کر سکتا ہوں کہ پڑھ کے سنا دیں۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے، مان لیتے ہیں بات۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):جناب سپیکر!سوال بھی اور جواب بھی پڑھنا ہے؟

جناب سپیکر:نہیں، صرف جواب پڑھنا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):جناب سپیکر!سارے جز پڑھنے ہیں؟

جناب سپیکر:پڑھ دیں کوئی بات نہیں۔

فیصل آباد: سمندری ڈرین نالہ کے زہریلے پانی سے لاکھوں افراد کے موذی امراض میں مبتلا ہونے کی تفصیلات

*2353:جناب احسن ریاض فتیانہ:کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ سمندری ڈرین نالہ فیصل آباد شہر، سمندری اورتاندلیانوالہ کے ہزاروں دیہات سے گزرتے ہوئے دریائے راوی میں گرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ڈرین نالہ کے دونوں اطراف واقع سینکڑوں فیکٹریوں/ کارخانوں کازہرآلود پانی اس میں گرتا ہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ اس آلودہ پانی کی وجہ سے لاکھوں افراد متاثر ہورہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس سے متاثر ہونے والے افراد کے لئے کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے اور اس میں زہرآلودہ پانی ڈالنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے، ان کو بند کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) یہ درست ہے کہ سمندری ڈرین، فیصل آباد، سمندری اور تاندلیانوالہ کے مختلف علاقوں/ دیہاتوں سے گزرتے ہوئے موضع دلے والی کے مقام پر دریائے راوی میں گرتا ہے۔

(ب) سمندری ڈرین/نالہ کے اطراف میں واقع صرف 20عدد فیکٹریوں/کارخانوں کاآلودہ پانی اس میں گرتا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ یہ ڈرین نالہ جن علاقوں سے گزرتا ہے وہاں کے لوگ اس کی ناگوار بدبو سے متاثر ہورہے ہیں نیزٹی ایم اے سمندری اورتاندلیانوالہ کاآلودہ پانی بھی اس ڈرین میں ڈالا جاتا ہے۔

(د)

(i) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے سفارش کی ہے کہ جن علاقوں سے یہ ڈرین گزرتی ہے وہاں کے ارد گرد کے دیہات میں پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں اس مقصد کے لئے ٹی ایم اے سمندری، ٹی ایم اے تاندلیانوالہ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے خلاف قانونی کارروائی بھی جاری ہے فیکٹریوں کے ساتھ ساتھ ان محکموں کو بھی اس سلسلے میں اقدامات کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔

(ii) سمندری ڈرین میں براہ راست آلودہ پانی ڈالنے والی 20 عدد فیکٹریوں (Annex-1) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کے خلاف ماحولیاتی قوانین کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 09 عدد فیکٹریوں کو ماحولیاتی تحفظ کا حکم نامہ (EPO) جاری ہو چکے ہیں تفصیل (Annex-2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 11 عدد فیکٹریوں کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ تفصیل (Annex-3) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ نے جواب سنا ہے تو انہوں نے خود اس کے اندر agree کیا ہے کہ ہزاروں لوگوں کی زندگیوں پر اس کا اثر پڑ رہا ہے اور اس کے اندر ٹی ایم اے سمندری اور ٹی ایم اے تاندلیانوالہ water pollution create کرنے میں بڑی وجہ ہیں۔ انہوں نے جز (الف) کے پہلے حصہ میں کہا کہ محکمہ ٹی ایم اے سمندری اور تاندلیانوالہ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے خلاف قانونی کارروائی کر رہا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان سرکاری محکموں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، ان محکموں نے اب تک اس پر کیا عملدرآمد کیا ہے کیونکہ میرے خیال میں تین سال سے یہ محکمہ ان ڈیپارٹمنٹس کو pursue کر رہا ہے تو انہوں نے اس کو ٹھیک کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی تو عملدرآمد کیا ہو گا۔ ایک مجھے یہ بتا دیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے اور دوسرا انہوں نے پینے کے صاف پانی کے فلٹریشن پلانٹس لگوانے کا کہا تو وہاں پر ان کی کوششوں سے صاف پانی کے کتنے پلانٹس لگ گئے اور تیسرے نمبر پر انہوں نے جز (د) کے دوسرے حصے میں کہا کہ وہاں جو 20 فیکٹریاں اپنا گندا پانی ڈال رہی ہیں تو مجھے بتا دیں کہ آج تین سال بعد ان کا کیا status ہے اور وہ کہاں کھڑی ہیں؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ بتائیں کہ ضمنی سوال کیا بنا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے وہی تو بتایا ہے کہ ٹی ایم اے سمندری، ٹی ایم اے تاندلیانوالہ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے خلاف تین سال سے جو قانونی کارروائی کی جا رہی ہے اس کا result کیا نکلا؟

جناب سپیکر: جی، چٹھہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک وضاحت کرتا چلوں کہ محکمہ تحفظ ماحول ایک ریگولیٹری باڈی کے طور پر کام کرتا ہے اور یہ مختلف محکموں، فیکٹریوں کو، یہاں پر محکموں کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو ان کو ہم ہدایات جاری کرتے ہیں اور سفارشات بھیجتے ہیں کہ آپ ماحول کو بہتر بنانے کے لئے یہ یہ اقدامات کریں اور اگر کوئی محکمہ ان ہدایات پر عمل نہ کرے تو انہیں بھی EPOs جاری کئے جاتے ہیں اور ٹی ایم اے کو یہاں پر پہلے ہی EPO جاری ہو چکا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بس آپ کوشش کر لیں کہ اب محکمہ نہیں کر رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! جی، بالکل اس میں ہر وقت کوشش جاری رہتی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے سوال یہ پوچھا ہے کہ تین سال میں نتیجہ کیا نکلا ہے کیونکہ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ محکمہ کوشش کر رہا ہے اور procedure مجھے نہ بتائیں کیونکہ مجھے بھی پتا ہے کہ ریگولیٹری اتھارٹی کے کیا اختیارات ہوتے ہیں اور مجھے end result بتائیں کہ انہوں نے لکھا کہ قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ کیا قانونی کارروائی کی جا رہی ہے، اس کا نتیجہ، اگر ان محکموں نے جواب دینا بھی پسند نہیں کیا اور عملدرآمد نہیں کیا تو یہیں کھڑے ہو کر بتا دیں کیونکہ سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ کوئی پرائیویٹ ادارہ قانون توڑ رہا ہو تو سمجھ آتی ہے کہ قانون توڑ رہے ہیں۔ ایک سرکاری ادارہ اور دو دو تحصیلوں کی ٹی ایم اے جس کے متعلق ڈیپارٹمنٹ خود یہاں پر لکھ رہا ہے کہ ٹی ایم اے سمندری اور ٹی ایم اے تاندلیانوالہ قانون توڑ رہے ہیں اور حکومت خود قانون توڑ رہی ہے تو اس کے خلاف محکمہ نے کیا ایکشن لیا ہے یہ حکومت کا محکمہ ہے اور حکومت کی ٹی ایم اے ہے جو حکومت کا ہی قانون توڑ رہے ہیں تو مجھے نتیجہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، چٹھہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میرا تو خیال ہے کہ یہ fresh question بنتا ہے میں ساری detail منگوالیتا ہوں اگر ان کو چاہئے ہو تو میرے ساتھ بیٹھ کر۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں جواب پڑھ کر سنا رہا ہوں اس میں fresh question کی بات کیا ہے مجھے تو نہیں پتا تھا کہ دو ٹی ایم ایز قانون توڑ رہے ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ قانونی کارروائی کی جارہی ہے یہ جواب 23۔دسمبر 2013 کا ہے، آج 2016 ہو چکا ہے۔ مہربانی کر کے بتایا جائے سرکاری محکمہ قانون توڑ رہا ہے، لوکل گورنمنٹ کا محکمہ قانون توڑ رہا ہے کوئی عام آدمی قانون نہیں توڑ رہا بلکہ حکومت پنجاب قانون توڑ رہی ہے۔ میں اس پر کہاں جاؤں اور میں کس سے سوال پوچھوں؟ یہ ضمنی نہیں ہے یہ سوال کے جواب سے میرا سوال ہے میری طرف سے تو کوئی finding نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں پھر وہی بات کروں گا کہ محکمہ تحفظ ماحول ایک ریگولیٹری باڈی کے طور پر کام کرتا ہے یہ مختلف محکموں کو اس حوالے سے سفارشات بھجواتا ہے اور جو EPOs جاری ہوتے ہیں وہ بھی اس وجہ سے جاری ہوتے ہیں کہ اب یہ چیزیں ہیں ان کو درست کریں جن سے ماحول کی بہتری ہو اگر یہ نہ ہوں تو یہاں پر ایک ٹربیونل بھی موجود ہے یہ کیسز اُن Tribunals میں بھی جاتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب تو وہیں پر کھڑا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے قانون کے مطابق آپ کو بتایا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں تاکہ یہ اگلی دفعہ تک تیاری کر کے آجائیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending نہیں کیا جا سکتا sorry۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! تو پھر مجھے اس کا جواب دیا جائے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ جو قانون توڑ رہا ہے کیا اُس کے خلاف Tribunal میں کیس گیا؟

جناب سپیکر: قانون سرکاری محکمہ یا سرکاری بندہ نہیں توڑ سکتا آپ کوئی طریق کار دیکھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ میں تو نہیں کہہ رہا، آپ کے سرکاری محکمے نے مجھے لکھ کر دیا ہے اس کے بارے میں بتا دیں کہ اس کا کیا بنا؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! اپنے آپ کو اپنے سوال تک محدود رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو اُن کے سوال کے جواب دینے دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کے سوال کا جواب مجھے بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ معزز ممبر کو کیوں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو سمجھ آنے ہی نہیں دیں گے اُن کی بات کو چھوڑیں آپ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس کا جواب میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ جب EPOs جاری ہوتے ہیں اگر یہ اُس پر عملدرآمد نہیں کرتے تو یہ کیسز ٹربیونل کو بھیج دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کس کو بھیج دیئے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! جو محکمہ کا Environmental Tribunal ہے اُس کو یہ کیسز بھیج دیئے جاتے ہیں۔ یہ ٹی ایم اے کا جو کیس ہے already Tribunal میں زیر سماعت ہے وہ اس پر فیصلہ کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جو کیس بنتا ہے وہ Tribunal کو بھیج دیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! Tribunal محکمہ کا ہے یا کسی اور کا ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! محکمے کا Tribunal ہے کسی اور کا Tribunal نہیں ہے تو ان کو یہ نہیں پتا کہ ان کا محکمہ کر کیا رہا ہے، تین سال ہو گئے ہیں چلیں کوئی پرائیویٹ کمپنی تو اپنے قانونی

ہتھکنڈے استعمال کر سکتی ہے کیا گورنمنٹ بھی ان ہتھکنڈوں پر آگئی ہے کہ اُس نے بھی ٹریبونل میں تین سال سے کیس لٹکایا ہوا ہے؟ گورنمنٹ آف پنجاب کی گڈ گورننس پر سوالیہ نشان اُٹھتے ہیں کہ گورنمنٹ آف پنجاب گڈ گورننس کہتی ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب کو پتا ہی نہیں ہے خود ان کے محکمے قانون توڑتے پھر رہے ہیں پنجاب گورنمنٹ کے محکمے ہی رزلٹ نہیں دے سکتے اور اگر ایوان کے اندر یہ جواب ہے۔۔۔

جناب سپیکر: Annexure آپ کو دے دیئے ہیں اُسے پڑھ لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ کیا جواب دیا ہے؟ سوال گندم جواب چنا آرہا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 3177 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے اگر وہ آجائیں تو well and good۔ اگلا سوال نمبر 5765 محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3287 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 5955 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے راوی میں گندا پانی ڈالنے والی فیکٹریوں کی تعداد اوران سے متعلقہ دیگر تفصیلات

*5955: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کتنی ایسی فیکٹریاں ہیں جن کا ویسٹ اور گندا پانی دریائے راوی میں ڈالا جارہا ہے؟

(ب) مذکورہ فیکٹریوں کے خلاف محکمہ نے آج تک کیا کارروائی کی؟

(ج) گزشتہ پانچ سال میں کتنی فیکٹریوں کو جرمانہ کیا گیا، کتنی بند کی گئیں اور کتنی فیکٹریوں نے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگوائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) ضلع لاہور میں آبی فضلہ خارج کرنے والی چھوٹے اور بڑے سائز کی تقریباً 1600 فیکٹریاں ہیں۔ قابل ذکر آبی فضلہ خارج کرنے والی 135 فیکٹریاں جنوبی لاہور میں واقع ہیں اور ان کا فضلہ ہڈیارہ ڈرین کے ذریعے دریائے راوی میں جاتا ہے۔

(ب) تمام فیکٹریوں کا مکمل سروے کیا گیا اور آلودہ پانی خارج کرنے کی مرتکب 656 فیکٹریوں کو تحفظ ماحول قانون 1997 (ترمیمی 2012) کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کرنے کے بعد EPOs جاری کئے گئے اور ان احکامات کی عدم تعمیل کی بناء پر 269 فیکٹریوں کے کیس / شکایات پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل میں دائر کئے گئے ہیں۔ عدم تعمیل کی مرتکب باقی ماندہ فیکٹریوں کے کیس پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل کو بھجوانے کے لئے قانونی تقاضے پورے کئے جا رہے ہیں۔

(ج) لاہور کی 35 فیکٹریوں کو پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل کے ذریعے۔/10,45,000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ ہذا کی کارروائی کے نتیجے میں 42 فیکٹریوں نے آبی فضلہ کی ٹریٹمنٹ کے لئے "ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ" لگائے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ لاہور میں دریائے راوی کے اندر ڈالے جانے والے گندے پانی کا سوال ہے سوال کے جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع لاہور میں آبی فضلہ خارج کرنے والی چھوٹی اور بڑی سائز کی تقریباً 1600 فیکٹریاں ہیں، قابل ذکر آبی فضلہ خارج کرنے والی 135 ہیں میرا پہلا سوال یہ ہے کہ قابل ذکر کی definition کر دیں کیونکہ اگر آدھا کیوسک پانی بھی جاتا ہے تو وہ بھی صحت کے لئے نقصان دہ ہے، دس کیوسک جاتا ہے وہ بھی صحت کے لئے خطرناک ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا اسی سوال کے جز (ب) میں بتایا گیا تھا کہ آلودہ پانی خارج کرنے والی 656 فیکٹریوں کو انہوں نے EPOs کے تحت نوٹسز بھجوائے ہیں اس کے بارے میں سوال یہ ہے کہ اُس کا نتیجہ کیا نکلا ہے؟

جناب سپیکر: پہلے ایک سوال کریں پھر دوسرا کریں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے پہلے کا جواب دے دیں قابل ذکر آبی فضلے سے کیا مراد ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! مختلف قسم کی فیکٹریاں ہوتی ہیں کچھ فیکٹریاں ایسی ہوتی ہیں جن کا پانی خطرناک بھی ہوتا ہے اس میں کیمیکلز بھی ہوتے ہیں اور کچھ فیکٹریاں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کا پانی اس حوالے سے اتنا خطرناک نہیں ہوتا تو یہ قابل ذکر 135 فیکٹریوں کا مطلب یہ ہی لیا جائے کہ یہ اس طرح کی فیکٹریاں ہیں جن کے پانی میں کیمیکلز ہیں یہ والی قابل ذکر فیکٹریاں مراد ہیں۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کی سمجھ نہیں آئی تو ان سے کیا کہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں جو مختلف فیکٹریاں ہیں اُن کے اندر پانی کا استعمال مختلف طریقے کا ہوتا ہے کچھ processed water ہوتا ہے کچھ ایسا پانی ہوتا ہے جن میں کچھ کیمیکلز وغیرہ مل جاتے ہیں اور کچھ فیکٹریاں ایسی ہوتی ہیں جن کا پانی اتنا خطرناک نہیں ہوتا تو قابل ذکر سے مراد یہ ہی لی جائے کہ اس طرح کی جو زیادہ کیمیکلز والی یا زیادہ pollution پھیلانے والی فیکٹریاں ہیں وہ 135 کے قریب ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ ہڈیارہ ڈرین کے اندر جو کیمیکل والا پانی جاتا ہے اُس کی وجہ سے زیر زمین پانی جو پینے والا پانی ہے وہ خرابی کی خطرناک حد تک پہنچ چکا ہے یا تو پانی زہر آلودہ ہو گا یا نہیں ہو گا یہ اتنا یا اُتنا کی definition مجھے نہیں سمجھ آئی یہ بتائیں اس سے کیا مراد ہے کہ اتنا نہیں ہوتا اُتنا ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کو اس کی سمجھ نہیں آ رہی تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یا خطرناک ہو گا یا خطرناک نہیں ہو گا یہ definition کیا ہوئی کہ یہ کیمیکل کم خطرناک ہیں یا زیادہ خطرناک ہیں۔ یہ قابل فہم نہیں ہے؟

جناب سپیکر: یہ سوال بنا نہیں ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس سوال کو سنجیدہ لیا جائے اور ابھی تک اُدھر سے جواب نہیں آیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں نے تو جواب اپنے حساب سے دے دیا ہے، وہ مجھے بتادیں کہ کیا سمجھ نہیں آرہا ہے۔ وہ قابل ذکر کا مطلب سمجھنا چاہ رہے ہیں یا کیا سمجھنا چاہ رہے ہیں، مجھے نہیں پتا چل رہا کہ وہ کیا سمجھنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ تو آپ نے بتادیا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال ہے۔ اس میں بتایا یہ گیا ہے کہ 656 فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے کیس / شکایات پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل میں دائر کئے گئے ہیں۔ ان 656 فیکٹریوں جن کا انہوں نے پچھلے پانچ سال سے ریکارڈ مرتب کیا ہے کیا نتیجہ نکلا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہ سوال کے جواب میں موجود ہے کہ 656 فیکٹریوں کو تحفظ ماحول قانون 1997 (ترمیمی 2012) کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کرنے کے بعد EPOs جاری کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ جن کو EPOs جاری کئے جاتے ہیں اگر وہ ان کے مطابق عملدرآمد نہیں کرتے تو پھر ان کے کیسز ٹربیونل میں بھیجے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں نصیر صاحب! انہوں نے اتنا جرمانہ کیا ہے، کمال ہے آپ نے دیکھا ہی نہیں ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں بتایا یہ گیا ہے کہ EPOs جاری کئے گئے ہیں اور ان احکامات کی عدم تعمیل کی بناء پر فیکٹریوں کے کیس پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اس ترمیمی EPOs میں فیکٹریوں کو seal کرنے اور جرمانے کرنے کی شق موجود تھی۔ میرا سوال یہ ہے کہ ان 656 فیکٹریوں پر ان دونوں میں سے کیا چیز لاگو کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہ ذرا دوبارہ repeat کر دیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! انہوں نے جو 656 فیکٹریوں کے کیس پنجاب کے ماحولیاتی ٹربیونل کو بھیجے تھے ان پر ابھی تک کیا عملدرآمد کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہ اسی سوال کے جز(ج) میں بتایا گیا ہے کہ لاہور کی 35 فیکٹریوں کو پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل کے ذریعے -/10,45,000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ باقی جو کیسز ٹربیونل میں ہیں جیسے جیسے ان پر فیصلہ آئے گا ان پر عملدرآمد ہو گا۔ ٹربیونل ان کو جرمانہ کرتا ہے اور ان کو سزائیں بھی دیتا ہے۔

جناب سپیکر: جناب شیر علی خان صاحب اور طاہر سندھو صاحب! آپ دونوں ذرا زحمت فرمائیں اور جا کر اپوزیشن کے معزز ممبران کو منا کر لائیں۔ ہم ان کے لئے بحث کا ایک دن fix کر رہے ہیں اس کے باوجود بھی وہ سمجھ نہیں پائے ہیں۔ ہم اورنج ٹرین کے لئے ایک دن رکھیں گے اس دن وہ کھل کر بات کریں۔

(اس مرحلہ پر وزیر معدنیات و کانکنی جناب شیر علی خان اور وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو، معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے گئے)

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! انہوں نے پچھلے پانچ سال میں 35 فیکٹریوں کو ایک لاکھ روپے جرمانہ کیا میرا سوال یہ ہے کہ جو 656 کیسز بھیجے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایک لاکھ روپے ہے یا اس سے زیادہ رقم ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ تقریباً دس لاکھ روپے ہے۔ یہ 656 فیکٹریاں جو زہر آلودہ پانی راوی کے اندر گرا رہی ہیں ان میں سے صرف پانچ فیصد کے خلاف کارروائی ہوئی ہے اور 95 فیصد فیکٹریاں آج بھی اپنا فضلہ دریائے راوی میں ڈال رہی ہیں۔ یہ کیسز اسی طرح سے کئی سال تک pending چلتے رہیں گے یا ان کا کوئی نتیجہ بھی نکلے گا؟

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور اس کا next session میں جواب دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ کچھ کیسز اس وقت بھی ٹربیونل میں زیر سماعت ہیں۔ میں فاضل ممبر اور اس معزز ہاؤس کی تسلی کے لئے یہ بات یہاں پر بیان کرنا چاہوں گا کہ ہڈیارہ ڈرین کے road pollution کا اندازہ

لگالیں کہ اس سے گزرنے والے ویسٹ واٹر کو ٹھیک کرنے کے لئے study ضروری ہے۔ یہ study کرنے کے لئے consulting firm کی ضرورت ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لائے)

MR SPEAKER: Welcome back, thank you very much.

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس کے لئے اخبار میں اشتہار دے دیا گیا ہے اور پانچ consulting firms نے اپنے ملازمین اور تجربہ کی تفصیلات محکمہ تحفظ ماحول کو جمع کروا دیئے ہیں۔ انشاء اللہ یہ جو پانچ فرمیں ہیں ان کی evaluation کرکے اس کے لئے پیسے بھی مختص کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ فروری میں اگر یہ evaluation کا عمل مکمل ہو گیا تو پھر اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ نے درست فرمایا کہ اس کو pending کر دیا جائے کیونکہ محکمے کے پاس ان کے خلاف فیصلہ کرنے کا اختیار ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کر دیا گیا ہے تاکہ محکمے سے اس کا مکمل جواب لے کر اس ایوان کو بتایا جائے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔ شکریہ۔ محترمہ فائزہ احمد ملک اور ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا سوال pending کیا گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا سوال پہلے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1793 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے ڈاکٹر نوشین حامد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: اپر چناب کینال میں فیکٹریوں کا زہر آلودہ پانی چھوڑنے کی تفصیلات

*1793: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اپر چناب کینال کے گردونواح ضلع شیخوپورہ کی حدود میں واقع فیکٹریاں زہر آلودہ پانی اس نہر میں چھوڑتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ روہی نالہ چوہنگ لاہور کے قریب دریائے راوی میں گرتا ہے جس کا پانی فیکٹریوں کے چھوڑے گئے زہر آلودہ مواد پر مشتمل ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں کا پانی بغیر ٹریٹمنٹس پلانٹ سے گزارے دریا میں چھوڑنے سے نہ صرف آبی مخلوق ختم ہو رہی ہے بلکہ یہ پانی فصلوں کے لئے بھی نقصان دہ ہے حکومت اس نقصان سے بچاؤ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) یہ درست ہے کہ شیخوپورہ کی حدود میں واقع بھیڈ نالہ، ڈیگ نالہ اور نکی ڈیگ کے ذریعے فیکٹریوں کا پانی اپر چناب کینال میں گرتا ہے جبکہ فلائنگ پیپر مل سے براہ راست پانی اپر چناب کینال میں گرتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ روہی نالہ / ہڈیارہ ڈرین مختلف فیکٹریوں کے گندے پانی کے ساتھ چوہنگ کے قریب دریائے راوی میں داخل ہوتا ہے ہڈیارہ ڈرین پر پائی جانے والی فیکٹریوں میں سے 22 فیکٹریوں نے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے ہوئے ہیں اس روہی نالے کی آلودگی کو سائنٹیفک طریقے سے صاف کرنے کے لئے سیکرٹری فنانس کی سربراہی میں ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔

(ج) ہاں! یہ درست ہے کہ بغیر ٹریٹمنٹ کے پانی دریا میں جانے سے آبی مخلوق اور فصلیں متاثر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے محکمہ نے اس علاقے میں 60 فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی کی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان 60 فیکٹریوں میں 10 کے کیس ماحولیاتی ٹربیونل میں ہیں جبکہ بقیہ کے کیس ٹربیونل میں بھیجنے کے مراحل میں ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ فلائنگ پیپر مل سے براہ راست پانی اپر چناب کینال میں گرتا ہے۔ میرا پہلا سوال ہے کہ اگر پانی گر رہا ہے تو اس پر ایکشن کیا لیا گیا ہے؟ دوسرا انہوں نے جز (ج) میں کہا ہے کہ ہاں یہ درست ہے کہ بغیر ٹریٹمنٹ کے پانی دریا میں جانے سے آبی مخلوق اور فصلیں متاثر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کو زہر پلایا جائے تو کیا یہ کہا

جائے گا کہ مرنے کا اندیشہ ہے، یہ انہوں نے کس قسم کا جواب دیا ہے؟ یہ بات scientifically approved ہے کہ جو unprocessed پانی نہر اور دریا میں جا رہا ہے وہ مضر صحت ہے۔ اگر محکمہ اس کو اندیشے کے زمرے میں لا رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ تو اس کی اہمیت کو ہی نہیں acknowledge کر رہا ہے۔ اگر یہ acknowledge ہی نہیں کر رہے ہیں تو اس کے اوپر کریں گے کیا؟ میں دوبارہ سے کہوں گا کہ جن کو acknowledge کر رہے ہیں ان فیکٹریوں کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے اور دوسرا یہ "اندیشہ" لکھنے کا مطلب کیا ہے؟ اس کو واضح کیا جائے کہ کیا وہ شربت بھی ہو سکتا ہے، آب زم زم بھی ہو سکتا ہے، یہ نارمل ہے یا کیا ہے اس پر ذرا روشنی ڈال دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو اپوزیشن کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ یہ واپس ایوان میں آئے ہیں۔

جناب سپیکر: اس بات کو چھوڑیں وہ میرا اور ان کا معاملہ ہے آپ کا اتنا زیادہ نہیں ہے۔ (قہقہہ)

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس سوال پر تو پہلے ہی discussion ہو چکی ہے اور یہ سوال گزر چکا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس سوال کو pending کیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ انہوں نے فلائنگ پیپر مل کے حوالے سے بات کی ہے تو فلائنگ پیپر مل کا جو کیس ہے وہ ہائی کورٹ کے ڈبل بنچ میں زیر سماعت ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: انہوں نے پانی کو گرنا روکا ہے یا نہیں روکا ہے؟ اگر عدالت میں یہ کیس ہے تو اس پر implementation ہائیکورٹ نے تو نہیں کرنی یہ implementation محکمے نے کرنی ہے، پولیس نے کرنی ہے یا حکومت نے کرنی ہے۔ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ پانی کینال میں گرتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا ابھی بھی وہ پانی گر رہا ہے یا رُک گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کر دوں کہ جب کوئی کارخانہ لگایا جاتا ہے اور اس کارخانے کا کوئی ویسٹ واٹر کا مسئلہ ہو تو وہ کسی ایسی جگہ کا انتخاب کرتا ہے جہاں پر کوئی نالہ یا ڈرین ہو تاکہ اس پانی کو outlet مل سکے۔ عام طور پر اس طرح کی فیکٹریاں جن میں پانی کا استعمال ہوتا ہے وہ ڈرینج کے ساتھ ہی بنائی جاتی ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ یہ developing country ہے اور ہم نے اپنے کارخانے بھی چلانے ہیں اور محکمہ تحفظ ماحول ہر وقت ان کو ہدایات جاری کرتا رہتا ہے کہ وہ Water Treatment Plants لگائیں لیکن آپ کو پتا ہے کہ Water Treatment Plants کی cost زیادہ ہے۔ کارخانوں کی بھی زیادہ تر کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہم اس پر اپنی cost بچائیں۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کیا میٹرو بس اور نج لائن ٹرین کے پیسوں سے بھی زیادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کر رہا ہوں کہ روہی نالہ چوہنگ میں پانی جانے کو ہم کیسے روک سکتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ میرے بڑے محترم بھائی ہیں اور مجھے ان کی statement کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہے اور مجھے اختلاف ان کی بات سے ہے کہ Water Treatment Plant مہنگا آتا ہے۔ اگر ہم developing country ہیں تو کیا اس کا مطلب ہے کہ ہم زہر ملا پانی پی لیں؟ یہ کس قسم کا جواب ہے کہ ایک پرائیویٹ کمپنی فیکٹری لگا رہی ہے اور منافع کما رہی ہے تو کیا وہ یہ نہیں کر سکتی کہ Water Treatment Plant لگا کر فیکٹری کا پانی process کر کے دریا کے اندر پھینکے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ پانی اس وقت روہی نالہ چوہنگ میں گر رہا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: آپ محکمہ کو کہیں کہ اس پر پورا زور دیں اور جس فیکٹری کا Water Treatment Plant نہیں ہے اس کو سیل کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں یہی سب کچھ پہلے بھی اپنے جواب میں بتا چکا ہوں کہ ہم ان کو ہدایات جاری کرتے ہیں اور جو اس پر عملدرآمد نہیں کرتے تو ان کے cases ٹربیونل میں لے جاتے ہیں۔ یہ ساری فیکٹریاں ایسی ہیں جن کے cases

ٹربیونل میں بھی ہیں اور ان کو EPOs بھی جاری کئے ہوئے ہیں اور ہدایات بھی جاری کی ہوئی ہیں کہ وہ یہاں پر Water Treatment Plants لگائیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آبادی کنٹرول کرنے کا طریقہ ہے۔۔۔

MR SPEAKER: Sorry, you should be relevant.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں ان کی دی گئی details کو تھوڑا سا correct کرنا چاہوں گی کہ یہ ہڈیارہ ڈرین انڈیا کے گاؤں جاتی امرا سے شروع ہوتی ہے اور اس جاتی امرا تک جاتی ہے۔ اس میں 25 فیکٹریاں ہیں اور ان 25 فیکٹریوں میں سے ابھی کسی ایک فیکٹری میں بھی Water Treatment Plant نہیں لگا اور ہزاروں ایکڑ زمین پر موجود فصلوں میں بھی ان کا پانی جا رہا ہے اور یہاں سے مویشی بھی پانی پی رہے ہیں۔ اس میں کیمیکل اور میٹل کی بڑی مقدار شامل ہوتی ہے جو کہ آپ کے جسم میں جا کر کینسر پیدا کرتا ہے۔ اس پر محکمہ کا جواب مکمل طور پر غلط ہے اور حقائق کے منافی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: ویسے اس پر تو ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔ آپ ایسے نہ کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ روہی نالے کی آلودگی کو سائنٹیفک طریقے سے صاف کرنے کے لئے سیکرٹری فنانس کی سربراہی میں ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔ یہ جواب 4۔نومبر 2014 کو موصول ہوا ہے اور اب 2016 آگیا ہے تو میں آپ کی وساطت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ایک فنانس کمیٹی نے جو پچھلے ڈیڑھ سال میں کام کیا ہے وہ ایوان کے ساتھ شیئر کیا جائے تاکہ ہم بھی updated ہوں اور یہاں پر بغیر کسی وجہ سے کھپ نہ ڈالیں۔ ہو سکتا ہے کہ بڑا اچھا کام کیا ہو تو شیئر کر لیں کیونکہ ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو چکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ latest position بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس میں، میں یہ عرض کر دوں کہ جیسے میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہڈیارہ ڈرین میں خارج ہونے والے صنعتی آلودہ پانی کے مسائل کی روک تھام کے لئے ایک تین سالہ ترقیاتی منصوبہ شروع کیا ہے اور یہ ترقیاتی منصوبہ جس کا نام Study of most feasible option for treatment of Hadyara waste water drain ہے جو 21.32 ملین روپے کی لاگت سے جون 2016 میں مکمل ہوگا۔ میں یہ بتا دوں کہ اس کے لئے پہلے study کرنی تھی اور یہ پیسے study کے لئے رکھے گئے ہیں۔ ہم نے اس

کے لئے ایک concerned firms کو ہائر کیا ہے اور انہیں کہا ہے کہ وہ اپنے ٹینڈر بھریں اور جیسے ہی وہ concerned firms کے ٹینڈر والا معاملہ clear ہو گا تو انشاء اللہ اس پر study شروع ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی، اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3176 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بھکر: لائیو سٹاک تجرباتی فارم رکھ غلاماں کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3176: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لائیو سٹاک تجرباتی فارم رکھ غلاماں تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر کا کل رقبہ کتنا ہے، کتنا رقبہ فارم کے علاوہ دیگر لوگوں کے پاس ہے، ان سے سالانہ کتنا ٹھیکہ، پٹہ وغیرہ وصول کیا جا رہا ہے؟

(ب) اس فارم میں کس کس قسم کے جانور رکھے گئے ہیں، ان جانوروں کی سالانہ انسپکشن کون کرتا ہے؟

(ج) اس فارم پر کس کس جانور پر ریسرچ کی جاتی ہے اور اس فارم پر کتنے افسران ریسرچ کے لئے depute ہیں؟

(د) اس فارم پر سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنے جانور کس کس قسم کے تیار ہوئے ہیں اور یہ کن کن کو فراہم کئے گئے ہیں؟

(ہ) اس فارم کے مذکورہ دو سالوں کے اخراجات و آمدن کی تفصیلات نیز آمدن کے ذرائع بھی بتائیں؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) لائیو سٹاک تجرباتی فارم رکھ غلاماں ضلع بھکر کا کل رقبہ 10273 ایکڑ ہے۔ 5414 ایکڑ خود کاشت رقبہ ہے، 2960 ایکڑ رقبہ پٹہ پر مزارعین کو دیا گیا ہے، 491 ایکڑ پر بلڈنگز وغیرہ ہیں اور 1408 ایکڑ رقبہ غیر کاشت ہے۔ ان مزارعین سے سال 15۔2014 میں ایک کروڑ انتیس لاکھ باون ہزار نو سو چونتیس روپے پٹہ وصول کیا گیا۔

(ب) لائیوسٹاک تجرباتی فارم رکھ غلاماں ضلع بھکر پر نیلی راوی نسل کی بھینسیں، دوغلی نسل کی گائیں، تھلی نسل کی بھیڑیں، ٹیڈی اور بیتل نسل کی بکریاں رکھی گئی ہیں۔ان جانوروں کی انسپکشن لائیوسٹاک اکانومسٹ، ڈائریکٹر فارمز اور ڈائریکٹر جنرل (توسیع)لائیوسٹاک کرتے ہیں۔

(ج) اس فارم پر رکھے گئے جانوروں کی تمام مذکورہ نسلوں پر تحقیق کی جاتی ہے۔فارم ہذا پر اس وقت چار آفیسر مختلف ویٹرنری اداروں اور یونیورسٹیوں کی ریسرچ میں معاونت کرتے ہیں۔

(د) اس فارم پر2011-12 اور2012-13 کے دوران تیار کئے گئے جانوروں کی تفصیل (Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) لائیوسٹاک تجرباتی فارم رکھ غلاماں کی2011-12 اور2012-13 کی آمدن اور خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	خرچ(ملین روپے)	آمدن(ملین روپے)
2011-12	86.163	52.176
2012-13	99.133	70.017

اس فارم کی آمدن کے ذرائع میں دودھ، اون، جانوروں کی نیلامی، نقدآور فصلات، سالانہ پٹہ اور سوختہ درختوں کی فروخت شامل ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال ہے کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ 2960 ایکڑ رقبہ مزارعین کو پٹہ پر دیا گیا ہے تو کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس رقبہ کا فی ایکڑ پٹہ کتنا ہے؟ اسی کے ساتھ یہ بھی بتا دیں کہ اس جواب میں جو لکھا ہے---

جناب سپیکر: پٹہ مطلب کا آپ سارا مکمل پوچھنا چاہتی ہیں یا 2960 ایکڑ رقبے کا پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے فی ایکڑ پٹہ پوچھا ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں کہ ساری زمین ایک جیسی نہیں ہوتی۔اس میں زمین کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔اب وہ آپ کو تھوڑا بہت بتائیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جو زمین مزارعین کو دی گئی ہے اس کے بارے میں پوچھ رہی ہوں؟

جناب سپیکر: کسی زمین پر پٹہ تھوڑا ہوتا ہے اور کسی پر پٹہ زیادہ ہوتا ہے۔ آپ کے ساتھ سردار شہاب الدین خان صاحب بیٹھے ہیں۔ سردار صاحب! آپ بھی تھوڑی سی بات آپس میں discuss کر لیا کریں۔

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یسٰین): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے بتاتا ہوں کہ اس میں جو پوچھا گیا ہے اور جس طرح آپ نے خود ہی کہا ہے کہ زمین ساری ایک طرح کی نہیں ہوتی۔ ایک زمین نہری سسٹم کے ساتھ engage ہوتی ہے اس کا پٹہ اور ہوتا ہے۔ اس میں جس علاقہ کا پوچھا گیا ہے اس میں دس سے گیارہ ہزار روپے تک فی ایکڑ اس کا پٹہ ہے اور جو بارانی زمین ہوتی ہے اس کا تقریباً 50 فیصد پٹہ reduce ہوتا ہے اور 5 ہزار 200 روپے کے قریب اس کا فی ایکڑ پٹہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سرکاری ریٹ کوئی تو ہوگا وہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: سرکاری ریٹ اس میں کیا ہوتا ہے؟ سرکاری ریٹ جو auction ہوتا ہے اس کے مطابق ہوتا ہے۔

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یسٰین): جناب سپیکر! یہ سرکاری ریٹ ہی عرض کیا ہے۔ اس فارم پر جو زمین الاٹ کی ہوئی ہے اس ریٹ پر کی ہوئی ہے اور جس پٹہ پر گورنمنٹ دیتی ہے وہ سرکاری ریٹ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ شکریہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ کون سے جز پر جائیں گی؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اسی جز (الف) کا ہی ہے۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ 1408 ایکڑ رقبہ غیر آباد ہے تو اگر یہ اتنا زیادہ رقبہ غیر آباد ہے تو اس رقبے کے بارے میں محکمہ نے کیا فیصلہ کیا ہے یا اس کے بارے کوئی plan کیا ہے کہ اس کو آباد کیا جائے گا یا لوگوں کو لیز پر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! اس کے جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے کبھی اس فارم کا visit کیا ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جی، میں نے visit کیا ہے۔

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں جس سوال کا جواب دینا چاہ رہا تھا۔ آپ وہ سمجھ گئے ہیں کیونکہ آپ خود بھی اس کے منسٹر انچارج رہے ہیں۔ اس فارم کا رقبہ 10 ہزار ایکڑ کے قریب ہے اور اس کا تقریباً 1400 ایکڑ رقبہ ابھی تک غیر آباد ہے۔ یہ فارمز دور دراز علاقوں میں ہوتے ہیں یہاں پر اگر 9 ہزار ایکڑ آباد ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ تجرباتی فارمز کا مقصد قطعاً یہ نہیں ہوتا کہ ان سب کو 100 فیصد آباد کر دیا جائے اور اس سے آمدنی لی جائے۔ یہ تو تجرباتی فارمز ہوتے ہیں۔ میں جانوروں کی افزائش کے بارے میں آگے سوال کے جواب میں بتاؤں گا۔ آپ سمجھ گئے ہیں اور میں اپنی بہن کو بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہاں پر 9 ہزار ایکڑ آباد ہے تو یہ بہت بڑی figure ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پر پہلے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! دو سوال ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر! سوال کے جز (ہ) میں جو جواب دیا گیا ہے کہ سال 12-2011 میں خرچ 86.160 ملین روپے ہے اور آمدن 52.67 ہے۔ سال 13-2012 میں 99.133 ملین خرچ اور 70.1 آمدن ہے تو میں اتنی سی گزارش کروں گا کہ خود کاشت رقبہ 5414 ایکڑ ہے اور میں بھی اسی علاقے کا رہنے والا ہوں تو میں پوچھتا ہوں کہ اس فارم پر جو اتنا بجٹ خرچ ہو رہا ہے اور یہ 5414 ایکڑ رقبہ خود کاشت ہے یعنی گورنمنٹ آف پنجاب خود کاشت کر رہی ہے اور اس کی آمدن دیکھ لیں، میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر:آپ بات سنیں، میری آپ سے بحث ہے نہ میں آپ سے بحث کر سکتا ہوں، بات صرف اتنی ہے جو انہوں نے پہلے ہی بتا دی ہے کہ یہ تجرباتی فارم ہیں۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!میں بھی اسی بات کی نشاندہی کر رہا ہوں کہ ان فارموں پر پیسوں کا ضیاع ہو رہا ہے۔وزیر موصوف وہاں پرvisitکریں اور انfarmsکی آمدن کو بڑھائیں۔

جناب سپیکر:آمدن کا تو انہوں نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ یہ تجرباتی فارم ہیں،آپ ان farmsکی outputکا پوچھیں کہ آپ نے یہاں پر کیا تجربات کئے ہیں؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب بلال یسٰین):جناب سپیکر!میں اپنا جواب دوبارہrepeatکر دیتا ہوں۔میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ یہ تجرباتی فارم ہیں حکومت کاsource of incomeنہیں ہوتے۔پہلے سے جو مزارع کام کر رہے ہوتے ہیں انہی سے یہ کام کروایا جاتا ہے۔ہم نے یا محکمہ نے ان کو engageنہیں کیا ہوتا بلکہ صدیوں سے ان کی وہاں پر possessionہوتی ہے،انہوں نے بھی ان تجرباتی فارموں سےearningلینی ہوتی ہے۔اگر وہ دور دراز علاقوں کی ہزاروں ایکڑ جگہ کو آباد کرتے ہیں تو اس میں ان کا بھی حصہ ہوتا ہے۔اس معاملے پر گورنمنٹ کی یہpriorityکبھی بھی نہیں ہوئی کہ ان کے اخراجات کیا ہیں اور آمدن کیا ہے بلکہ حکومت ہر سال اس ادارے کے لئے اپنے فنڈز مختص کرتی ہے۔گورنمنٹ اس بات کو بھیacknowledgeکرتی ہے کہ یہاں پر ہم نےearningنہیں دیکھنی بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ یہاں پر جو تجربات ہو رہے ہیں وہ کیسے ہیں۔یہی ہمارا اصل مقصد ہے کہ وہاں پر جو مقامی نسل ہے وہsaveہو رہی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر:جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!اگلا سوال بھی آپ کا ہے؟

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر:پلیز!اب آپ تشریف رکھیں مجھے آگے چلنے دیں۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!میرا چھوٹا سا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر:حضور بڑی مہربانی،آپ کا بہت شکریہ۔آپ کا ضمنی سوال ہو چکا ہے اور اس کا جواب بھی آ گیا ہے۔اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک:جناب سپیکر!سوال نمبر3177ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: لائیوسٹاک تجرباتی فارم کا رقبہ و دیگر تفصیلات

***3177: محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لائیوسٹاک تجرباتی فارم خوشاب کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اس فارم کی انتظامیہ کے پاس کتنا رقبہ ہے بقایا رقبہ کن کن کو کس کس مقصد کے لئے دیا گیا ہے اور ان سے سالانہ کتنی رقم کس مد میں وصول کی جاتی ہے، کون وصول کرتا ہے اور وصول کردہ رقم فی ایکڑ کتنی بنتی ہے؟

(ج) کیا اس فارم کا رقبہ کبھی نیلام برائے پٹہ / ٹھیکہ ہوا ہے تو کن کن سالوں میں ہوا ہے اور کس کس کی نگرانی میں ہوا ہے؟

(د) کیا فارم کا جو رقبہ پٹہ ٹھیکہ پر ہے، وہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق ہے؟

(ہ) اس فارم سے حکومت اور عوام کے کیا کیا مقاصد پورے ہو رہے ہیں؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) لائیوسٹاک تجرباتی فارم خوشاب کا کل رقبہ 971 ایکڑ ہے۔

(ب) تمام رقبہ 971 ایکڑ فارم انتظامیہ کے پاس ہے۔ اس فارم کا کوئی رقبہ ٹھیکہ پر یا کسی اور مقصد کے لئے کسی کو بھی نہ دیا گیا ہے۔

(ج) اس فارم کا رقبہ کبھی بھی نیلام برائے پٹہ / ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے۔

(د) اس فارم کا رقبہ پٹہ / ٹھیکہ پر کبھی بھی نہ دیا گیا ہے۔

(ہ) اس فارم سے حکومت اور عوام کے درج ذیل مقاصد پورے ہو رہے ہیں۔

1. نیلی راوی نسل کی بھینس اور کجلی بھیڑ کو محفوظ کیا جا رہا ہے۔
2. نسل کشی کے لئے نیلی راوی کے اعلیٰ سانڈ اور کجلی نسل کے اعلیٰ چھترے پیدا کئے جا رہے ہیں۔
3. ترقیاتی امور پر تحقیق اور صوبے کے دوسرے تحقیقاتی اداروں سے تعاون کیا جا رہا ہے۔
4. فارم حضرات کو امور حیوانات پر مشورہ جات اور راہنمائی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس فارم پر کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنے سوال سے متعلقہ جواب پوچھیں تو میں بتادوں گا، اب یہ پوچھنا کہ وہاں پر کتنے ملازمین ہیں، کتنے ڈائریکٹرز ہیں کتنے نائب قاصد ہیں غیر متعلقہ بات ہے۔ اس وقت میرے پاس لسٹ موجود نہیں ہے اگر یہ اس کے متعلق written پوچھ لیں تو میں اس کا جواب بھی دے دوں گا۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف کا جواب درست ہے۔ آپ سوال سے متعلقہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جو ضمنی سوال میں کر رہی ہوں اس کا جواب بھی نہیں آرہا تو میں اب اور کیا پوچھوں؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں ایسا نہیں ہے۔ I disagree with you.

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا اس سوال پر دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 971 ایکڑ رقبہ پر جو تجرباتی فارم ہے یہ انتظامیہ کے حوالے کیا گیا ہے۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ انتظامیہ اس کو کس چیز کے لئے استعمال کر رہی ہے، انتظامیہ وہاں پر کیا کر رہی ہے؟ وہاں پر آپ نے جو ملازم بھرتی کئے ہوئے ہیں اس کی تفصیل بھی محکمے کے پاس نہیں ہے تو کم از کم اتنا تو بتادیں کہ انتظامیہ وہاں اس سرکاری رقبے پر کیا کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ محترمہ جو یہ فرما رہی ہیں کہ میرے پہلے سوال کا جواب نہیں ملا وہ اپنا سوال repeat کر دیں میں اس کا بھی جواب دے دیتا ہوں اور اس سوال کے متعلق میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ یہ تجرباتی فارم ہوتے ہیں، تجرباتی فارم پر کیا ہو رہا ہے اس کی تفصیل بھی بتا دیتا ہوں۔ وہاں پر جو علاقائی نسلیں ہوتی ہیں ان سے breed لیتے ہیں، وہاں پر جو علاقائی کسان ہوتے ہیں اور private farm holders ہوتے ہیں ان کو بلا کر مفت اور مفید مشورے دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے جانوروں کی door step پر مفت vaccination کی جاتی ہے۔ فارم سے ویٹرنری ڈاکٹر ان کے door step پر جاتا ہے اور ان کی vaccination کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چارے کی مختلف قسموں کو اگانے کی کوشش کی جاتی ہے، ان تجرباتی فارم پر یہ ساری چیزیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ ان کا سوال تو یہ تھا کہ

تجرباتی فارم کا یہاں پر رقبہ کتنا ہے؟ میں نے ان سے یہ گزارش کی ہے کہ آپ سوال سے متعلقہ ضمنی سوال کریں تو میں اس کے لئے حاضر ہوں۔ جتنا مجھے علم ہے میں آپ کو بتاؤں گا لیکن آپ نے سوال یہ کیا ہے کہ یہاں پر کتنے ملازمین ہیں؟ وہ میرے لئے ایسے ہی بتانا کیسے ممکن ہے، وہاں پر تو ایک ہزار ایکڑ کی جگہ ہے وہاں پر کتنے نائب قاصد ہیں، کتنے ڈائریکٹرز ہیں؟ آپ مجھ سے تو اس کے infrastructure کے بارے میں پوچھیں کہ اس کو کون lead کرتا ہے اور ہمارے پاس اتنے ملازمین ہونے چاہئیں اور اس وقت اتنے شارٹ ہیں۔ میں ہر فارم کے متعلق فوری طور پر تو نہیں بتا سکوں گا کہ یہاں پر ملازمین کتنے ہیں۔ یہ فارم جس مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے وہ میں نے عرض کر دیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! محکمہ کا کوئی آفیسر اس وقت آفیشل گیلری میں موجود نہیں ہے جو وزیر موصوف کو وہاں سے پرچی بھیج دے اور میرے سوال کا جواب دے دے۔ ویسے بھی میں نے یہ سوال 2013 سے جمع کروایا ہوا ہے، 2013 سے لے کر 2016 تک وزیر موصوف اس سوال کا جواب نہیں دے سکتے تو کم از کم اپنے محکمہ کے سیکرٹری صاحب کو ہی بلا لیتے؟

جناب سپیکر: بات یہ نہیں ہے وہ تو جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ابھی میں نے جو ضمنی سوال کیا ہے اس کا بھی انہوں نے جواب نہیں دیا، میں نے ان سے پوچھا ہے کہ 971 ایکڑ رقبہ پر انتظامیہ کیا کر رہی ہے، تجرباتی فارم اگر حکومت چلا رہی ہے تو اس کی جواب دہ بھی حکومت ہی ہے؟

جناب سپیکر: وزیر صاحب! آپ ان کو جلدی سے بتا دیں satisfied کریں کیونکہ وقفہ سوالات کا ٹائم بھی ختم ہونے والا ہے۔

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں نے تو عرض کیا ہے کہ تجرباتی فارم پر مقامی نسل کے experiments ہوتے ہیں کہ کس طرح سے بہتر نسل لی جائے، اس کے علاوہ وہاں پر جو private farms مالکان ہیں ان کو بلا کر آگاہی مہم بتائی جاتی ہے، ان کے جانوروں کی vaccination کی جاتی ہے، ان کے door step پر جا کر ان کو وہ سہولت دی جاتی ہے جو ان کو ہسپتال سے مہیا ہو سکتی ہے۔ وہاں پر نہ صرف جانوروں کی vaccination کی جاتی ہے بلکہ جانوروں کے چارے کی growing کے لئے بھی مختلف قسم کے experiments کئے جاتے ہیں۔

تجرباتی فارموں میں تو یہی کچھ ہی ہونا ہے اگر یہ written سوال کریں تو میں اس کا جواب بھی دے دوں گا۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرا ابھی جز(ب) پر ایک ضمنی سوال ہے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! جلدی کریں ٹائم ختم ہونے والا ہے صرف آدھا منٹ باقی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال جز(ب) پر ہے۔ پہلے میں سوال پڑھتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ سوال نہ پڑھیں جو بات کرنی ہے وہ کریں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ایک منٹ آپ میری عرض تو سن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میرے پاس ایک منٹ بھی نہیں ہے آدھا منٹ باقی ہے۔ مہربانی کریں اپنی بات جلدی مکمل کریں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اسی لئے تو اجلاس کا انعقاد کیا گیا ہے کہ satisfactory جواب آنے چاہئیں اور ہر معزز ممبر کو پتا چلنا چاہئے کہ governance کیسی چل رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ آپ کا سوال کرنے کا بہت شکریہ

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ ہماری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔ شکریہ

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع وہاڑی: محکمہ تحفظ ماحول کے ملازمین اور دیگر تفصیلات

*5765: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر ہیں اور یہ کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں عہدہ اور گریڈ وار کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اور کون کون سی سیٹیں خالی ہیں؟

(ج) ضلع وہاڑی کا فضائی آلودگی کا لیول کتنا ہے تحصیل وار بیان کریں؟

(د) ضلع وہاڑی میں 2014 کے دوران فضائی آلودگی پر کنٹرول پانے کے لئے کون کون سے اقدامات کئے گئے ہیں، تفصیلاً ایوان کو اس سے آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ تحفظ ماحول کا ایک دفتر ہے جس کا مکمل ایڈریس یہ ہے۔

دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر محکمہ تحفظ ماحول جناح روڈ نزد پریس کلب وہاڑی لینڈ لائن نمبر 067-3362166۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول وہاڑی میں کل 10 ملازم کام کر رہے ہیں جن کا عہدہ اور گریڈ وار تفصیل یہ ہے۔

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تعداد
1۔	ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول	17	01
2۔	انسپکٹر	13	02
3۔	جونیئر کلرک	07	01
4۔	فیلڈ اسسٹنٹ	06	02
5۔	ڈرائیور	04	01
6۔	نائب قاصد	01	01
7۔	چوکیدار	01	01
8۔	سینٹری ورکر	01	01

محکمہ تحفظ ماحول وہاڑی میں کوئی سیٹ خالی نہ ہے

(ج) ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کی لاہور لیبارٹری کی ٹیم نے ضلع وہاڑی کی بورے والا، میلسی اور وہاڑی تحصیلوں میں فضائی آلودگی کا لیول چیک کرنے کے لئے مورخہ03.05.15تا 08.05.15مانیٹرنگ کی۔اس مانیٹرنگ کے دوران اہم گیسیں مثلاًسلفر ڈائی آکسائیڈ(SO2)، نائٹرک آکسائیڈ(NO)، نائیٹروجن ڈائی آکسائیڈ(NO2)، کاربن مانو آکسائیڈ(CO)اور سانس کے ذریعے جسم میں داخل ہونے والے ذرات repairable particulate matter (pm2.5) چیک کئے گئے۔ تمام جگہوں پر صرف repairable particulate matter (pm2.5)کی مقدار National Environmental Quality Standards (NEQS)سے زیادہ ہے۔یہ مقدار شہری کمرشل علاقوں میں نسبتاًزیادہ ہے جس کی اہم وجہ گاڑیوں اور دوسرے غیر متحرک ذرائع سے فضائی آلودگی کا بکثرت اخراج ہے۔باقی چیک کردہ گیسوں کی مقدارNEQSسے متجاوز نہ ہے۔ضلع وہاڑی کی مانیٹرنگ رپورٹAnnex-Iایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع وہاڑی میں فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے پنجاب انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997(ترمیم شدہ2012)کے تحت فضائی آلودگی پیدا کرنے والے یونٹس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔ بھٹہ خشت مالکان کو نوٹسز جاری کئے گئے جس میں ان کو ہدایت کی گئی کہ وہ کوئلہ اور لکڑی بطور ایندھن استعمال کریں اور ہدایات پر عمل نہ کرنے والے بھٹہ خشت کے کیسز پنجاب انوائرنمنٹل ٹریبونل کو بھیج دیئے گئے کاٹن فیکٹریوں میں ڈسٹ کلیکشن سسٹم لگوانے کے لئے ہدایات جاری کی گئیں۔کچھ فیکٹریوں نے ڈسٹ کلیکشن سسٹم لگالئے ہیں۔ رائس ملز مالکان کو سائیکلون لگوانے کا پابند کیا گیا تاکہ فضائی آلودگی کو کنٹرول کیا جاسکے۔2014میں29 فیکٹریوں کے خلاف انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈرز جاری کئے گئے 14 کیسز پنجاب انوائرنمنٹل ٹریبونل لاہور میں دائر کئے گئے جن میں سے03کا فیصلہ ہو چکا ہے جنہیں-/25000روپے جرمانہ ہوا۔انوائرنمنٹل مجسٹریٹ وہاڑی کی عدالت میں 89 کیسز بھجوائے گئے جن میں سے 45کا فیصلہ ہو چکا ہے جنہیں72000روپے جرمانہ ہوا۔پبلک میں شعور اجاگر کرنے کے لئے سیمینار اور واک کا اہتمام کیا گیا۔دھواں چھوڑنے والی اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس اور موٹر وہیکلز ایگزامینر کے

اشتراک سے کارروائی کی گئی اور آلودگی پیدا کرنے والی 748 گاڑیوں کو چیک کیا گیا جن میں سے 448 گاڑیوں کا چالان کیا گیا اور انہیں -/28,8,000 روپے جرمانہ کیا گیا۔

ضلع گجرات: ڈیری فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3287: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں کل کتنے ڈیری فارم ہیں، کتنے ڈیری فارم سرکاری ہیں اور کتنے غیر سرکاری؟

(ب) ضلع گجرات کے لئے ڈیری فارم کی مد میں 14-2013 میں کتنا سالانہ بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ج) مذکورہ بجٹ کس کس مد میں کتنا کتنا خرچ کیا گیا، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع گجرات میں کوئی بھی سرکاری ڈیری فارم نہ ہے جبکہ غیر سرکاری ڈیری فارمز کی تعداد 216 ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں چونکہ کوئی سرکاری فارم نہ ہے اس لئے 14-2013 میں کوئی بجٹ فراہم نہیں کیا گیا۔

(ج) چونکہ کوئی بجٹ فراہم نہیں کیا گیا اس لئے کوئی خرچ نہیں ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: جانوروں کی مختلف بیماریوں سے تحفظ کے لئے ویکسین اور دیگر متعلقہ تفصیلات

*4014: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں 13-2012 میں جانوروں کے مختلف بیماریوں سے تحفظ کے لئے کون کون سی ویکسین کتنی مقدار میں کس کس کمپنی سے کتنی مالیت کی خریدی گئی؟

(ب) خریدی گئی ویکسین کتنے جانوروں کے لئے تھی اور کتنے جانوروں کی ویکسینیشن کی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال 100 فیصد جانوروں کی ویکسینیشن نہ ہو پائی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ویکسینیشن کے باوجود جانور مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ہ) ویکسینیشن پر کتنے پیسے فی جانور وصول کئے جاتے ہیں، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک /امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں2012-13 میں جانوروں کی مختلف بیماریوں سے تحفظ کے لئے تمام ویکسین ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور سے خریدی گئی، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

Sr.#	Name of Vaccine	Quantity	Amount
1.	H.S.Vaccine	10,900 Bottles	Rs. 19,62,000/-
2.	F.M.Vaccine	600 Bottles	Rs. 5,40,000/-
3.	E.T.Vaccine	650 Bottles	Rs. 1,30,000/-
4.	C.C.P.P. Vaccine	2,050 Bottles	Rs. 1,02,500/-
5.	N.D.Vaccine	11,20,000 Doses	Rs. 1,12,000/-
	Total		Rs. 28,46,500/-

(ب) جانوروں کے لئے خریدی گئی ویکسین کی تفصیل حسب ذیل ہے:

Sr.#	Name of Vaccine	Quantity	No. of Animals Vaccinated
1.	H.S.Vaccine	6,45,000 Doses	6,45,000
2.	F.M.Vaccine	36,000 Doses	36,000
3.	E.T.Vaccine	65,000 Doses	65,000
4.	C.C.P.P. Vaccine	2,05,000 Doses	2,05,000
5.	N.D.Vaccine	11,20,000 Doses	11,20,000
	Total	20,71,000	20,71,000

(ج) دستیاب وسائل اور افرادی قوت کے مطابق100 فیصد ویکسینیشن ممکن نہ ہے۔ اس کے علاوہ کچھ ویکسین مثلاً FMDV کی صوبہ میں پیداوار صرف1.8 ملین ہے جو کہ ضرورت سے بہت کم ہے۔ محکمہ کی جانب سے ہر ضلع کو ہر سال ویکسینیشن کا ٹارگٹ دیا ہے۔ ضلع گوجرانوالہ میں سال2012-13 میں محکمہ ہذا کے دیئے گئے ٹارگٹ کو 145.96 فیصد تک حاصل کیا گیا۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

(ہ)

H.S.Vaccine	Rs. 3/Animal	Buffalo & Cow
F.M.Vaccine	Rs. 15/Animal	Buffalo & Cow
E.T.Vaccine	Rs. 2/Animal	Goat & Sheep
C.C.P.P. Vaccine	Rs. 0.50/Animal	Goat & Sheep
N.D.Vaccine	Rs.0.10/Bird	Poultry

ضلع فیصل آباد:15-2014کے دوران آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے رقم کی تفصیل

*6295: میاں طاہر: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال15-2014میں ضلع فیصل آباد میں کتنی رقم آبی اور فضائی آلودگی کے خاتمے پر خرچ ہوگی؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سی آبی اور فضائی آلودگی کے خاتمے کے منصوبے جاری ہیں ان کے نام مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد ایک ریگولیٹری اور مانیٹرنگ باڈی ہے اس محکمے کو براہ راست فضائی اور آبی آلودگی کو ختم کرنے کے لئے کوئی رقم نہیں دی جاتی، تاہم اس محکمہ کی کاوشوں سے 250 فیکٹریوں نے فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے سائیکلون اور ویٹ سکربر لگوائے ہیں۔آبی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے200 فیکٹریوں میں پرائمری ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے گئے ہیں۔

(ب) پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ مجریہ1997(ترمیم شدہ2012)کے تحت بطور ادارہ تحفظ ماحول فیصل آباد مانیٹرنگ /ریگولیٹری اتھارٹی کے ضلع فیصل آباد میں کام کر رہا ہے۔آبی اور فضائی آلودگی کی روک تھام کے انتظامات کرنا متعلقہ اداروں اور فیکٹری مالکان کی ذمہ داری ہے جبکہ محکمہ ہذا کے پاس آبی اور فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے براہ راست کوئی رقم /گرانٹ مہیا نہیں کی گئی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: محکمہ لائیوسٹاک کی لیبارٹریز سے متعلقہ تفصیلات

*4077: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ لائیوسٹاک کے زیر اہتمام کتنی لیبارٹریز کہاں کہاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ لیبارٹریز میں کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور انہیں کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

(ج) مذکورہ لیبارٹریز میں روزانہ کی بنیاد پر اوسطاً کتنے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ لیبارٹریز کو مستقبل قریب میں کوئی نئی اور جدید مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ضلع گوجرانوالہ میں مزید لیبارٹریز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(و) مذکورہ لیبارٹریز میں کون سی مشینری کب سے خراب پڑی ہے، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں لائیوسٹاک کے زیر اہتمام دو لیبارٹریز کام کر رہی ہیں۔ ڈسٹرکٹ ڈائیگناسٹک لیبارٹری گوجرانوالہ، پولٹری ڈائیگناسٹک لیبارٹری گکھڑ۔

(ب) ڈسٹرکٹ ڈائیگناسٹک لیبارٹری گوجرانوالہ میں لیبارٹری اٹنڈنٹ کی اسامی عرصہ تین سال سے خالی ہے اور پولٹری ڈائیگناسٹک لیبارٹری گکھڑ میں چوکیدار کی اسامی اپریل 2014 سے خالی ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے سکیل نمبر 1تا15 کی اسامیوں کی بھرتی پر پابندی ہے۔ جیسے ہی حکومت پابندی اٹھائے گی تو قانون کے مطابق بھرتی کا عمل مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) مذکورہ لیبارٹریز میں روزانہ کی بنیاد پر اوسطاً جو ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ ڈائیگناسٹک لیبارٹری گوجرانوالہ

Average Test

1. Faecal Test 40-45/day
2. Milk Test 6-7/day
3. Blood Test 5-6/day
4. Skin Scrapping 6-7/day

پولٹری ڈائیگناسٹک لیبارٹری گکھڑ

Average Test

1. Drug Sensitivity/Typhoid/Feacal/Water/H.I. Test=10-12 per day
2. Postmortem Examination= 25 to 30 birds per day

(د) جی نہیں۔

(ہ) جی نہیں۔

(و) ڈسٹرکٹ ڈائیگناسٹک لیبارٹری گوجرانوالہ میں Haemo Count (CBC Test) مشین16.05.2012 سے خراب ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ تحفظ ماحول کے سٹاف اور چالانوں سے متعلقہ تفصیل

*6297: میاں طاہر: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں تحفظ ماحول کے کتنے ملازم کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں فضائی آلودگی کے خاتمے کے لئے کتنے انسپکٹر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ملازمین نے سال14۔2013اور15۔2014کے دوران کتنے چالان فضائی آلودگی میں اضافہ کرنے پر کئے نیز فضائی آلودگی میں اضافہ کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد کے دفتر میں کل منظور شدہ 34اسامیاں ہیں جس کی تفصیل (Annex-01)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد کے دفتر میں کل منظور شدہ سات اسامیاں برائے انسپکٹر ہیں، جبکہ ان اسامیوں پر پانچ انسپکٹر کام کر رہے ہیں جن کے نام، عہدہ، گریڈ اور متعلقہ ایریا کی تفصیل(Annex-02)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔بقیہ دو اسامیاں خالی ہیں۔

(ج)

(i) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد میں آلودگی کا باعث بننے والے مختلف کارخانوں، فیکٹریوں کا سروے کر کے ان کی رپورٹس ادارہ تحفظ ماحول پنجاب، لاہور کو ارسال کی۔سال14۔2013 میں282یونٹس کو آلودگی کے حوالے سے ذاتی شنوائی کے بعد ادارہ تحفظ ماحول پنجاب، لاہور کی جانب سے ماحولیاتی تحفظ کے حکم نامے(EPOs)جاری کئے گئے ہیں جبکہ سال15۔2014میں 212یونٹس کو ماحولیاتی تحفظ کے حکم نامے(EPOs)جاری کئے گئے ہیں اور ماحولیاتی حکم نامے پر

عمل نہ کرنے والے 215یونٹس میں ان کیNon Compliance Reportادارہ تحفظ ماحول پنجاب لاہور کو موصول ہونے کے بعد ان یونٹس کے کیسز ماحولیاتی عدالت ٹربیونل میں دائر کر دیئے گئے ہیں جہاں پر ان کو جرمانے کئے جا سکتے ہیں۔ ٹریفک کے باعث پیدا ہونے والی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ساتھ مشترکہ طور پر15-2013 کے دوران5069عدد گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔

(ii) فیصل آباد میں فضائی آلودگی کی بڑی وجوہات میں صنعتی آلودگی، ٹریفک کے باعث پیدا ہونے والی آلودگی اور فضا میں گرد و غبار کا پایا جانا ہے۔ قدرتی گیس کی کمی کی وجہ سے صنعتوں میں کوئلے، لکڑی اور دوسرا غیر معیاری ایندھن استعمال کیا جا رہا ہے جو کہ فضائی آلودگی کا باعث بنتا ہے۔ فضا میں گرد وغبار کی وجوہات جغرافیائی عوامل سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ اور مناسب صفائی کے انتظامات نہ ہونا ہے۔ سڑکوں کے کنارے سے گرین بیلٹز اور پارک وغیرہ سڑک سے اونچے بنائے جاتے ہیں جو کہ گرد وغبار میں کمی کی بجائے اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈیوولوشن پلان کے بعد لائیو سٹاک فارموں سے جانوروں کی تقسیم کی تفصیلات

*5844: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) Devolutionپلان کے نفاذ سے اب تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سرکاری لائیو سٹاک فارموں سے افزائش نسل کے کتنے کتنے جانور مفت لائیو سٹاک بریڈرز / زمینداروں کو مفت فراہم کئے گئے؟

(ب) مفت فراہم کئے جانے والے جانوروں کی مالیت کیا تھی؟

(ج) جن زمینداروں کو یہ سرکاری جانور فراہم کئے گئے ان کے نام اور تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا مہیا کئے گئے جانور ان زمینداروں کے پاس موجود ہیں اگر نہیں تو کہاں گئے، محکمہ لائیو سٹاک نے سرکاری جانور غائب کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

(ہ) کیا محکمہ کے پاس ان جانوروں کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ اور اس کا ریکارڈ موجود ہے، تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر خوراک /امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں Devolution Plan کے بعد سال 03-2002، 04-2003، 05-2004تک لائیوسٹاک بریڈرز /زمینداروں کو76عدد جانور مفت فراہم کئے گئے۔

(ب) مفت فراہم کئے گئے جانوروں کی کل مالیت -/8,32,300روپے تھی۔

(ج) جن لائیوسٹاک بریڈرز/زمینداروں کو مفت جانور فراہم کئے گئے ان کی تفصیل (Annexure-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) منتخب شدہ زمینداروں کو یہ جانور بریڈنگ کے لئے مفت مہیا کئے گئے تھے۔ان کی دیکھ بھال اور خوراک کے لئے بھی متعلقہ زمیندار ہی ذمہ دار تھے۔ ضلعی حکومت کی طرف سے اس مد میں کوئی مالی معاونت نہیں کی گئی تھی۔چونکہ یہ تمام جانور سال 2002 سے لے کر 2004 تک دیئے گئے تھے اس لئے یہ اپنی بریڈنگ کی طبعی عمر پوری کر چکے ہیں جو جانور مر گئے تھے ان کے پوسٹ مارٹم بھی کروائے گئے تھے اور ان کا ریکارڈ موجود ہے اور کھال کے پیسے ضلعی حکومت کے فنڈز میں جمع کروا دیئے گئے ہیں۔چونکہ یہ جانور متعلقہ زمینداروں کو مفت مہیا کئے گئے تھے اور یہ ان کی ملکیت تھے اس لئے کچھ جانور زمینداروں نے اپنے طور پر فروخت کر دیئے ہیں۔تاہم کچھ جانور ابھی بھی زمینداروں کے پاس موجود ہیں۔

(ہ) ان تمام جانوروں کی سالانہ کارکردگی کا ریکارڈ موجود ہے اور اس کی تفصیل(Annexure-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ:پولٹری فارم اور بھٹہ خشت سے متعلقہ تفصیلات

*6408:جناب امجد علی جاوید:کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے پولٹری فارمز اور بھٹہ خشت ایسے ہیں جنہوں نے محکمہ تحفظ ماحول سے این او سی حاصل نہیں کیا؟

(ب) جو بھٹہ خشت شہر کی حدود کے اندر یا بالکل قریب آچکے ہیں اور شدید فضائی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں، کیا محکمہ ان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کا فضائی آلودگی کا لیول کیا ہے اگر یہ مقرر کردہ لیول سے زیادہ ہے تو محکمہ نے اس کے تدارک کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

(i) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سات پولٹری فارم ایسے ہیں جنہوں نے محکمہ تحفظ ماحول سے این او سی حاصل نہیں کیا جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) ضلع ہذا سے کسی بھی بھٹہ خشت نے محکمہ سے این او سی حاصل نہیں کیا۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جو بھٹہ خشت شہر کی حدود کے اندر یا بالکل قریب آ چکے ہیں، محکمہ تحفظ ماحول ٹوبہ ٹیک سنگھ نے جن یونٹوں کے خلاف کارروائی کی ہے ان کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) فضائی آلودگی کا لیول محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کی موبائل لیبارٹری جانچ سکتی ہے تاہم محکمہ تحفظ ماحول ٹوبہ ٹیک سنگھ ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف باقاعدگی کے ساتھ مہم چلا رہا ہے اور دھواں چھوڑنے والی فیکٹریوں میں بھی cyclone اور scrubber لگوائے گئے ہیں۔

خضر آباد فارم میں بھینسوں سے روزانہ دودھ حاصل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*6534: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے زیر انتظام خضر آباد فارم ضلع سرگودھا کتنے رقبے پر مشتمل ہے اور وہاں مویشیوں کی موجودہ تعداد کیا ہے اور کیا فارم کی تمام زمین اس کے زیر استعمال ہے؟

(ب) کیا کسانوں کو فارم میں فراہم کردہ مصنوعی نسل کشی کی سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں، ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک /امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے زیر انتظام خضر آباد فارم ضلع سرگودھا 1660 ایکڑ پر مشتمل ہے اور فارم کی تمام زمین اس کے زیر استعمال ہے۔ اس وقت فارم پر 743 ساہیوال نسل کی گائیں اور 860 نکلی نسل کی بھیڑیں موجود ہیں۔

(ب) مذکورہ فارم پر پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ صرف اپنے جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کر رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے ادارہ سیمن RCCSC جھنگ سے خرید رہا ہے جبکہ ادارہ کا اپنا سیمن پروڈکشن یونٹ زیر تعمیر ہے۔

فضائی اور آبی آلودگی کے تعین سے متعلقہ تفصیلات

*6971: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ تحفظ ماحول نے سال 15-2014 کے دوران صوبہ سے آبی اور فضائی آلودگی کے خاتمے کے لئے کتنی رقم خرچ کی؟

(ب) کیا آبی اور فضائی آلودگی کے تعین کے لئے کوئی آلات یا لیبارٹریز ہیں؟

(ج) یہ لیبارٹریز کس کس شہر میں کام کر رہی ہیں؟

(د) ایسی لیبارٹریز کھولنے کا کیا طریق کار ہے اور حکومت مزید کس کس شہر میں یہ لیبارٹریز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب ایک ریگولیٹری باڈی ہے جس کا کام ماحولیاتی قوانین پر عمل درآمد کروانا ہے۔ محکمہ عام طور پر آبی اور فضائی آلودگی کی پیمائش کرنے کے لئے ضروری آلات خریدنے اور عوام الناس میں ماحولیاتی شعور بیدار کرنے کے لئے مختلف پراجیکٹ چلاتا ہے۔ سال 15-2014 کے دوران صوبہ سے فضائی اور آبی آلودگی کے تعین کے لئے ترقیاتی منصوبے "Establishment of Air Quality System in Punjab" اور "upgradation of EPA Laboratory Multan" کے تحت 20.135 ملین روپے خرچ کئے ہیں تاکہ فضائی اور آبی آلودگی کے تعین کے بعد اس کے خاتمے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جا سکیں۔

(ب) پنجاب کے آٹھ مختلف اضلاع میں محکمہ ہذا کی لیبارٹریز قائم ہیں اور ان لیبارٹریز کے پاس فضائی اور آبی آلودگی کے تعین کے لئے ضروری آلات موجود ہیں۔

(ج) یہ لیبارٹریز لاہور، ملتان، سیالکوٹ، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، فیصل آباد، رحیم یار خان اور راولپنڈی میں قائم ہیں۔

(د) ایسی لیبارٹریز عام طور پرADP Schemeکے ذریعے کھولی جاتی ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول نے لاہور کے علاوہ باقی سات شہروں میں دوADP Schemeکے ذریعے یہ لیبارٹریز قائم کی ہیں۔ محکمہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے فی الحال یہ آٹھ لیبارٹریز کافی ہیں محکمہ ابھی کسی اور شہر میں ایسی لیبارٹری قائم کرنے کاارادہ نہیں رکھتا۔

محکمہ لائیوسٹاک اینڈڈیری ڈویلپمنٹ بورڈمیں سال2012سے اب تک بھرتی اور پروموٹ ہونے والے افسران سے متعلقہ تفصیلات

*6535: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب لائیوسٹاک اینڈڈیری ڈویلپمنٹ بورڈکے موجودہ چیف ایگزیکٹوآفیسر اور موجودہ چیف آپریٹنگ آفیسر کب سے تعینات ہیں؟

(ب) کیاCEO,COOاور دوسرے افسران کی بھرتی، تعیناتی بورڈکے قواعد وضوابط اور بورڈآف ڈائریکٹرز کی منظوری سے ہوئی؟

وزیر خوراک /امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب بلال یٰسین):

(الف) 3۔ مارچ کو پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے چیف ایگزیکٹوآفیسر نے استعفیٰ دے دیا تھا جس کے بعد 5۔مارچ2015کو بورڈآف ڈائریکٹرز کی میٹنگ ہوئی جس کی سفارشات پرچیئرمین پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کو چیف ایگزیکٹوآفیسر کا اضافی چارج دے دیا گیا۔ جبکہ ادارہ میں چیف آپریٹنگ آفیسر کی کوئی پوزیشن ہے اور نہ ہی کوئی شخص اس پوزیشن پر کام کر رہا ہے۔

(ب)

1. ادارہ میںCOOکی پوزیشن نہ ہے اور نہ ہی اس پوزیشن پر کسی شخص کو بھرتی کیا گیا ہے۔
2. موجودہCEOکا چارج بورڈآف ڈائریکٹرز کی منظوری کے بعد ہی دیا گیا ہے۔ 3۔مارچ کو پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے چیف ایگزیکٹوآفیسر نے استعفیٰ دے دیا تھا جس کے بعد 5۔مارچ2015کو بورڈآف ڈائریکٹرز کی میٹنگ ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ چیئرمین پنجاب لائیوسٹاک اینڈڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کو چیف ایگزیکٹوآفیسر کا اضافی چارج دے دیا جائے۔

3. تمام آفیسران کی بھرتی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے منظور شدہ HR Manual کے مطابق کی جاتی ہے۔ وضع کئے گئے طریقے کے مطابق قومی اخباروں میں اشتہار دیا جاتا ہے، ہر پوزیشن کے مطابق کمیٹی بنائی جاتی ہے جس میں HR اور فیلڈ کے متعلقہ ٹیکنیکل لوگ شامل کئے جاتے ہیں اور شفاف طریقے سے میرٹ پر آنے والوں کو بھرتی کیا جاتا ہے۔

شاہدرہ جیا موسیٰ میں کیمیکل فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

*6998: میاں طارق محمود: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہدرہ جیا موسیٰ لاہور میں کافی تعداد میں کیمیکل فیکٹریاں قائم ہیں، جس میں پرانے ٹائر جلائے جاتے ہیں جس سے علاقہ میں ہر وقت مضر صحت دھواں اور کیمیکل کی بدبو رہتی ہے؟

(ب) حکومت ان علاقوں سے جو کہ گنجان آباد ہیں، یہ کیمیکل فیکٹریاں باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جیا موسیٰ شاہدرہ (لاہور) میں صرف ایک عدد کیمیکل فیکٹری "BW Chemical" کے نام سے قائم ہے۔ اس فیکٹری میں ٹائر وغیرہ نہیں جلائے جاتے ہیں لیکن اس سے نکلنے والی کیمیکل کی بدبو علاقہ میں آلودگی کا باعث بن رہی ہے۔ فیکٹری ہذا کے خلاف مختلف ذرائع سے شکایات موصول ہوئیں فیکٹری مالکان نے فیکٹری کو 15.02.2016 تک علاقہ سے باہر منتقل کرنے کا بیان حلفی ڈسٹرکٹ آفیسر (ماحولیات) کے دفتر میں جمع کروایا ہے۔ بیان حلفی کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 (ترمیمی 2012) کے تحت کاروائی شروع کر رکھی ہے اور اس سلسلے میں فیکٹری مالکان کو ذاتی شنوائی کے لئے نوٹس نمبر RO(P&C)/EPA/268/2015 بتاریخ 09.10.2015 کے تحت 27.10.2015 طلب کیا ہے۔

(ب) اس سوال کا جواب جز (الف) کے جواب میں موجود ہے۔

برائلر مرغی کی خوراک سے متعلقہ تفصیلات

*6593:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ برائلر مرغیوں کی خوراک حرام اجزاء سے تیار کی جاتی ہے اور فیڈ کی تیاری میں ذبح شدہ مرغیوں، مچھلیوں اور دیگر جانوروں کی آلائشیں اور مردہ جانوروں کا گوشت شامل کیا جاتا ہے،مرغی کی خوراک میں شامل ہونے والے اجزاء کی تفصیل بتائی جائے ؟

(ب) کیا حکومت فیڈ بنانے والے اداروں کو چیک کرتی ہے، جنوری2014 سے اب تک کن فیڈ کمپنیز کو چیک کیا گیااور ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے کون کون سے اداروں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی نیز کیا صوبہ پنجاب میں پولٹری اینڈ فیڈ ایکٹ نافذ ہے ؟

وزیر خوراک /امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب بلال یٰسین):

(الف) ہمارے ملک میں تیار ہونے والی مرغیوں کی خوراک پرندوں کی تمام مطلوبہ غذائی ضرورت کو مدنظر رکھ کر تیار کی جاتی ہے جس کی وجہ سے ہمارے ملک میں مرغیوں کی حاصل کردہ پیداوار دنیا کے مقابلہ میں کسی طرح کم نہ ہے۔ ذبح شدہ مرغیوں سے حاصل کردہ غیر مستعمل فضلات مثلاً انتڑیوں وغیرہ سے خصوصی پلانٹ پر پولٹری میل تیار کی جاتی ہے جو مرغیوں کی خوراک میں دنیا بھر میں مستعمل ہے۔ علاوہ ازیں خشک مچھلی کا چورا اور سلاٹر ہاؤسز سے حاصل شدہ انتڑیوں، پھیپھڑے وغیرہ کو بھی خصوصی طور پر پکا کر مرغیوں کی خوراک میں استعمال کیا جاتا ہے۔تاہم مرغیوں کی خوراک میں کسی قسم کی نجس اور سور سے تیار شدہ اجزائے خوراک نہیں ڈالے جاتے۔ مرغیوں کی خوراک کے اجزاء میں مکئی، چاول /نکو، چاول کی پھک، تیل دار بیجوں سے حاصل شدہ میل (بنولہ میل، کینولہ میل اور سن فلاور میل وغیرہ)کارن گلوٹن، گوار میل، فش میل، پولٹری میل، شیرہ، خوردنی نمکیات، حیاتین وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب میں پنجاب اینیملز کمپاؤنڈ فیڈ سٹف آرڈیننس2002 نافذ العمل ہے جس کے تحت2014 سے اب تک صوبہ بھر میں مرغیوں کی خوراک تیار کرنے والی 57 فیکٹریوں / ملوں کو باقاعدہ چیک کرنے کے بعد خوراک تیار کرنے کے اجازت نامے جاری کئے گئے ہیں۔ ان فیڈ کمپنیز کے بارے میں کوئی بھی عملی شکایت ریکارڈ پر نہ ہے۔

ضلع لاہور میں ویٹرنری ہسپتالوں میں ایمرجنسی کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*6852:ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری میں شام یارات کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری میں بیمار جانور داخل کرنے کی سہولت نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری میں کوئی چوکیدار نہ ہے؟

(د) کیا حکومت ان مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) یہ درست نہ ہے۔گوالہ کالونی ہربنس پورہ اور رکھ چندرا کے ویٹرنری ہسپتالوں میں شام کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت موجود ہے۔

(ب) جی ہاں!یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری میں بیمار جانور داخل کرنے کی سہولت نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے تمام ویٹرنری ہسپتالوں میں چوکیدار موجود ہیں جبکہ ویٹرنری ڈسپنسریوں میں چوکیدار کی اسامیاں نہ ہیں۔

(د) ان مسائل کو حل کرنے کے لئے پراجیکٹ بنائے جارہے ہیں جو کہ حکومت کی منظوری کے بعد قابل عمل ہو جائیں گے۔

ساہیوال:ویٹرنری مراکز سے متعلقہ تفصیلات

*6944:جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ لائیو سٹاک کی کتنی ڈسپنسریاں، ہسپتال اور ویٹرنری سنٹرز ہیں اس وقت کتنی زیر تعمیر ہیں اور حکومت مزید کتنی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے بالخصوص پی پی۔222 میں کتنی ڈسپنسریاں، سنٹرز و ہسپتال ہیں، جہاں ادویات مفت فراہم کی جارہی ہیں؟

(ب) پی پی۔222 ساہیوال میں قائم ویٹرنری سنٹرز، ہسپتال میں سال 15۔2014 کے دوران کتنی ادویات مفت فراہم کی گئیں، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) پی پی۔222 ساہیوال میں قائم جن ہسپتالوں و سنٹرز میں عملہ کی تعداد کم ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں نیز کب تک تعداد مکمل ہو جائے گی؟

(د) حکومت لائیو سٹاک کی بہتری کے لئے مزید کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے نیز پی پی۔222 کے تمام ہسپتالوں اور سنٹرز میں مزید کیا سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک /امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ لائیو سٹاک کے کل 10 ویٹرنری ہسپتال، 70 ویٹرنری ڈسپنسریاں، 02 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں اور 10 اے آئی سنٹرز ہیں۔ اس وقت ضلع میں کوئی ویٹرنری ادارہ زیر تعمیر نہ ہے۔ حکومت ضلع ساہیوال میں کوئی نیا ویٹرنری ادارہ بنانے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔ حلقہ پی پی۔222 میں کل ایک ویٹرنری ہسپتال، 12 ویٹرنری ڈسپنسریاں اور ایک اے آئی سنٹر ہے۔ ان تمام اداروں میں ادویات مفت فراہم کی جارہی ہیں۔

(ب) پی پی۔222 ساہیوال میں قائم ویٹرنری سنٹرز /ہسپتال میں سال 15۔2014 کے دوران جو ادویات مفت فراہم کی گئیں ان کی تفصیل (Annexure-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔222 ساہیوال میں قائم کسی ہسپتال و سنٹر میں عملہ کی کمی نہ ہے۔

(د) حکومت نے لائیو سٹاک کی بہتری کے لئے حال ہی میں دو پراجیکٹ شروع کئے ہیں جن میں ایک دیہی غریب خواتین کی بہبود کے لئے ویہڑیاں / جھوٹیاں / بھیڑ / بکریاں فراہم کرنے کا منصوبہ اور دوسرا دیہی مرغبانی کے فروغ کے لئے پولٹری یونٹس کی فراہمی کا منصوبہ شامل ہے جس میں لائیو سٹاک سے منسلک افراد بھرپور دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وزیراعلیٰ پنجاب کے وژن کے مطابق لائیو سٹاک کے عملہ نے گھر گھر جاکر تمام جانوروں کو

مفت حفاظتی ٹیکہ جات لگائے ہیں اور حفاظتی ٹیکہ جات لگانے کا پروگرام ابھی تک جاری ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ لائیو سٹاک کی طرف سے جانوروں کو اندرونی اور بیرونی کرموں سے محفوظ رکھنے کے لئے ڈیورمنگ کا پروگرام شروع کر دیا گیا ہے جس سے جانوروں کی گوشت اور دودھ کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہو گا۔ ضلع ساہیوال کے تمام ویٹرنری ہسپتال بشمول حلقہ پی پی۔222 میں وافر مقدار میں ادویات مہیا کر دی گئی ہیں جس سے مویشی پال حضرات کو بیمار جانوروں کے علاج معالجہ کے لئے ادویات مفت فراہم کی جائیں گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

شاپر بیگ کے استعمال کرنے پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

375: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا پنجاب میں پلاسٹک کے شاپر بیگ بنانے یا پلاسٹک کے شاپر بیگ استعمال کرنے پر پابندی کا کوئی قانون موجود ہے؟

(ب) اگر نہیں تو کیا حکومت پنجاب ایسا قانون بنانے پر کوئی غور کر رہی ہے یا کہ نہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پلاسٹک شاپر بیگ بنانے اور استعمال پر مکمل پابندی کا کوئی قانون موجود نہ ہے تاہم حکومت پنجاب نے پولی تھین شاپنگ بیگز کے بننے، فروخت اور اس کے استعمال کو regulate کرنے کے لئے 2002 میں پنجاب پولی تھین بیگ آرڈیننس اور 2004 میں پنجاب پولی تھین بیگ رولز بنائے تھے۔

(ب) مذکورہ بالا قانون کے تحت کالے شاپنگ بیگز پر مکمل طور پر پابندی اور دیگر شاپنگ بیگز کے لئے 15 مائیکرون سے زیادہ موٹائی ہونا ضروری قرار دی گئی۔ مذکورہ بالا آرڈیننس اور رولز کو مزید مؤثر بنانے کے لئے ترامیم زیر غور ہیں تاہم حکومت پنجاب کا پلاسٹک شاپر بیگ بنانے اور ان کے استعمال پر مکمل پابندی کا کوئی ارادہ نہ ہے۔ کیونکہ اس کاروبار سے بہت سے لوگوں کا روزگار وابستہ ہے۔

خضرآباد لائیوسٹاک فارم سرگودھا سے متعلقہ تفصیلات

562: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) خضرآباد لائیوسٹاک فارم سرگودھا کس جگہ قائم ہے نیز اس فارم کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ب) خضرآباد لائیو سٹاک فارم میں کل کتنے جانور ہیں نیز ہر سال کی ان جانوروں کی پیدائش، فوتیدگی کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) خضرآباد لائیوسٹاک فارم میں سالانہ کتنے جانوروں سے نسل کشی کی جاتی ہے نیز نسل کشی کی سالانہ پیداوار کتنی ہے اور سال 2014 میں کل کتنے جانوروں کی نسل کشی کی گئی اور اس سے کتنے جانور پیدا کئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ خضرآباد لائیوسٹاک فارم کسی کو پٹہ پر دیا گیا، اگر دیا گیا ہے تو کس کو نیز کس تاریخ کو اس فارم کی منتقلی کی گئی نیز کس اتھارٹی کی منظوری سے اسے پٹہ پر دیا گیا؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) خضرآباد لائیوسٹاک فارم ضلع سرگودھا میں چک 60 شمالی میں واقع ہے اور اس کا کل رقبہ 7700 ایکڑ ہے۔

(ب) مذکورہ فارم پر ساہیوال نسل کے 743 جانور اور کجلی بھیڑوں کی تعداد 860 ہے۔ ان کی پیدائش اور فوتیدگی کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

ساہیوال جانور (پیدائش / فوتیدگی)

سال	کل تعداد	پیدائش	فوتیدگی
2012-13	1086	233	50
2013-14	1051	159	101
2014-15	1008	149	79

کجلی بھیڑیں (پیدائش / فوتیدگی)

سال	کل تعداد	پیدائش	فوتیدگی
2012-13	1360	556	214
2013-14	1313	500	272
2014-15	1112	403	132

(ج) خضر آباد لائیوسٹاک فارم میں سالانہ تقریباً800 جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کی جاتی ہے ان میں تقریباً200 کے قریب بچے پیدا ہوتے ہیں۔اوراس کے علاوہ سال2014 میں کل 754 جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کی گئی۔اوران سے159 پیدائشیں ہوئیں۔

(د) یہ درست ہے کہ خضر آباد لائیوسٹاک فارم کا انتظام پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ(PLDDB) کو مورخہ 26.12.2011 کو گورنمنٹ آف پنجاب کی منظوری سے 33 سال کے لئے دیا گیا ہے۔

ضلع ساہیوال میں محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر اور فضائی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

588: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ان کے نام،عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) اس ضلع کا فضائی آلودگی کا لیول کیا ہے اور کن کن علاقوں میں لیول زیادہ ہے۔اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ضلع ہذا میں ملازمین کی منظور شدہ کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ تحفظ ماحول کا ایک ہی دفتر ہے جو کہ مکان نمبر40 گلی نمبر1 السعود ٹاؤن عارف والا روڈ پر واقع ہے

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ساہیوال میں ملازمین کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	سکیل
1-	انجینئر محمد عمران	ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول	17
2-	محمد اکبر	انسپکٹر	13
3-	خالی سیٹ	انسپکٹر	13
4-	خالی سیٹ	انسپکٹر	13
5-	خالی سیٹ	انسپکٹر	09
6-	محمد ارشد	جونیئر کلرک	07
7-	سیف العباس	فیلڈ اسسٹنٹ	06
8-	محمد عمران غازی	فیلڈ اسسٹنٹ	06
9-	محمد عمران	فیلڈ اسسٹنٹ	06
10-	تحسین افتخار	ڈرائیور	04

11-	فلک شیر	نائب قاصد	01
12-	محمد عثمان	چوکیدار	01
13-	خالی سیٹ	سینٹری ورکر	01

(نوٹ: سینئر کلرک کی خالی سیٹ پر محمد محسن جونیئر کلرک بی پی ایس-7 کام کر رہا ہے)

(ج) ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کی لیبارٹری کی ٹیم نے ساہیوال شہر میں فضائی آلودگی کا لیول چیک کرنے کے لئے مورخہ 27.4.2015تا01.05.2015 تک رہائشی، کمرشل، سڑکوں کے کنارے اور سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے نزدیک علاقوں کی مانیٹرنگ کی۔اس مانیٹرنگ کے دوران اہم گیسیں مثلاً سلفر ڈائی آکسائیڈ(SO2)، نائٹرک آکسائیڈ(NO) نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ(NO2)، کاربن مانو آکسائیڈ(CO) اور سانس کے ذریعے جسم میں داخل ہونے والے ذرات(Repairable Particulate Matter (PM2.5 چیک کئے گئے۔ تمام جگہوں پر صرف Repairable Particulate Matter کی مقدار National Environmental Quality Standards سے زیادہ ہے یہ مقدار شہری علاقوں میں نسبتاً زیادہ ہے جس کی اہم وجہ گاڑیوں اور دوسرے غیر متحرک ذرائع سے فضائی آلودگی کا اخراج ہے۔باقی چیک کردہ گیسوں کی مقدار National Environmental Quality Standards سے متجاوز نہ ہے۔ساہیوال شہر کی مانیٹرنگ رپورٹ Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سوال (ب) کے جواب میں ملازمین کی خالی اسامیوں کی تفصیلات درج کر دی گئی ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں:

نمبر شمار	عہدہ	سکیل
1-	انسپکٹر	13
2-	انسپکٹر	13
3-	سینئر کلرک	09
4-	سینٹری ورکر	01

حلقہ پی پی-222 میں ویٹرنری ڈسپنسری یا ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

579: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ساہیوال کے پی پی-222 کی ہر یونین کونسل میں ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسری موجود ہے، تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا جن یونین کونسلز میں ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری موجود نہ ہے، وہاں حکومت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

(ج) ضلع ساہیوال میں 14-2013 کے دوران جانوروں میں مختلف بیماریوں کے لئے کون کون سی ویکسین کس کس کمپنی کی لگائی گئی؟

(د) جن ڈسپنسریز / ویٹرنری ہسپتال میں استعداد سے زیادہ جانور آتے ہیں کیا حکومت ان کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ساہیوال کے پی پی-222 کی ہر یونین کونسل میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری موجود ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) غیر متعلقہ ہے کیونکہ تمام یونین کونسلز میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں موجود ہیں۔

(ج) ضلع ساہیوال میں سال 14-2013 کے دوران جانوروں میں مختلف بیماریوں کے تدارک کے لئے جو ویکسین لگائی گئی وہ گورنمنٹ کے زیر انتظام چلنے والے ادارے ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور میں تیار کی جاتی ہے۔ ویکسین کے نام کی تفصیل درج ذیل ہے:

Sr. #	Name of Vaccine
1.	HS
2.	FMV
3.	NDV
4.	ETV
5.	BQV
6.	CCPV

(د) مذکورہ حلقہ کے تمام ویٹرنری ہسپتال اپ گریڈ ہو چکے ہیں۔ اب ڈسپنسریوں / ہسپتالوں میں جانور استعداد کے مطابق آرہے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: فضائی آلودگی کی وجوہات اور اس کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

598: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے محکمہ تحفظ ماحول میں فضائی آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے کتنا سٹاف کام کر رہا ہے، ان کے نام، گریڈ اور عہدہ کی تفصیلات سے آگاہ کریں نیز ان کے پاس کون کون سا علاقہ ہے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں فضائی آلودگی کے خاتمے کے لئے کن کن اداروں، فیکٹریوں، گاڑیوں اور اینٹیں بنانے والے بھٹوں کا چالان کیا ہے، 14-2013 کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) اس وقت مذکورہ ضلع میں کون کون سی فیکٹریاں اور بھٹہ جات فضائی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں، کیا حکومت ان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پانچ سٹاف ممبر آلودگی کو کنٹرول کرنے کا کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	عہدہ	گریڈ	علاقہ
اصغر علی طاہر	ضلعی آفیسر	17	ضلع ٹوبہ
مظہر فرید	انسپکٹر	17	تحصیل ٹوبہ، گوجرہ
محمد عرفان خان	انسپکٹر	13	تحصیل کمالیہ، پیرمحل
محمد مبین	فیلڈ اسسٹنٹ	6	تحصیل کمالیہ، پیرمحل
عطاء محمد	فیلڈ اسسٹنٹ	6	تحصیل ٹوبہ، گوجرہ

اب مظہر فرید انسپکٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ سے فیصل آباد ٹرانسفر ہو گئے ہیں۔

(ب) مذکورہ ضلع میں 14-2013 میں مندرجہ ذیل فیکٹریوں اور بھٹوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔

	نام یونٹ		موجودہ صورتحال
(1)	چودھری شوگر ملز تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	(1)	اس صنعتی ادارے کے خلاف کیس محکمانہ حکم نامہ کی خلاف ورزی پر ماحولیاتی ٹربیونل پنجاب لاہور میں زیر سماعت ہے۔
(2)	کمالیہ شوگر ملز تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	(2)	اس صنعتی ادارے کے خلاف کیس محکمانہ حکم نامہ کی خلاف ورزی پر ماحولیاتی ٹربیونل پنجاب لاہور میں زیر سماعت ہے۔
(3)	عوامی چپ (chip) بورڈ سمندری روڈ تحصیل گوجرہ	(3)	اس یونٹ کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 ترمیم شدہ 2012 کی دفعہ 16 کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے اور ذاتی شنوائی کا لیٹر جاری کر دیا گیا ہے۔
(4)	بسم اللہ رائس ملز سندھیلیانوالی روڈ	(4)	اس صنعتی ادارے کے خلاف ماحولیاتی حکم نامہ (EPO)

			جاری ہوا انہوں نے تحصیل پیر محل ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ محکمہ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اپنی رائس ملز میں آلودگی کو کنٹرول کرنے والے آلات (سائیکلون) نصب کروالئے ہیں اور سیکشن 12 کے تحت محکمانہ NOC حاصل کر لیا ہے۔
(5)	اعظم برکس کلن چک نمبر 328 ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ	(5)	اس صنعتی ادارے کے خلاف کیس محکمانہ حکم نامہ کی خلاف ورزی پر ماحولیاتی ٹربیونل پنجاب لاہور میں زیر سماعت ہے۔
(6)	اتفاق برکس کلن چاہ کانجن والا رجانہ روڈ تحصیل کمالیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ	(6)	اس صنعتی ادارے کے خلاف ماحولیاتی حکم نامہ (EPO) جاری ہوا۔ اس یونٹ نے محکمہ کی ہدایت پر عمل نہ کیا ہے لہٰذا اس کی Non Compliance Report محکمہ کو موصول ہو گئی ہے لہٰذا اس یونٹ کے خلاف استغاثہ ماحولیاتی عدالت میں دائر کر دیا جائے گا۔
(7)	نیو ماشااللہ فاروقیہ برکلن چک نمبر 751 گ ب تحصیل پیر محل ٹوبہ ٹیک سنگھ	(7)	اس صنعتی ادارے کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 ترمیم شدہ 2012 کی دفعہ 16 کے تحت کارروائی کی گئی اور ذاتی شنوائی کا لیٹر جاری کیا گیا۔ اس یونٹ نے محکمہ کی ہدایت پر عمل درآمد کیا اور بھٹہ میں استعمال ہونے والے فیول کو کوئلے پر تبدیل کر دیا ہے۔
(8)	ایم ایس برکس کمپنی چک نمبر 327 ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ	(8)	اس صنعتی ادارے کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 ترمیم شدہ 2012 کی دفعہ 16 کے تحت کارروائی کی گئی اور ذاتی شنوائی کا لیٹر جاری کر دیا گیا۔ اس یونٹ نے محکمہ کی ہدایت پر عملدرآمد کیا اور بھٹہ میں استعمال ہونے والے فیول کو کوئلے پر تبدیل کر دیا ہے۔

مذکورہ ضلع میں جن گاڑیوں کے چالان یا جرمانہ ہوا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تعداد گاڑیاں	جرمانہ
2013	291	170245
2014	229	181780

(ج) جیسا کہ سروے کے دوران جو یونٹ فضائی آلودگی کا باعث بن رہے تھے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی ہے اور اب ضلع میں کوئی ایسا یونٹ نظر نہیں آیا کہ جو فضائی آلودگی کا باعث بن رہا ہو۔ اگر کوئی بھی یونٹ فضائی آلودگی کا مرتکب پایا گیا تو اس کے خلاف تحفظ ماحول قوانین کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع ساہیوال میں ڈیری فارمز اور پولٹری فارمز کی تفصیلات

583:جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے سرکاری اور پرائیویٹ ڈیری فارمز اور پولٹری فارمز ہیں تفصیل بتائیں؟

(ب) ڈیری فارم اور پولٹری فارم بنانے کے لئے حکومت کون کون سی شرائط پر کتنی مالیت کا قرضہ دیتی ہے اور اس کا criterion کیا ہے؟

(ج) ضلع ساہیوال میں لائیو سٹاک کی ترقی کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(د) کیا ضلع میں جانوروں کے علاج کے لئے محکمہ نے موبائل یونٹ بھی قائم کر رکھے ہیں؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ساہیوال میں ایک سرکاری ڈیری فارم قادر آباد کے مقام پر واقع ہے جبکہ 129 پرائیویٹ ڈیری فارمز ہیں ضلع ساہیوال میں کوئی سرکاری پولٹری فارم موجود نہ ہے تاہم 178 پرائیویٹ پولٹری فارمز ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کی طرف سے کسانوں کو ڈیری و پولٹری فارمز بنانے کے لئے کسی قسم کا قرضہ نہیں دیا جاتا۔

(ج) ضلع ساہیوال میں لائیو سٹاک کی ترقی کے لئے محکمہ درج ذیل اقدامات کر رہا ہے:۔

1. محکمہ لائیو سٹاک نے پورے ضلع میں (Mass Vaccination Campaign) کی صورت میں گھر گھر جا کر جانوروں کو بیماریوں کے تدارک کے لئے مفت ویکسین کی ہے۔
2. پورے ضلع میں لیبارٹریز کے عملہ نے ہر گاؤں سے بیماریوں کی موجودگی کا پتا چلانے کے لئے نمونے حاصل کئے اور ان نمونہ جات کے نتائج سے عوام کو آگاہ کیا۔
3. نسل کشی کے لئے زمینداروں کو اعلیٰ نسل کے سانڈ / بیل فراہم کرنا۔
4. تحصیل کی سطح کے ویٹرنری ہسپتالوں میں ترقیاتی منصوبہ کے تحت عوام کو بہتر سہولیات میسر کی جا رہی ہیں۔
5. سرکاری تحقیقاتی اداروں میں ہونے والی تحقیق کو فارمز تک پہنچانا۔
6. فیلڈ ڈیز / فارمرز ڈیز اور سکول فوکس پروگرام کے ذریعے محکمانہ اقدامات سے کسانوں کو آگاہ کرنا۔

(د) ضلع ساہیوال میں جانوروں کے علاج کے لئے محکمہ نے دو موبائل یونٹ قائم کر رکھے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ موبائل ویٹرنری ڈسپنسری تحصیل ساہیوال۔
2۔ موبائل ویٹرنری ڈسپنسری چیچہ وطنی۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: زمین کی کھدائی کرکے سیوریج کا پانی ڈالنے کا مسئلہ

599: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیہات اور شہروں میں کنویں (غرقاب) کھود کر ڈرینج کا پانی ڈالنے سے زیرزمین پانی آلودہ ہو رہا ہے جس سے ہیپاٹائٹس اور دیگر موذی امراض کا روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا محکمہ تحفظ ماحول کی جانب سے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیرزمین کھدائی کرکے سیوریج کا پانی اس میں ڈالنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، اگر نہیں تو کیا محکمہ ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں فضائی آلودگی کا لیول کیا ہے، مقررہ حدود سے فضائی آلودگی کا لیول کتنا زیادہ ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں، اس کے تدارک کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) دوران سروے کچھ یونٹس کا پتا چلا جن میں صادق میرج ہال، رواج میرج ہال، عتیق ہمالیہ واٹر پلانٹ اور ایک پیکیج یونٹ جو اپنا زائد شدہ پانی غرقاب کے ذریعہ ڈسپوز آف کرتے ہیں اور ان کو نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ان یونٹس کا دوبارہ سروے کیا گیا ہے اب ان تمام یونٹس نے پختہ حوضیاں (Septic Tank) بنالی ہیں جب یہ بھر (Fill) جاتی ہیں تو ٹی ایم اے کے ذریعہ سے dispose of کر دیتے ہیں اور اس کے واجبات بھی ادا کرتے ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا یونٹس نے ضائع شدہ پانی زیرزمین ڈالنا بند کر دیا اور پختہ حوضیاں بنالی ہیں جس کا سیوریج ٹی ایم اے کے ٹینک / سکر مشین کے ذریعے سے dispose of کر دیتے ہیں۔ اگر کہیں یہ آبی آلودگی پائی گئی تو تحفظ ماحول قوانین کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) فضائی آلودگی کا لیول جانچنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کی موبائل لیبارٹری نے 01-08-2015 سے 09-08-2015 تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا سروے کیا۔ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کی موبائل لیبارٹری کی سروے رپورٹ کے مطابق ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تین

مقامات پر تحصیل پیر محل اور تحصیل کمالیہ میں تمام مقامات پر PM2.5 کی مقدار مقررہ میعاد سے زائد پائی گئی لیب رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کی وجوہات ان مقامات پر دھول مٹی کے ذرات کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سڑک کے کنارے مٹی اور ٹوٹی پھوٹی سڑکوں کا ہونا ہے، دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں ہیں تاہم محکمہ تحفظ ماحول ٹوبہ ٹیک سنگھ ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف باقاعدگی کے ساتھ مہم چلا رہا ہے اور دھواں چھوڑنے والی فیکٹریوں میں بھی cyclone اور scrubber لگوائے گئے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر دھواں چھوڑنے اور شور کرنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے جنوری 2015 سے جولائی 2015 تک 92 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور ان کو۔/67500 روپے جرمانہ کیا۔

حلقہ پی پی۔113 شفاخانہ حیوانات کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

740: میاں طارق محمود: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔113 گجرات میں شفاخانہ حیوانات کل کتنے ہیں،ان میں سے کس کس کی بلڈنگ کی حالت بہت خراب ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے تحت یو سی لیول پر ایک شفاخانہ حیوانات ضروری ہے؟

(ج) حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے کہ ہر یو سی میں ہسپتال بنائے جائیں اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) حلقہ پی پی۔113 ضلع گجرات میں 2 ویٹرنری ہسپتال، 5 ویٹرنری ڈسپنسریاں اور 4 ویٹرنری سنٹرز موجود ہیں۔ مذکورہ حلقہ میں واقع ویٹرنری ہسپتال ڈنگہ اور ویٹرنری ڈسپنسری چکوڑی بھیلووال کی عمارتیں خستہ حال ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے تحت ہر یونین کونسل میں ایک شفاخانہ حیوانات ہونا ضروری ہے لیکن پی پی۔113 کی مندرجہ ذیل یونین کونسلز میں محکمہ لائیو سٹاک کا ادارہ موجود نہ ہے:۔

نمبر شمار	نام یونین کونسل
1	کولیاں شاہ حسین
2	وڑائچانوالہ
3	حاجی محمد
4	ڈنگہ۔II

(ج) مذکورہ حلقہ میں جن یونین کونسلز میں ویٹرنری ڈسپنسریاں موجود نہ ہیں ان میں سے یونین کونسل کرنانہ اور مچھیانہ میں ویٹرنری ڈسپنسریاں زیر تعمیر ہیں جن کو مکمل کرنے کے لئے فنڈز جاری ہو چکے ہیں جبکہ باقی ماندہ چار یونین کونسلز کے 5 کلو میٹر کے فاصلہ پر پہلے سے ویٹرنری ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں اور فارمرز کو علاج معالجہ کی سہولیات میسر کر رہی ہیں۔ محکمہ کی پالیسی کے مطابق 10 کلو میٹر یا زیادہ فاصلہ ہونے کی صورت میں ویٹرنری ڈسپنسری قائم کی جاتی ہے چونکہ تمام یونین کونسلز میں 5 کلو میٹر یا اس سے کم فاصلہ پر ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم ہیں لہٰذا ان یونین کونسلز میں نئی ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم نہیں کی جا سکتیں۔

فضائی آلودگی کم کرنے سے متعلقہ اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

686: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ تحفظ ماحول نے سال 14-2013 کے دوران فضائی آلودگی کو کم کرنے کے کیا کیا اقدامات اٹھائے؟

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ تحفظ ماحول نے فضائی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کیا کیا اقدامات اٹھائے نیز ان میں کتنی فیکٹریوں کو جرمانہ/سزائیں اور سیل کیا گیا۔ سال 14۔2013 کے دوران اٹھائے گئے اقدامات کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع لاہور میں کتنی ایسی فیکٹریاں موجود ہیں جو پرانے ٹائر اور پلاسٹک ویسٹ جلا رہی ہیں نیز ان فیکٹریوں نے فضائی آلودگی کو کم کرنے کے کیا کیا اقدامات کر رکھے ہیں؟

(د) ضلع لاہور میں موجود محکمہ تحفظ ماحول کے پاس کل کتنے مانیٹرنگ یونٹ ہیں جن سے فضائی آلودگی کا پتا چلایا جا سکتا ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول نے ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کم کرنے کے لئے سال 14۔2013 میں ان تمام فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جو فضائی آلودگی کا باعث بن رہی تھیں تحفظ ماحول آلودگی کا باعث بننے والی 514 فیکٹریوں کو سیل کیا گیا۔ 343 فیکٹریوں کو تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت Environment Protection Order جاری کئے گئے۔ محکمہ تحفظ ماحول اور ٹریفک پولیس کی مشترکہ ٹیموں نے 14996 گاڑیوں کو چیک کیا اور ان میں سے فضائی آلودگی کا باعث بننے والی 5914 گاڑیوں کے چالان کئے۔

(ب) لاہور میں فضائی آلودگی کا باعث زیادہ تر سٹیل ملیں ہیں جو کہ شمالی لاہور میں واقع ہیں۔ ڈسٹرکٹ آفس تحفظ ماحول نے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت فضائی آلودگی پھیلانے والی 514 ملوں کو سیل کیا اور تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت 343 ملوں کو Environment Protection Order جاری کئے گئے جن میں سال 2013 میں 254 اور سال 2014 میں 89 ملوں کو Environment Protection Order جاری ہوئے۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت سال 2013 میں 365 اور سال 2014 میں کارخانوں کو سیل کیا گیا۔ سال 2013 میں فضائی آلودگی کا باعث بننے والی گاڑیوں سے مبلغ۔/1,323,950 روپے جرمانہ کی مد میں رقم موصول ہوئی۔

(ج) لاہور کی 227 سٹیل ملیں پرانے ٹائر اور پلاسٹک ویسٹ جلاتی تھیں۔ ان کے خلاف ہونے والی کارروائی کے نتیجے میں اب پرانے ٹائر اور پلاسٹک ویسٹ کا جلانا بند ہو چکا ہے۔ ملوں کے خلاف کارروائی کی تفصیل جز(ب) میں دی جا چکی ہے۔ محکمہ کی کارروائی کے نتیجے میں ٹائر استعمال

کرنے والی سٹیل ملوں نے ٹائروں کا بطور ایندھن استعمال ترک کر دیا ہے چوری چھپے جو ملیں ٹائر یا ٹائر کاربن استعمال کر رہی ہیں ان کے خلاف کارروائی جاری ہے نیز محکمہ کی کارروائی کے نتیجے میں 195 ملوں نے فضائی آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات (wet scrubber) لگوائے ہیں۔

(د) ضلع لاہور میں محکمہ تحفظ ماحول کے پاس 2 فکسڈ اور 01 موبائل مانیٹرنگ یونٹ ہے جن سے فضائی آلودگی کا پتا چلایا جا سکتا ہے۔

گوجرانوالہ میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

755: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں واقع ہیں اور ان میں کون کون سے ویٹرنری آفیسرز کب سے اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2014 سے آج تک گوجرانوالہ میں ناقص اور مضر صحت گوشت فروخت کرنے والے کتنے افراد کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں ایک ہی ویٹرنری ہسپتال پسرور روڈ شیرانوالہ باغ کے پاس واقع ہے مذکورہ ہسپتال میں ویٹرنری آفیسر کے نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام آفیسر	عہدہ	تاریخ تعیناتی
ڈاکٹر محمد حبیب	ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر	16-04-2015
ڈاکٹر طارق محمود	سینئر ویٹرنری آفیسر	23-02-2013
ڈاکٹر مدثرہ شاہین	ویٹرنری آفیسر (ہیلتھ)	01-09-2011

(ب) یکم جنوری 2014 سے آج تک گوجرانوالہ میں ناقص اور مضر صحت گوشت فروخت کرنے والے افراد کے خلاف جو کارروائی عمل میں لائی گئی اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

جرمانہ (روپے)	ایف آئی آر	گرفتار	گوشت ضائع کلوگرام
501500	253	260	7665

گوجرانوالہ: تحفظ ماحول کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

752: چودھری اشرف علی انصاری: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کون کون سے آفیسرز و اہلکاران کب سے اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) ان دفاتر کو سال 13-2012 اور سال 14-2013 میں کتنا فنڈز فراہم کیا گیا اور یہ فنڈ کس کس مد میں خرچ کیا گیا؟

(د) ضلع گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی اور آبی آلودگی پیدا کرنے والے کون کون سے عوامل ہیں اور محکمہ نے سال 13-2012 سے آج تک ان کے تدارک کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ تحفظ ماحول کے 2 دفاتر ہیں۔ دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول اور دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر (لیبارٹری) محکمہ تحفظ ماحول (دونوں ایک ہی بلڈنگ میں) گلی نذیر ایڈووکیٹ والی بالمقابل چیمہ ہارٹ کمپلیکس میاں ضیاء الحق روڈ پر واقع ہیں۔

(ب)

(i) دفتر ادارہ تحفظ ماحول 1988 سے گوجرانوالہ میں قائم ہے۔ جس کا سربراہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر گریڈ 17 میں ہوتا تھا۔ 2001 کے بعد اس کا عہدہ تبدیل کر کے ڈسٹرکٹ آفیسر کر دیا گیا۔

بعد ازاں 2007 میں دفتر کو اپ گریڈ کر کے دفتر کا سربراہ ڈپٹی ڈائریکٹر / ڈسٹرکٹ آفیسر گریڈ 18 میں کر دیا گیا۔ دفتر کے سٹاف کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر (لیبارٹری) 2010 میں گوجرانوالہ میں قائم ہوا تھا جس کا سربراہ ڈپٹی ڈائریکٹر گریڈ 18 ہے۔ لیبارٹری دفتر کے سٹاف کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

(i) ان دفاتر کو سال13۔2012اور سال14۔2013میں کتنا فنڈفراہم کیاگیااور یہ فنڈ کس کس مد میں خرچ کیاگیا۔

دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول گوجرانوالہ کوفراہم کردہ بجٹ تفصیل درج ذیل ہے:

For the year 2012-13

عملہ کی تنخواہ	Salary of Staff=6903000/-
متفرق اخراجات	Contingency for office use=1614000/-
کل خرچہ	Total=8517000/-

For the year 2013-14

عملہ کی تنخواہ	Salary of staff=675000/-
متفرق اخراجات	Contingency for office use= 2058000/-
کل خرچہ	Total=8815000/-

(ii) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر لیب تحفظ ماحول گوجرانوالہ کوفراہم کردہ بجٹ تفصیل درج ذیل ہے:

دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر لیب تحفظ ماحول گوجرانوالہ کو13۔2012کے دوران کوئی بجٹissueنہیں ہوا کیونکہ یہ ریگولر نہیں تھابلکہ ایک ترقیاتی منصوبہ کا حصہ تھا۔14۔2013 میں ریگولر ہونے کے بعد اس دفتر کو 40,82000 روپے بجٹ issueہوا، جن میں سے تنخواہوں کی مد میں 28,95000روپے مختص کئے گئے اور contingency کی مد میں11,87000 روپے مختص کئے گئے جبکہ اخراجات9,58,243روپے خرچ ہوئے باقی کے فنڈ واپس کر دیئے گئے۔

(د) سال13۔2012میں مختلف یونٹس کا سروے کر کے58یونٹس کو تحفظ ماحول تحفظ کے حکم نامے(EPOs)جاری کئے گئے۔14۔2013 میں79یونٹس کو تحفظ ماحول کے حکم نامے (EPOs)جاری کئے گئے جبکہ سال15۔2014میں15یونٹس کو تحفظ ماحول کے حکم نامے (EPOs)جاری کئے گئے۔ان میں سے14یونٹس نے محکمہ کے ایکشن کی وجہ سے اپناکام بند کر دیاہے86یونٹس کے کیسز تحفظ ماحول عدالت میں زیر سماعت ہیں جہاں پران کو جرمانے کئے جا سکتے ہیں اس کے علاوہ محکمہ تحفظ ماحول گوجرانوالہ نے PLGO/2001 کی شق نمبرD۔146کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 110یونٹس کو بند کر دیا اورآٹھ یونٹس کے خلاف ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کے جرم میں ایف آئی آر درج کروائی گئی جہاں پر ان کو65,500روپے جرمانہ کیاگیا۔مزید برآں محکمہ تحفظ ماحول گوجرانوالہ نے پنجاب ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر2013 میں آلودگی پیدا کرنے والی1826 گاڑیوں کے خلاف چالان

کئے اور ان کو3132250روپے جرمانہ کیا گیا۔ سال2014میں1381گاڑیوں کے خلاف چالان کئے گئے اور انہیں248400روپے جرمانہ کیا گیا۔ جون سال2015تک446گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور انہیں1,20,700روپے جرمانہ کیا گیا۔

چولستان کے مقامی لوگوں کو مویشی پالنے کے لئے بلا سود قرضوں کا اجراء

779: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چولستان کے مقامی لوگوں کا انحصار صرف مال مویشی پر ہے؟

(ب) کیا حکومت چولستان کے ان مقامی لوگوں کے روزگار کو بہتر کرنے کا کوئی منصوبہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت چولستان کے ان مقامی لوگوں کو مال مویشی بھیڑ، بکریوں کے روزگار کو بہتر کرنے کے لئے بلا سود قرضے فراہم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تاکہ مقامی لوگوں کو بہتر روزگار اور ملک کو دودھ اور گوشت ملے؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت نے چولستان کے مقامی لوگوں کی بہتری کے لئے کچھ منصوبے چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے زیر نگرانی شروع کئے تھے جو کہ بہتر نتائج کے حصول کے لئے صوبائی محکمہ لائیوسٹاک کو خصوصی طور حوالے کئے جا رہے ہیں جس کے تحت دودھ اور گوشت دینے والے چولستانی مویشیوں کی بڑھوتری، بہتری اور لائیوسٹاک پروڈکٹس کی بہتر قیمت کے حصول کے لئے پروسیسنگ کے منصوبے شروع کرنے کا پلان تیار کر لیا گیا ہے۔ چونکہ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے ابھی تک علاقہ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے حوالے نہیں کیا لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ بہتری کے لئے کسی منصوبہ پر عملی طور پر پوزیشن میں نہ ہے۔

(ج) چولستان کے مقامی لوگوں کا مال مویشی، بھیڑ، بکریاں روزگار کا واحد ذریعہ ہیں اور مقامی اقتصادیات میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

وفاقی حکومت ہر سال ایگریکلچر کے لئے نرم شرائط پر اربوں روپے کے قرضہ جات مختص کرتی ہے بد قسمتی سے لائیوسٹاک جو کہ ایگریکلچر کا56فیصد سے زیادہ ہے اس کو ایگریکلچر کے مختص

قرضہ جات سے 7 فیصد بھی مہیا نہیں ہو پاتے۔ حکومت پنجاب نے اس چیز کا بڑی گہرائی سے تجزیہ کیا ہے اور دیہی اقتصادیات کی نشوونما کے لئے ایک انفراسٹرکچر کھڑا کیا جا رہا ہے جس پر برانچ لیس بنکنگ کے ذریعے زرعی قرضہ جات لائیوسٹاک کے فارمرز کو پہنچنے کے انتظامات بہتر، واضح اور روشن ہوں گے۔ محکمہ لائیوسٹاک مختلف برانچ لیس بینکنگ کے مالیاتی اداروں کے ساتھ گفت و شنید کر رہا ہے تاکہ وہ ملک کی سب سے بڑی لائیوسٹاک کی ڈیٹابیس جو کہ محکمہ نے اپنے وسائل سے کھڑی کی ہے اور دیگر نئی ٹیکنالوجی کے علاوہ ایک انتہائی جدید USSD ٹیکنالوجی پر چل رہی ہے جو کہ پوری دنیا میں برانچ لیس سروسز کو چلانے کا واحد پلیٹ فارم ہے کے ذریعے فارمرز تک رسائی پہنچائی جا سکے۔ اس سلسلے میں ایک واضح سمت کے تعین کے لئے چیف منسٹر کے خصوصی حکم پر کسی بھی صوبے کی پہلی لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی پالیسی کا ڈرافٹ تمام سٹیک ہولڈرز سے مشورہ کر کے تیار کیا گیا ہے اور حتمی منظوری کے لئے وزیراعلیٰ کو پیش کر دیا گیا ہے۔

پلاسٹک شاپنگ بیگ انسانی صحت کے لئے نقصان دہ سے متعلقہ تفصیلات

838: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پلاسٹک شاپنگ بیگ انسانی صحت اور ماحول کے لئے نقصان دہ ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان کے استعمال پر پابندی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پلاسٹک شاپنگ بیگ انسانی صحت کے لئے اُس وقت نقصان دہ ہیں جب اُن کے اندر کھانے پینے کی گرم اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ اگر استعمال شدہ پلاسٹک شاپنگ بیگ کو صحیح طریقے سے ٹھکانے نہ لگایا جائے تو یہ سیوریج سسٹم کو بند کر دیتے ہیں اور نتیجتاً گٹر ابلنے لگتے ہیں۔ پلاسٹک شاپنگ بیگ زمین کے اندر بکھر جانے سے اس کی زرخیزی کو متاثر کرتے ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب، پلاسٹک شاپنگ بیگ کی پیداوار، فروخت اور استعمال کو محدود کرنے کے لئے پنجاب پولی تھین بیگ آرڈیننس 2002 اور پنجاب پولی تھین بیگ رولز 2004 نافذ کر چکی ہے۔ اِس آرڈیننس کے مطابق سیاہ شاپنگ بیگ کی تیاری، خرید و فروخت اور استعمال پر مکمل پابندی ہے۔ اس کے علاوہ 15 مائیکرون موٹائی سے کم کے پلاسٹک شاپنگ بیگ کی پیداوار،

فروخت اور استعمال پر پابندی لگا رکھی ہے۔ پنجاب پولی تھین بیگ آرڈیننس 2002 اور پنجاب پولی تھین بیگ رولز 2004 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے صوبہ بھر میں ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول نے پلاسٹک شاپنگ بیگ بنانے والے کارخانوں / فیکٹریوں کے چالان سینئر سول جج / انوائرنمنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کئے ہیں۔ عدالت کو بھیجے گئے چالان اور اب تک ہونے والے جرمانے کی تفصیلات Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ ضلع لاہور میں 15 مائیکرون موٹائی سے کم موٹائی کا 300 کلو گرام شاپنگ بیگ قبضہ میں لیا گیا ہے اور 16 فیکٹریوں کے کیس / چالان عدالت کو بھجوائے گئے ہیں۔

پی پی۔284 (بہاولنگر) میں ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

883: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔284 میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں ان میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر ہیں اور عملہ کی تعداد کیا ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) حلقہ پی پی۔284 تحصیل فورٹ عباس میں ویٹرنری ہسپتالوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) حلقہ پی پی۔284 تحصیل فورٹ عباس میں ویٹرنری ہسپتال کے لئے سال 13-2012 اور سال 14-2013 میں جانوروں کے لئے ادویات کے لئے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(د) ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کتنے جانور علاج کے لئے لائے گئے؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) حلقہ پی پی۔284 تحصیل فورٹ عباس میں کل 3 ویٹرنری ہسپتال، 14 ویٹرنری ڈسپنسریاں اور 2 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔ ان اداروں میں 4 ویٹرنری ڈاکٹرز اور 54 دیگر عملہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔284 تحصیل فورٹ عباس میں مذکورہ اداروں میں خالی اسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام خالی اسامی	تعداد
ویٹرنری آفیسر	14
اے آئی ٹیکنیشن	07
درجہ چہارم	03

(ج) حلقہ پی پی۔284 تحصیل فورٹ عباس کے مذکورہ اداروں کو سال13-2012 کے دوران -/10,78,000روپے اور سال14-2013 کے دوران -/3,51,000روپے جانوروں کی ادویات کے لئے فراہم کئے گئے۔

(د) مذکورہ اداروں میں سال13-2012 کے دوران کل 47,405 جانوروں کا علاج معالجہ کیا گیااور سال14-2013 کے دوران کل50,536 جانوروں کا علاج معالجہ کیا گیا۔

ضلع نارووال میں پولٹری فارمز کے لئے این او سی سے متعلقہ تفصیلات

845: باؤاختر علی: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع نارووال میں کتنے ایسے پولٹری فارمز ہیں، جنھوں نے محکمہ سے این او سی حاصل نہیں کیا؟

(ب) کیا محکمہ نے این او سی حاصل نہ کرنے والے پولٹری فارمز کے خلاف کوئی کارروائی کی اگرہاں توان کے نام کیاہیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ تحفظ ماحول کے کل کتنے ملازمین ہیں ان کو سال13۔2012 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیااسے کن کن مدوں پر خرچ کیا گیا، تفصیلات بیان کی جائیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع نارووال میں آٹھ کنٹرول شیڈز / سیمی کنٹرول شیڈز نے محکمہ کا این او سی حاصل نہیں کیا جن کے خلاف پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ1997 (Ammended-2012) کی دفعہ(1)16 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے جبکہ دو نئے کنٹرول شیڈز نے محکمہ کو این او سی کے حصول کے لئے اپلائی کیا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں ضلع نارووال میں ایک یا دو کمروں پر مشتمل چھوٹے متعدد پولٹری فارمز موجود ہیں جن میں چوزوں کی تعداد 1500 سے کم ہے ان کا سروے کیا جارہا ہے سروے مکمل ہونے پر ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) ہاں! محکمہ تحفظ ماحول نارووال میں این او سی (ماحولیاتی منظوری) حاصل نہ کرنے پر مندرجہ ذیل پولٹری فارمز کے خلاف پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 (Ammended-2012) کی دفعہ (1)16 کے تحت کارروائی کر رہا ہے۔

نمبر شمار	نام یونٹ/ایڈریس	کارروائی
1	دلاور حسین پولٹری فارم موضع کھنگوڑہ نارووال	تحفظ ماحول ایکٹ 1997 (ترمیم شدہ 2012) کی دفعہ 16 کے تحت انوائرمینٹل پروٹیکشن آرڈر جاری ہو چکا ہے۔
2	ساجد محمود پولٹری فارم موضع جموال تحصیل شکر گڑھ	تحفظ ماحول ایکٹ 1997 (ترمیم شدہ 2012) کی دفعہ 16 کے تحت انوائرمینٹل پروٹیکشن آرڈر جاری ہو چکا ہے۔
3	جمال پروٹین فارم نارووال روڈ دھمتھل تحصیل ظفروال	ضلع آفیسر نارووال کی طرف سے کارروائی مکمل کر کے رپورٹ برائے مزید کارروائی ای پی اے ہیڈ آفس لاہور کو ارسال کی جا رہی ہے۔
4	اویس قرنی پروٹین فارم نارووال روڈ دھمتھل تحصیل ظفروال	ضلع آفیسر نارووال کی طرف سے کارروائی مکمل کر کے رپورٹ برائے مزید کارروائی ای پی اے ہیڈ آفس لاہور کو ارسال کی جا رہی ہے۔
5	مانیکا سیمی کنٹرول شیڈ گمٹالہ تحصیل شکر گڑھ	ضلع آفیسر نارووال کی طرف سے کارروائی مکمل کر کے رپورٹ برائے مزید کارروائی ای پی اے ہیڈ آفس لاہور کو ارسال کی جا رہی ہے۔
6	محمود پولٹری فارم موضع کوٹ گھمن تحصیل نارووال	ضلع آفیسر نارووال کی طرف سے کارروائی مکمل کر کے رپورٹ برائے مزید کارروائی ای پی اے ہیڈ آفس لاہور کو ارسال کی جا رہی ہے۔
7	باؤ ارشد پولٹری فارم دھبلی والہ تحصیل نارووال	تحفظ ماحول ایکٹ 1997 (ترمیم شدہ 2012) کی دفعہ 16 کے تحت کارروائی شروع کی گئی تاہم یہ پولٹری فارم اب بند ہو چکا ہے۔
8	الفلاح پولٹری فارم موضع ٹیڑھا تحصیل ظفروال	تحفظ ماحول ایکٹ 1997 (ترمیم شدہ 2012) کی دفعہ 16 کے تحت کارروائی شروع کی گئی تاہم یہ پولٹری فارم اب بند ہو چکا ہے۔

اس کے علاوہ چھوٹے پولٹری فارمز (جن میں چوزے ڈالنے کی گنجائش 500 تا 1500 تک ہے) کا سروے کیا جا رہا ہے تاکہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکے۔

(ج) ضلع نارووال میں محکمہ تحفظ ماحول میں کل ملازمین کی تعداد بشمول ڈسٹرکٹ آفیسر 09 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	اسامی	گریڈ	منظور شدہ تعداد	موجود	خالی
1۔	ضلعی آفیسر	17	01	01	–
2۔	انسپکٹر	13	02	01	01
3۔	کلرک	07	01	01	–
4۔	فیلڈ اسسٹنٹ	06	02	02	–
5۔	ڈرائیور	01	01	01	–
6۔	نائب قاصد	01	01	01	–
7۔	چوکیدار	01	01	01	–
8۔	سینٹری ورکر	01	01	01	–

13-2012 میں فراہم کئے جانے والے بجٹ کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

نان ڈویلپمنٹ بجٹ کی تفصیل : (1) تنخواہیں۔/23,28,000 روپے

(2) متفرق دفتری اخراجات ویوٹیلیٹیز۔/06,70,000 روپے

ٹوٹل بجٹ ۔/29,98,000 روپے

ڈویلپمنٹ: کوئی نہیں

(بجٹ13-2012 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

ضلع گوجرانوالہ میں دودھ کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

896: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں شہریوں کو خالص دودھ کی فراہمی یقینی بنانے اور دودھ کی یومیہ پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ کی طرف سے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ب) یکم جنوری2015 سے آج تک مذکورہ ضلع میں شہریوں کو ناقص یا ملاوٹ شدہ دودھ فراہم کرنے پر کن کن افراد کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یسٰین):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں شہریوں کو خالص دودھ کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے ذمہ دار پنجاب فوڈ اتھارٹی ہے۔ یہ ادارہ ضلع بھر میں شہریوں کو ناقص یا ملاوٹ شدہ دودھ فراہم کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی عمل میں لاتا ہے ان کو بھاری جرمانے اور جیل بھیجنے کی سزا دیتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں دودھ کی یومیہ پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ لائیوسٹاک نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

i. فارمرز کو جانوروں کی دیکھ بھال سے آگاہی کے لئے مفت مشورے دیئے جاتے ہیں۔

ii. ویٹرنری ہسپتالوں کے انچارج ڈاکٹر مہینے میں 2 دفعہ فارمرز ڈے کا اہتمام کرتے ہیں۔

iii. جانوروں کو موسمی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے وقت پر ویکسین کی جاتی ہے محکمہ نے پنجاب کے باقی اضلاع کی طرح اس ضلع میں بھی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے جانوروں کو ویکسین تین فیزز میں کی ہے۔

iv. محکمہ سرتوڑ کوشش کر رہا ہے کہ دودھ پیدا کرنے والے فارمرز کو اقتصادی نقصان سے بچانے کے لئے عملی اقدامات کرے اور اسی کاوش میں خشک دودھ کی امپورٹ ڈیوٹی بڑھانے کے لئے منسٹر فنانس کو گزارشات جمع کروائی گئی ہیں جب تک خشک دودھ پر امپورٹ ڈیوٹی نہیں بڑھائی جائے گی شہریوں کو خالص دودھ ملنا دشوار ہے۔

v. جانوروں کو سال میں کم از کم دو دفعہ کرم کش ادویات پلانے کا مشورہ دیا جاتا ہے اور محکمہ نے مفت کرم کش ادویات جانوروں کو پلائی ہیں۔

vi. متوازن ونڈا کا استعمال اور اس کو بنانے کی ترکیب کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں۔

vii. ڈیری فارم کا انتظام بہتر طریقے سے چلانے کے لئے فارم کی تعمیر، جانوروں کی خریداری اور اخراجات کا تخمینہ لگانے تک تمام راہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

viii. ڈیری فارم اور بہتر دودھ کی پیداوار لینے کے لئے فارمرز کو جدید ٹیکنالوجی اپنانے کے مشورے دیئے جاتے ہیں۔

ix. بیماری کی صورت میں محکمہ ہذا ان کو مفت طبی مشورہ جات اور علاج معالجہ کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔

x. محکمہ کی کاوشوں سے جانوروں کی صحت بہتر بنانے اور دودھ میں مضر اثرات کا سبب بننے والے ہارمونز انجکشن پر پابندی لگوا دی گئی ہے۔مزید برآں ان ہارمونز انجکشن کے لائسنس کی رجسٹریشن کینسل کروادی گئی ہے۔

(ب) فوڈ اتھارٹی نے ضلع گوجرانوالہ میں یکم جنوری 2015 سے آج تک ناقص اور ملاوٹ شدہ دودھ فروخت کرنے والوں کے خلاف جو کارروائی کی ہے اس کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں خشک دودھ کی خرید و فروخت میں ملوث عناصر کی نشاندہی اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی کے لئے محکمہ سرگرم عمل ہے۔

ضلع حافظ آباد: محکمہ تحفظ ماحول کے ملازمین کی تعداد، فنڈز و دیگر تفصیلات

846: باؤ اختر علی: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع حافظ آباد میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے ملازمین ہیں، گریڈ وار تفصیل بتائیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں حکومت نے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران محکمہ ہذا کو کتنے فنڈز کس کس مد میں فراہم کئے گئے، تفصیل بتائیں؟

(ج) مذکورہ سالوں کے دوران ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے/ ڈی اے اور گاڑیوں کے پٹرول و مرمت پر خرچ ہوئی، تفصیلاً بیان کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں گزارشات و جوابات درج ذیل ہیں:

سیریل نمبر	اسامی	گریڈ	منظور شدہ تعداد	موجود	خالی
1	ضلعی آفیسر	17	01	01	-
2	انسپکٹر	13	02	01	01
3	کلرک	07	01	01	-
4	فیلڈ اسسٹنٹ	06	02	02	-
5	ڈرائیور	04	01	01	-
6	نائب قاصد	01	01	01	-
7	چوکیدار	01	01	01	-
8	سینٹری ورکر	01	01	01	-

(ب) سال 12-2011 اور 13-2012 کے بجٹ کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) جواب درج ذیل ہے:

سال 12-2011

سیریل نمبر	مد	خرچہ پاکستانی روپے	اردو گنتی میں
1	ملازمین کی تنخواہیں	=19,24,242/-	مبلغ انیس لاکھ چوبیس ہزار دو سو بیالیس روپے صرف
2	متفرق اخراجات	=4,49,411/-	مبلغ چار لاکھ انچاس ہزار چار سو گیارہ روپے صرف
	ٹوٹل اخراجات	=23,73,653/-	مبلغ تیئس لاکھ تہتر ہزار چھ سو ترپن روپے صرف

سال 13-2012

سیریل نمبر	مد	خرچہ پاکستانی روپے	اردو گنتی میں
1	ملازمین کی تنخواہیں	=20,29,509/-	مبلغ بیس لاکھ انتیس ہزار پانچ سو نو روپے صرف
2	متفرق اخراجات	=3,73,928/-	مبلغ تین لاکھ تہتر ہزار نو سو اٹھائیس روپے صرف
	ٹوٹل اخراجات	=24,03,437/-	مبلغ چوبیس لاکھ تین ہزار چار سو سینتیس روپے صرف

ڈیری و پولٹری پروڈکشن بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

967: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ لائیو سٹاک نے ڈیری اور پولٹری فارمرز کی پروڈکشن بڑھانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیلات دیں؟

(ب) محکمہ لائیو سٹاک بازاروں میں ناقص دودھ کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ج) ویٹرنری ڈاکٹرز کا کام فارمر کو آگاہی اور سروسز بہم پہنچانے کے ہیں جبکہ ویٹرنری ڈاکٹر مارکیٹوں میں گوشت کی چیکنگ کر رہے ہیں، اس کی کیا وجوہات ہیں حالانکہ یہ کام ایڈمنسٹریشن کا ہے؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد صوبے پہلی مرتبہ بااختیار ہوئے ہیں کہ وہ لائیو سٹاک سیکٹر میں اپنی ترجیحات طے کر سکیں اور صوبے کے اندر رہنے والے مختلف النوع باشندوں اور اس کی اتنواع و اقسام کے مویشیوں کے بارے میں پالیسیاں بنا کر ان کی ترقی کی جانب جا سکیں لہٰذا یہ حیران کن نہیں ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک پنجاب نے قیام پاکستان سے لے کر اب تک کسی بھی صوبے کی پہلی لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی پالیسی تیار کر کے حتمی منظوری کے لئے پیش کر دی ہے جس میں آئندہ آنے والے سالوں میں ترقیاتی ترجیحات، کمزوریوں اور بہتر امکانات کے پس منظر میں بھرپور تعین کیا گیا ہے۔

کسی بھی صوبے کی ترقی اور اس کی پلاننگ کے لئے سب سے اہم کام اس شعبے کے متعلق بنیادی ڈیٹے کا صحیح اصول ہے تاکہ متعین کردہ مقاصد کے تناظر میں کسی بھی شعبے اور محکمہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا جا سکے۔ مندرجہ بالا اقدامات کی روشنی میں حکومت پنجاب میں محکمہ لائیو سٹاک کی صحیح ترجیحات کا تعین کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی براہ راست زیر نگرانی اس سال کے شروع میں یہ فیصلہ کیا کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیماری کا انتظار کرتے رہنے کی بجائے اس کا علاج معالجہ کیا جا سکے محکمہ ہر وہ اقدام کرے گا جس سے کہ وہ بیماری آئے ہی نہ، یاد رہے کہ لائیو سٹاک کی بیماری کا مطلب کسان کی اقتصادی تباہی ہے لہٰذا اینٹی بائیوٹک کی بجائے ویکسینیشن پر اور لائیو سٹاک کی عمومی صحت کو بہتر کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اس

سلسلہ میں ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ بیالیس لاکھ کسانوں کے چھ کروڑ تیس لاکھ سے زائد مویشیوں اور دیہی پرندوں کی پہلی ماس ویکسینیشن 25892 گاؤں کی سطح پر اوائل سال میں کی گئی جس کے چونکا دینے والے نتائج سامنے آئے۔اسی طرح دوسری اور تیسری ماس ویکسینیشن کمپین چلائی گئی اور اب ویکسینیشن کو لائیوسٹاک کی سروسز کا بنیادی اور اہم جز بنا دیا گیا ہے۔ماس ویکسینیشن کے دوران اہم ڈیٹا کا حصول کیا گیا اور اس کو ایک نہایت جدید برقی مواصلاتی رابطے کے نظام 9211 سسٹم کے ذریعے اب تک کی ملک کی سب سے بڑی کاشتکاروں کی آئی سی ٹی بیس، تین ماہ کے قلیل مدت میں کھڑی کی گئی جس میں 25892 دیہات سے بتیس لاکھ کاشتکاروں کے پونے پانچ کروڑ لائیوسٹاک کا مکمل ریکارڈ دستیاب ہے اس ڈیٹا بیس میں لمبرداروں، امام مسجدوں اور گاؤں کے چوکیداروں کے نمبر بھی موجود ہیں اور ان کاشتکاروں سے روزانہ کی بنیاد پر محکمہ زیر رابطہ ہے تاکہ ان کے لائیوسٹاک کی بھرپور نگہداشت کا کام بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہ سکے۔وزیراعلیٰ پنجاب نے خصوصی پیکج کے طور پر محکمہ کے صوبہ کی لائیوسٹاک Asset Manager کے نئے کردار کے مدنظر اب تک کی ملکی تاریخ کا سب سے بڑا توسیع سروسز کا نظام کھڑا کرنے کے لئے 4500 میڈیکل کٹ سے مزین موٹر سائیکلز فراہم کرنے کا حکم دیا ہے جس کی پہلی کھیپ (3700) اگلے ہفتے سے محکمہ کے سپرد ہونا شروع ہو جائے گی۔یہ موٹر سائیکل محکمہ کا موجودہ سٹاف، جو کہ برقیاتی مواصلاتی سسٹم 9211 سے منسلک ہوں گے استعمال کرے گا اور کوئی بھی کاشتکار کسی بھی وقت محکمہ کی توسیع سروسز صرف ایک میسج یا ٹول فری نمبر 080009211 پر کال کر کے حاصل کر سکے گا۔ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی بھی صوبے کے اندر پورے صوبے کا بیماریوں کے حوالے سے معروضی سروے کیا گیا ہے اور اس کا اقتصادی تجزیہ کر کے نتائج نکالے گئے ہیں کہ ماہانہ اٹھارہ سے انیس ارب کا نقصان ایسی بیماریوں سے ہو رہا ہے جن کو معمولی کاوش سے ٹھیک کیا جا سکتا ہے جیسے نمک کی کمی، پیٹ کے کیڑے، صاف پانی کی فراہمی وغیرہ۔

دودھ کی پیداوار کی سب سے اہم چیز کاشتکار کو اس کی خرچ کردہ رقم کا صحیح بدلہ مہیا کرنا ہے۔ اگر کسان 80 روپے میں ایک لیٹر دودھ پیدا کر پاتا ہے اور اس کو 38 روپے لیٹر میں فروخت کرنا پڑتا ہے تو کوئی وجہ نہیں وہ مستقبل میں دودھ پیدا کرنے کا عمل جاری رکھے لہٰذا یہ بات قطعاً حیران کن نہیں ہے کہ مارکیٹ میں فروخت ہونے والے جانوروں میں 72 فیصد تک

مادہ قابل افزائش جانور ذبح کے لئے آ رہے ہیں جس کو حکومت پنجاب نے ایک قانون کے ذریعے غیر قانونی عمل قرار دیا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان خشک دودھ اور Whey Powder کا ڈیمپنگ گراؤنڈ بن چکا ہے۔ پنجاب حکومت نے وفاقی حکومت سے درخواست کی ہے کہ انڈیا اور ترکی کی مانند خشک دودھ کی درآمد پر بھاری ڈیوٹی لگائی جائے۔

پاکستان خصوصاً پنجاب میں بڑے جانور دودھ کی پیداوار کے لئے رکھے جاتے ہیں اور گوشت کا حصول ابھی تک ثانوی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا دودھ دینے والے جانوروں کی نسل کشی بہت اہمیت کی حامل ہے محکمہ لائیوسٹاک نے تاریخ میں پہلی مرتبہ غیر معیاری سیمن پروڈکشن کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی ہے۔ نسل کشی کے قواعد کو لاگو کیا ہے صوبائی بریڈنگ اتھارٹی کو اپنے پیروں پر کھڑا کیا ہے تاکہ جانوروں کی صحیح طریقے سے افزائش نسل کی جا سکے۔ اس ضمن میں قابل ذکر امر یہ ہے کہ کچھ غیر محتاط عناصر صرف ایک مہینے کی سرسری تربیت کے بعد مصنوعی نسل کشی کے ٹیکنیشن پیدا کر رہے تھے۔ جنہوں نے جانوروں کی نسلیں اجاڑ ڈالی ہیں۔ حکومت پنجاب نہ صرف یہ کہ ہزاروں سرکاری ATIs کی دوبارہ تربیت کر چکی ہے جبکہ پانچ ہزار آٹھ سو سے زیادہ پرائیویٹ AITs کی حکومت سے اضافی وسائل لئے بغیر اپنے وسائل سے ہی جاری رکھے ہے تاکہ دیہی کاشتکاروں کو اعلیٰ نسل کے جانور مل سکیں۔ تاہم درمیانی عرصہ کے لئے محکمہ لائیوسٹاک چھوٹے اور بڑے جانوروں کے بہترین تصدیق شدہ نر مفت کاشتکاروں کو فراہم کرنا شروع کر دیئے گئے ہیں۔ یاد رہے کہ چھوٹے جانوروں میں پاکستان میں ابھی مصنوعی نسل کشی کا رواج نہ ہوا ہے۔

محکمہ لائیوسٹاک کی تجویز پر حکومت پنجاب نے جانوروں سے انسانوں کو لگنے والی بیماریوں کے تحقیقاتی مرکز کے قیام کی اصولی بنیادوں پر منظوری دے دی ہے۔

اچھے دودھ دینے والے جانوروں کو اقتصادی ترجیح بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے فلڈ سے متاثرہ علاقوں میں جوٹیاں مفت فراہم کی ہیں۔ اسی طرح دیہی مرغبانی کے فروغ کے لئے جو کہ غذائیت کی فراہمی کا نہایت اہم ذریعہ بن سکتا ہے پہلے فیز میں 11460 پولٹری یونٹ اور امسال لاکھوں پرندے تقسیم کرنے کا پروگرام ہے۔

(ب) خشک دودھ کی امپورٹ پر ڈیوٹی لگانے کے لئے وزیر خزانہ کے زیر سایہ کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جو کہ سفارشات مرتب کر رہی ہے۔ناقص دودھ کی روک تھام محکمہ لائیوسٹاک کے اختیار میں نہ ہے تاہم محکمہ لائیوسٹاک اپنے بنیادی سٹیک ہولڈر یعنی کہ دودھ پیدا کرنے والے کاشتکار کے مفاد کے تحفظ کے لئے نہ صرف اس چیز کے لئے کوشاں ہے کہ اس کو دودھ کے پیدا کرنے کی صحیح قیمت مل سکے۔محکمہ نے دس ہزار سے زیادہ گوالوں کا ڈیٹا اکٹھا کیا ہے جن کو ایک خصوصی پیکج کے ذریعے دودھ کی ترسیل کا صاف ستھرا نظام کھڑا کرنے میں مدد دینے کے منصوبے پر کام ہو رہا ہے۔محکمہ لائیوسٹاک نے ناقص دودھ کی فراہمی روکنے کے لئے عدالت عالیہ لاہور میں ہارمون سے پیدا کردہ انتہائی مہلک اور مضر صحت دودھ کی پیداوار کو روکنے کے لئے ہارمون کے ٹیکہ جات کو روکنے کی سفارش کی ہے۔اس کیس کو ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان کے سامنے بھی اٹھایا ہے۔

(ج) یہ بجا ہے کہ محکمہ لائیوسٹاک کے ڈاکٹروں کا کام گوشت کی چیکنگ نہیں کیونکہ گوشت خوراک کا ایک اہم جز ہے جس کے لئے Pure Food Rules اور متعلقہ خوراک کے حفاظتی قوانین لاہور کی حد تک پنجاب فوڈ اتھارٹی اور باقی اضلاع میں لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔

ضلع حافظ آباد میں ماحولیاتی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

847: باؤ اختر علی: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا محکمہ تحفظ ماحول ضلع حافظ آباد میں آلودگی کو کم کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہا ہے اگر ہاں تو کیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

محکمہ تحفظ ماحول ضلع حافظ آباد ماحول کی آلودگی درج ذیل اقدامات اٹھا رہا ہے۔

(1) آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کو آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے مقامی طور پر ہدایات تیار اور جاری کی گئی ہیں۔لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) تحفظ ماحول کے لئے آگاہی مہم وقتاً فوقتاً چلائی جاتی ہیں۔

(3) تحفظ ماحول کے لئے مندرجہ ذیل بروشر اور کتابیں چھپوائی گئی ہیں۔

(1) تحفظ ماحول بذریعہ شجر کاری (بروشر)

(2) ڈینگی مہم (بروشر)
(3) ماحول کی صفائی ستھرائی کے رہنما اصول (بروشر)
(4) ماحولیاتی شجرکاری (کتابچہ)
(5) شہر ہائے سبز (کتابچہ)
(6) تحفظ ماحول کا دینی تصور (کتاب)

اس ضمن میں 2007 سے لے کر اب تک تمام عالمی ماحولیاتی، عالمی یوم ارض، عالمی یوم آب، یوم تحفظ اوزون اور عالمی یوم تحفظ حیوانات کے مواقع پر سیمینار اور walks مزید لیکچروں اور طبع شدہ مواد کی تقسیم کا اہتمام کیا گیا۔

(4) صفائی مہم کو 27 اپریل سے 2 مئی تک مہم کے طور شروع کر کے مسلسل جاری رکھا گیا ہے۔ اس ضمن میں ہدایات نامے جاری کئے گئے اور ان پر عملدرآمد کی پڑتال کی گئی۔ علاوہ ازیں ٹی ایم اے حافظ آباد اور پنڈی بھٹیاں کے عملے کے ساتھ مل کر موقعہ پر ہی کوڑے کے ڈھیر اٹھوائے گئے۔ مسلسل دونوں ٹی ایم ایز کو کوڑے کے ڈھیروں کی تحریری نشاندہی کی جاتی ہے اور ان پر عملدرآمد چیک کیا جاتا ہے۔ ابھی تک کی سب ہدایات پر ٹی ایم ایز اور کارخانوں نے عمل کیا ہے۔

(5) آلودگی پھیلانے والے 227 کارخانوں کے چالان کر کے مرکزی دفتر ادارہ تحفظ ماحول پنجاب لاہور کو ارسال کر دیئے گئے ہیں۔

(6) آلودگی پھیلانے والے 85 کاروبار کو سیل کیا گیا ہے۔

(7) ہسپتالوں کے فضلہ کو جلانے کے لئے انسنریٹر ڈی ایچ کیو ہسپتال حافظ آباد میں چلوایا گیا ہے جس میں حافظ آباد کے 75 ہسپتال اپنا فضلہ انسنریٹ کروا رہے ہیں۔ باقی تمام ہسپتالوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ یہی کارروائی ویٹرنری ہسپتالوں کے ساتھ بھی کی گئی ہے اور تا حال جاری۔ 18 ہسپتالوں کے چالان کئے گئے ہیں۔

(8) دھواں چھوڑنے اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف مہم ٹریفک پولیس کے ساتھ جاری ہے۔ اب سے پہلے دفتر ہذا کا عملہ اپنے ایکٹ کے تحت بھی چالان کرتا تھا اور اب اس کو دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔

(9) کالے اور دوسرے ممنوعہ شاپر بیگ کے تمام مراکز کو ہدایت نامے جاری کئے گئے ہیں اور ان کو مسلسل چیک کیا جاتا ہے۔

(10) 138 پینے کے پانی کے سیمپل کا تجزیہ کروایا گیا۔

(11) مندرجہ ذیل سروے مکمل کئے گئے۔

(1) کرم کش وزرعی ادویات
(2) 8 عالمی معاہدوں پر عملدرآمد کا سروے

(3) الیکٹرونکس کے فضلہ کا سروے
(4) موٹروے کے ممنوعہ علاقے میں صنعتیں
(5) تمام قسم کے کاروباروں اور صنعتوں کا جی پی ایس سروے
(6) آتش بازی کے کارخانوں کا سروے
(7) تمام کباڑ خانوں کا سروے
(8) ٹائروں اور پنکچروں کی دکانوں اور گوداموں کا سروے
(9) گیس اور پٹرول وڈیزل کی غیر قانونی فروخت کا سروے (ان تمام سرویز کی رپورٹیں دستیاب ہیں)

(12) انسداد ڈینگی کے سلسلے میں سیمیناروں، لیکچروں، واکز اور طبع شدہ ہدایات اور بینروں اور فلیکسوں کا انتظام کیا جاتا ہے انسداد ڈینگی کے سلسلے میں ہر سال تمام متعلقہ اداروں، کاباروں، زیر تعمیر منصوبہ جات، کباڑ خانوں، ٹائروں کے مراکز اور دکانوں کو تحریری بیداری شعور کا مواد اور تحریری ہدایات دی جاتی ہیں اور ان کی چیکنگ بھی کی جاتی ہے۔

(13) ابھی تک 92 صنعتی وکاروباری منصوبہ جات تحفظ ماحول ایکٹ پنجاب کے تحت این او سی لے چکے ہی، 45ٹاوروں اور 08دیگر صنعتی این او سی انڈر پراسس ہیں۔

مضر صحت گوشت کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

969: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ لائیو سٹاک نے صوبہ میں مضر صحت گوشت کی فروخت کی روک تھام کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) کیا محکمہ لائیو سٹاک فیڈ ایکٹ پر عملدرآمد کروا رہا ہے، تفصیلات دیں؟

(ج) محکمہ لائیو سٹاک ڈسٹرکٹ کی سطح پر فارمر کی آگاہی پروگرام کے حوالے سے گزشتہ دو سال میں کتنی ورکشاپ کروا چکا ہے، تفصیلات دیں؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) مضر صحت گوشت کی فروخت و ترسیل کے گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف حکومت پنجاب کے حکم پر محکمہ لائیو سٹاک اور متعلقہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر نگرانی بھرپور کارروائی کا آغاز بتاریخ 17-10-2014 کو کیا گیا اب تک 36 اضلاع میں کل 3,46,441 کلو

گرام، مضر صحت، حرام و مردہ اور بیمار جانوروں کے گوشت کی تیاری و ترسیل کی بابت 2664 مقدمات درج کئے گئے۔ 3268 لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور کل 3,46,441 کلو گرام گوشت تلف کیا گیا۔ 3429 چالان کئے گئے اور 23,98,050 روپے جرمانہ اور اس کے علاوہ 156 گاڑیاں بھی تحویل میں لی گئی ہیں۔

اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد جو کہ ایک سے زیادہ مقدمات میں ملوث ہیں کی تین ماہ کی نظر بندی کے لئے بھی متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر صاحبان کو متحرک کیا جا چکا ہے۔ عوام کی آگاہی اور مضر صحت، مردہ اور بیمار گوشت کی تیاری و فروخت پر فوری کارروائی کے لئے ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر کی زیر نگرانی ٹیم متحرک ہے۔ اس کارروائی کے نتیجے میں اس مکروہ دھندہ میں ملوث افراد کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے اور اس کارروائی کو حتمی انجام تک پہنچایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں عوام الناس کو 9211 SMS اور ٹول فری 9211-08000 کی سہولت فراہم کر دی گئی ہے جو 24 گھنٹے سروس دے رہا ہے۔ عوام اور معزز ممبران پارلیمنٹ کی تجاویز کی روشنی میں اس سسٹم کو مزید فعال بنایا جائے گا۔ مزید برآں حکومت پنجاب نے موجودہ پنجاب اینیملز سلاٹر کنٹرول ایکٹ 1963 میں ترمیم کر کے نیا پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول بل 2015 (Amended) کابینہ میں جمع کروا دیا ہے جو کہ جلد ہی پاس ہو جائے گا۔ اس ایکٹ کے تحت اس قسم کا گھناؤنا کاروبار روکنے کے لئے سخت سزائیں اور جرمانے تجویز کئے گئے ہیں تاکہ اس لعنت کا مستقل بنیادوں پر علاج کیا جا سکے۔

(ب) جی ہاں! فیڈ ایکٹ پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ صوبہ پنجاب میں پنجاب اینیملز کمپاؤنڈ فیڈ اینڈ فی سٹف آرڈیننس 2002 نافذ العمل ہے جس کے تحت 2014 سے اب تک صوبہ بھر میں مرغیوں کی خوراک تیار کرنے والی 58 فیکٹریوں / ملوں کو باقاعدہ چیک کرنے کے بعد خوراک تیار کرنے کے اجازت نامے جاری کئے گئے ہیں لہٰذا فیڈ ملز مذکورہ آرڈیننس کے تحت دیئے گئے معیار کی خوراک تیار کرنے کی پابند ہیں اسی لئے صوبہ بھر میں دستیاب مرغیوں کی خوراک کا معیار تسلی بخش ہے۔

(ج) محکمہ لائیو سٹاک نے ڈسٹرکٹ کی سطح پر فارمر کی آگاہی پروگرام کے حوالے سے گزشتہ دو سال میں کل 28432 ورکشاپ / فارمرز و فیلڈ ڈے کا اہتمام کیا جس کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	تعداد ورکشاپ/فارمرز وفیلڈ ڈے
2013-14	14516
2014-15	13916

حلقہ پی پی۔152 لاہور میں ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

1052: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔152 لاہور میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں واقع ہیں، ویٹرنری ڈاکٹر اور عملہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) حلقہ پی پی۔152 میں ویٹرنری ہسپتالوں میں خالی اسامیوں کی تفصیلات بتائیں؟

(ج) حلقہ پی پی۔152 کے ویٹرنری ہسپتالوں کے لئے سال 14-2013، سال 15-2014 میں جانوروں کے لئے ادویات کے لئے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(د) ان ہسپتالوں میں سال 2015 کے دوران کتنے جانور علاج کے لئے لائے گئے؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) حلقہ پی پی۔152 لاہور چونکہ شہری آبادی پر مشتمل ہے۔ جہاں جانور رکھنا ممنوع ہے اس لئے یہاں کوئی ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری نہ ہے۔

(ب) غیر متعلقہ ہے۔

(ج) غیر متعلقہ ہے۔

(د) غیر متعلقہ ہے۔

ضلع لاہور میں یومیہ دودھ کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

1053: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کے کون کون سے اضلاع دودھ کی پیداوار میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں؟

(ب) محکمہ ڈیری ڈویلپمنٹ صوبہ پنجاب میں دودھ کی یومیہ پیداوار کو بڑھانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے نیز ان اقدامات سے آگاہی کے لئے کسانوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

(ج) صوبہ پنجاب دودھ کی یومیہ پیداوار میں دوسرے صوبوں کے حساب سے کس نمبر پر ہے؟

وزیر خوراک /امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یسٰین):

(الف) صوبہ پنجاب میں مندرجہ ذیل اضلاع دودھ کی پیداوار میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں:۔

نمبر شمار	ضلع	نمبر شمار	ضلع
1	قصور	10	گجرات
2	شیخوپورہ	11	منڈی بہاؤالدین
3	اوکاڑہ	12	حافظ آباد
4	پاکپتن شریف	13	جھنگ
5	وہاڑی	14	ساہیوال
6	ٹوبہ ٹیک سنگھ	15	ملتان
7	فیصل آباد	16	خانیوال
8	بہاولنگر	17	چنیوٹ
9	گوجرانوالہ		

(ب) محکمہ لائیو سٹاک صوبہ پنجاب میں دودھ کی یومیہ پیداوار بڑھانے کے لئے جو اقدامات اٹھا رہا ہے۔ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ پنجاب میں جانوروں کی افزائش اور مویشی بانی خصوصاً گائے اور بھینس پالنے کا مین مقصد دودھ حاصل کرنا ہے۔ گوشت ودیگر ہائے پراڈکٹ کو عمومی طور پر زیادہ اہمیت نہ دی جاتی ہے۔ بدقسمتی سے پچھلے آٹھ نو سالوں سے خشک دودھ، وے پاؤڈر و کیمیکل دودھ سے پیک اور کھلا دودھ بنانے کے گھناؤنے کاروبار نے عوام کی صحت اور غریب مویشی پال حضرات کے کاروبار کی فزیبلٹی کو تباہ کر دیا ہے۔ گزشتہ چار / پانچ سالوں سے مویشی پال حضرات جن کی 90 فیصد سے زیادہ تعداد چھوٹے پیمانے پر کاروبار کرتے ہیں اور ان کی 70 فیصد سے زیادہ تعداد زمین کے غیر مالک ہیں کی معاشی ابتری کا موجب بن رہی ہے۔ دنیا میں خشک دودھ کی کم ہوتی ہوئی قیمت اور دودھ پیدا کرنے والے ملکوں میں کسانوں کو فراہم کی جانے والی سبسڈی براہ راست پاکستان خصوصاً پنجاب کو نہ صرف تباہ کر رہی ہے بلکہ مویشی پال حضرات اس کاروبار کو بتدریج چھوڑتے جا رہے ہیں۔ مویشیوں کی خطرناک حد تک کم ہوتی ہوئی مقدار اس کاروبار سے منسلک لوگوں کا دیگر کاروبار میں شمولیت اور دودھ کی مصنوعات پر بڑھتی ہوئی درآمد کو موجودہ سروے دوران ویکسینیشن فیز I تا III الارمنگ صورتحال کا اظہار، جس کے لئے چھوٹے اور بڑے مویشی پال حضرات کو فوری ریسکیو کیا جانا ضروری ہے۔

2۔ پنجاب میں دودھیل جانور (گائے / بھینس) کے سانڈ بیلوں کے سیمن کے ذریعے دودھ پیدا کرنے کی جینیاتی / وراثتی استعداد کو بڑھا کر دودھ کی یومیہ پیداوار کو بڑھانا۔

3۔ جانوروں کی خوراک پر تجربات کرنا اور ان کے نتائج ڈیری فارمرز تک پہنچانا۔

4۔ دودھ کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لئے متوازن خوراک (انمول ونڈا) کی فراہمی۔
5۔ نسل کشی کے لئے فارمرز کو اعلیٰ نسل کے سانڈ بیل مہیا کرنا۔
6۔ محکمہ سر توڑ کوشش کر رہا ہے کہ دودھ پیدا کرنے والے فارمرز کو اقتصادی نقصان سے بچانے کے لئے عملی اقدامات کرے اور اسی کاوش میں خشک دودھ کی امپورٹ ڈیوٹی بڑھانے کے لئے منسٹر فنانس کو گزارشات جمع کروائی گئی ہیں جب تک خشک دودھ پر امپورٹ ڈیوٹی نہیں بڑھائی جائے گی شہریوں کو خالص دودھ ملنا دشوار ہے۔
7۔ صوبہ بھر میں قائم ویٹرنری ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور تشخیص لیبارٹریوں کے ذریعے دودھیل ودیگر جانوروں کی بیماریوں کی بروقت تشخیص، علاج اور متعدی بیماریوں کے خلاف حفاظتی ٹیکہ جات لگانے کے ساتھ ساتھ نئے فارمز کے قیام کے لئے کسانوں کو تکنیکی مشورہ جات دینا۔
8۔ پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹس کے جانوروں کا کراس سیکشنل سروے کیا گیا۔
9۔ بریڈنگ بُل کی تقسیم کی گئی تاکہ اعلیٰ نسل کے جانور پیدا کئے جا سکیں۔
10۔ بیماریوں سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ٹیکہ جات تمام اضلاع میں تمام مویشیوں کو لگائے گئے۔
11۔ دس ہزار سے زائد دودھ پیدا کرنے والے گوالوں کا ریکارڈ اکٹھا کیا گیا۔
12۔ محکمہ دودھ پیدا کرنے والے فارمرز کی کوآپریٹو بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔
13۔ محکمہ کی کاوشوں سے جانوروں کی صحت بہتر بنانے اور دودھ میں مضر اثرات کا سبب بننے والے ہارمونز انجکشن پر پابندی لگوادی گئی ہے۔ مزید برآں ان ہارمونز انجکشن کا لائسنس کی رجسٹریشن کینسل کروادی گئی ہے۔

ان اقدامات سے آگاہی کے لئے کسانوں کو درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:۔

1۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی نشریات کے ذریعے جانور پال حضرات کو مشورہ جات دینا۔
2۔ فیلڈ ڈیز/ فارمرز ڈیز اور سکول فوکس پروگرام کے ذریعے محکمانہ اقدامات سے کسانوں کو آگاہ کرنا۔
3۔ محکمہ کے کمیونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن ونگ کے ذریعے جانوروں کی بیماریوں، حفاظتی ٹیکہ جات اور خوراک ورہائش سے متعلقہ امور پر مشتمل ماہانہ رسالہ ہمارے مویشی اور دیگر پمفلٹس کی اشاعت و تقسیم۔

(ج) صوبہ پنجاب دودھ کی یومیہ پیداوار میں دوسرے صوبوں کے حساب سے پہلے نمبر پر ہے۔

ضلع گجرات میں یومیہ دودھ کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

1088: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں یومیہ دودھ کی کل کتنی پیداوار ہے؟

(ب) صوبہ پنجاب کے کون کون سے اضلاع دودھ کی پیداوار میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں، ضلع وار پیداوار کی تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) محکمہ ڈیری ڈویلپمنٹ صوبہ پنجاب میں دودھ کی یومیہ پیداوار کو بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے اور کسانوں کو کون کون سی سہولیات فراہم کر رہا ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

(د) صوبہ پنجاب دودھ کی یومیہ پیداوار میں دوسرے صوبوں کے حساب سے کس نمبر پر ہے؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع گجرات میں اس وقت دودھ کی کل یومیہ پیداوار 24لاکھ 35ہزار 18لیٹر ز ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں مندرجہ ذیل اضلاع دودھ کی پیداوار میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں ان اضلاع میں دودھ کی یومیہ پیداوار کے تناسب کی تفصیلAnnexure-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ لائیو سٹاک صوبہ پنجاب میں دودھ کی یومیہ پیداوار بڑھانے کے لئے جو اقدامات اٹھا رہا ہے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ پنجاب میں جانوروں کی افزائش اور مویشی بانی خصوصاً گائے اور بھینس پالنے کا مین مقصد دودھ حاصل کرنا ہے۔ گوشت و دیگر بائے پروڈکٹ کو عمومی طور پر زیادہ اہمیت نہ دی جاتی ہے۔ بد قسمتی سے پچھلے آٹھ نو سالوں سے خشک دودھ، وے پاؤڈر و کیمیکل دودھ سے پیک اور کھلا دودھ بنانے کے گھناؤنے کاروبار نے عوام کی صحت اور غریب مویشی پال حضرات کے کاروبار کی فزیبلٹی کو تباہ کر دیا ہے۔ گزشتہ چار/پانچ سالوں سے مویشی پال حضرات جن کی 90فیصد سے زیادہ تعداد چھوٹے پیمانے پر کاروبار کرتے ہیں اور ان کی 70فیصد سے زیادہ تعداد زمین کے غیر مالک ہیں کی معاشی ابتری کا موجب بن رہی ہے۔ دنیا میں خشک دودھ کی کم ہوتی ہوئی قیمت اور دودھ پیدا کرنے والے ملکوں میں کسانوں کو فراہم کی جانے والی سبسڈی براہ راست پاکستان خصوصاً پنجاب کو نہ صرف تباہ کر رہی ہے بلکہ مویشی پال حضرات اس کاروبار کو بتدریج چھوڑتے جا رہے ہیں۔ مویشیوں کی خطرناک حد تک کم ہوتی ہوئی مقدار اس کاروبار سے منسلک لوگوں کا دیگر کاروبار میں شمولیت اور دودھ کی مصنوعات پر بڑھتی ہوئی درآمد کو موجودہ سروے دوران ویکسینیشن فیز I تا III الارمنگ صورتحال کا اظہار، جس کے لئے چھوٹے اور بڑے مویشی پال حضرات کو فوری ریسکیو کیا جانا ضروری ہے۔

2۔ فارمرز کو جانوروں کی دیکھ بھال سے آگاہی کے لئے مفت مشورے دیئے جاتے ہیں۔

3۔ ویٹرنری ہسپتالوں کے انچارج ڈاکٹر مہینے میں 2دفعہ فارمرز ڈے کا اہتمام کرتے ہیں۔

4- جانوروں کو موسمی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے وقت پر ویکسین کی جاتی ہے۔ محکمہ نے پنجاب کے باقی اضلاع کی طرح اس ضلع میں بھی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے جانوروں کو ویکسین تین فیز میں کی ہے۔

5- محکمہ سر توڑ کوشش کر رہا ہے کہ دودھ پیدا کرنے والے فارمرز کو اقتصادی نقصان سے بچانے کے لئے عملی اقدامات کرے اور اسی کاوش میں خشک دودھ کی امپورٹ ڈیوٹی بڑھانے کے لئے منسٹر فنانس کو گزارشات جمع کروائی گئی ہیں جب تک خشک دودھ پر امپورٹ ڈیوٹی نہیں بڑھائی جائے گی شہریوں کو خالص دودھ ملنا دشوار ہے۔

6- جانوروں کو سال میں کم از کم دو دفعہ کرم کش ادویات پلانے کا مشورہ دیا جاتا ہے اور محکمہ نے مفت کرم کش ادویات جانوروں کو پلائی ہے۔

7- متوازن ونڈا کا استعمال اور اس کو بنانے کی ترکیب کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں۔

8- ڈیری فارم کا انتظام بہتر طریقے سے چلانے کے لئے فارم کی تعمیر، جانوروں کی خریداری اور اخراجات کا تخمینہ لگانے تک تمام راہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

9- ڈیری فارم اور بہتر دودھ کی پیداوار لینے کے لئے فارمرز کو جدید ٹیکنالوجی کو اپنانے کے مشورے دیئے جاتے ہیں۔

10- بیماری کی صورت میں محکمہ ہذا ان کو مفت طبی مشورہ جات اور علاج معالجہ کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔

11- محکمہ کی کاوشوں سے جانوروں کی صحت بہتر بنانے اور دودھ میں مضر اثرات کا سبب بننے والے ہارمونز انجکشن پر پابندی لگوادی گئی ہے۔ مزید برآں ان ہارمونز انجکشن کا لائسنس کی رجسٹریشن کینسل کروادی گئی ہے۔

(د) صوبہ پنجاب دودھ کی یومیہ پیداوار میں دوسرے صوبوں کے حساب سے پہلے نمبر پر ہے۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، اب جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون(ترمیم)شوگر فیکٹریز کنٹرول2015کے بارے میں آسٹیرٹی کمیٹی برائے خوراک کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیاجانا

جناب محمدارشدملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں

I present the report of Austerity Committee for Food regarding the Punjab Sugar Factories Control (Amendment) Bill 2015(Bill No. 52 of 2015).

کے بارے میں آسٹیرٹی کمیٹی برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتاہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر:جی،رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔اب قیصر اقبال سندھو مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔میں انہیں دعوت دیتاہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون(ترمیم)پنجاب ریونیواتھارٹی2015کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیاجانا

جناب قیصراقبال سندھو:جناب سپیکر!میں

"The Punjab Revenue Authority (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 51 of 2015).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتاہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر:جی،رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔اب محمودالحسن چیمہ صاحب مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈپاور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرناچاہتے ہیں۔میں انہیں دعوت دیتاہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون(ترمیم)کینال اینڈڈرینج2015کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈپاور کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیاجانا

چودھری محمودالحسن چیمہ:جناب سپیکر!میں

"The Canal and Drainage (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 53 of 2015).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اب نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ
کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 6 بج کر 5 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک استحقاقات لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب محمد عارف عباسی صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق سردار شہاب الدین خان صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! باچا خان یونیورسٹی میں ہونے والی شہادتوں کے متعلق سب سے پہلے میں نے مذمتی قرارداد جمع کرائی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ آج بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اورنج لائن کے اوپر اس ہاؤس میں discussion ہو گی۔ آج صبح محترم اپوزیشن لیڈر اور اپوزیشن نے یہاں پر اس معاملہ کو raise بھی کیا ہے اور بعد میں protest کرتے ہوئے باہر بھی گئے ہیں۔ میں نے اسمبلی سٹاف سے اور سیکرٹری اسمبلی سے معلوم کیا ہے کہ آپ بتائیں کہ اورنج لائن ٹرین پر کس دن بحث ہو گی تاکہ اس کے مطابق تیاری کی جائے اور معزز ممبران اپوزیشن کے جو بھی تحفظات ہیں ان پر بہتر طریق سے جواب دیا جا سکے۔ مجھے یہ

بتایا گیا ہے کہ اپوزیشن نے کہا ہے کہ ہم نے اس پر بات نہیں کرنی۔ یہ معاملہ تو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں طے ہوا تھا۔

جناب سپیکر: جی، یہ معاملہ آپس میں طے ہوا تھا۔In the presence of all political parties. طے ہوا تھا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ کیا یہ بحث کے لئے وقت مقرر کرنے کا طریقہ ہے؟ آپ ایک منصوبہ بنائیں، اس کو آپ implement کر دیں، اس سلسلہ میں اربوں روپیہ آپ loan لے لیں اور کانوں کان کسی کو خبر نہ ہو۔ اس ایوان کی توہین اور تضحیک ہو چکی ہے۔ اب گورنمنٹ بحث کرنا چاہتی ہے تو لے آئے ہمارے کندھے پر رکھ کر آپ بندوق کیوں چلانا چاہتے ہیں؟ اگر انہیں اس کا اتنا زیادہ احساس ہے تو باہر لاکھوں لوگ اس پر شور مچا رہے ہیں، لاکھوں لوگ اس سے متاثر ہیں اور پورے پنجاب کے لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ دو اڑھائی سو ارب روپیہ یہاں لگے گا۔ جنوبی پنجاب کے لوگوں کا کیا قصور ہے؟ یہ پیسے پورے پنجاب کو دینا پڑیں گے۔ اگر یہ اس پر بحث رکھنا چاہتے ہیں تو رکھیں۔ ہم اس میں participate کریں گے۔ انہیں آج تک خیال نہیں آیا۔ یہ منصوبہ بن گیا اور شروع ہو گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ اس طرح لوگوں کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتے اور اس طرح سے لوگوں کو گمراہ نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! یہ ثابت ہو جائے اور یہ ثابت کریں۔ یہ صرف شور اور واویلہ کرنے کی حد تک ہی ساری چیزیں ہیں۔ اگر اپوزیشن کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی اور یہ منصوبہ بنا لیا گیا اور اس پر implementation شروع ہو گئی۔ آئین کیا کہتا ہے؟ کیا آئین حکومت کو یہ mandate دیتا ہے یا نہیں اس بارے میں قانون کیا کہتا ہے؟ اس بارے میں باقی صوبوں کی حکومتوں نے جو میگا پراجیکٹس بنائے ہیں اس کی انہوں نے کانوں کان خبر کی ہے یا نہیں۔ اس میں جو قانون اور constitutional provision ہے اس کے مطابق یہ اعتراض کریں میں اس کا جواب دوں گا۔ اگر یہ اڑھائی تین سو ارب روپوں کی بات کرتے ہیں۔ آپ بتائیں میں اس کا جواب انہیں دوں گا۔ آپ ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور arguments کریں کہ یہ منصوبہ لاہور اور پنجاب کی تباہی کا ہے تو میں یہ ثابت کروں گا کہ اس منصوبے پر اعتراض کرنے والوں کی سیاست کا بیڑہ غرق کرنے کے لئے یہ منصوبہ بن رہا ہے۔ آپ اس معزز ایوان میں اپوزیشن کا کردار ادا کرنے سے کیوں بھاگتے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! آپ ہر چیز کو سڑکوں پر کیوں کرنا چاہتے ہیں، آپ ہر معاملے کو کنٹینر پر چڑھ کر کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ آپ آئیں اور دلیل کے ساتھ بات کریں اور اس بات کا جواب دیں۔ اب لیڈر آف دی اپوزیشن کا یہ حال ہے کہ انہوں نے بات کی ہے اور اس کے جواب میں، میں بات کر رہا ہوں تو اٹھ کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ اگر آج اپوزیشن اس منصوبے پر بات کرنے سے دوڑ رہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ صرف کنٹینر پر چڑھ کر شور اور واویلہ کر سکتے ہیں، یہ غل غپاڑہ کر سکتے ہیں، یہ غل غپاڑے کی سیاست کر سکتے ہیں اور یہ کوئی دلیل کے ساتھ بات نہیں کر سکتے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مہربانی۔ ٹریک سے نہ اتریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ فیصل آباد چلا جائے گا۔ یہاں لاہور کے لوگوں کا قتل ہو رہا ہے۔ یہ لیڈری چمکا رہے ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟

جناب سپیکر: میں بات کرتا ہوں۔ پہلے میری بات سنیں۔ بڑی مہربانی۔ آپ تمام وہاں موجود تھے۔ میری موجودگی میں یہ بات ہوئی تھی کہ ہم نے اس پر بحث کرنی ہے تو اس کے لئے ایک دن مقرر کر دیں۔ آپ کا تین چیزوں پر اتفاق ہوا تھا۔ اس میں زراعت، لاء اینڈ آرڈر اور ایک یہ بھی شامل تھا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ آپ کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ انہوں نے جو 10۔ ارب 80 کروڑ روپیہ surrender کیا ہے سیکرٹریز تک کو فون چلے گئے کہ یہ document باہر کیسے آیا؟ یہاں Right of Information Act پاس ہو چکا ہے۔ ہم دھکے کھاتے پھر رہے ہیں، کبھی ایل ڈی اے کے پاس، کبھی Archeology کے پاس، کبھی پی اینڈ ڈی کے چیئرمین کے پاس کہ ہمیں بتاؤ یہ documents کدھر ہیں؟

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ آپ ثبوت لے کر آئیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ جب یہ بات ختم ہو گئی۔ انہوں نے دوبارہ شروع کی ہے تو یہ منصوبہ جو انہوں نے شروع کر لیا ہے اور اس پر اربوں روپیہ خرچ ہو گیا۔ اب لوگ شور مچا رہے ہیں، واویلہ کر رہے ہیں اور اعتراضات اٹھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ اس کا جواب دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں اسمبلی میں پہلے لانے کا خیال نہیں آیا کہ یہ اتنا اہم منصوبہ ہے اس کو اسمبلی میں لائیں۔ اب جب سول سوسائٹی اور لاکھوں

لوگ باہر سڑکوں پر نکلے ہوئے ہیں تو انہیں خیال آگیا ہے۔ تاریخ بتائے گی اور سیاہ حروف میں ان کے نام تاریخ میں لکھے جائیں گے کہ ہمارے لاہور کو ان لوگوں نے تباہ کر دیا ہے۔ یہاں کے لوگوں کو برباد کر دیا ہے۔ پورے پنجاب کے فنڈز یہاں لا کر لگا دیئے گئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سب تشریف رکھیں۔ کل سب وہاں موجود تھے ان کی موجودگی میں بات ہوئی تھی۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ہے۔ وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید، جناب احمد شاہ کھگہ، قاضی احمد سعید، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب احسن ریاض فتیانہ، چودھری غلام مرتضیٰ اور محترمہ حنا پرویز بٹ کی جانب سے چارسدہ کی باچا خان یونیورسٹی میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعہ کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں جہاں پر اور باتیں بھی طے ہوئی تھیں وہاں پر یہ بھی طے ہوا تھا کہ یہ قرارداد مشترکہ قرارداد ہے لیکن اسے قائد حزب اختلاف پیش کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سب سے پہلے قائد حزب اختلاف نے ہی یہ قرارداد اسمبلی میں بھیجی تھی۔ ہماری قرارداد آتی ہے تو آپ کو بھی خیال آ جاتا ہے۔ آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں۔ یہ بعد میں شامل ہو جاتے ہیں کہ ہمارا بھی نام دے دیں ہم بھی اس میں شامل ہیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے یہ بھی شامل ہو جائیں۔

جناب سپیکر: اس میں اختلاف کی بات نہیں ہے۔ یہ اچھی بات ہے۔ نیکی کے کام میں شامل ہو جانا اچھی بات ہے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 20-جنوری 2016 کو چارسدہ کی باچا خان یونیورسٹی میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعہ کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 20۔جنوری 2016 کو چارسدہ کی باچا خان یونیورسٹی میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعہ کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 20۔جنوری 2016 کو چارسدہ کی باچا خان یونیورسٹی میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعہ کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

چارسدہ کی باچاخان یونیورسٹی میں دہشتگردی کی وجہ سے ہونے والی شہادتوں پر رنج وغم کا اظہار اور مذمت

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ملک بھر کے تمام صوبوں میں حال ہی میں ہونے والے دہشت گردی کے تمام واقعات خصوصاً 20۔جنوری 2016 کو چارسدہ کی باچاخان یونیورسٹی میں ہونے والے دہشت گردی کے المناک واقعہ کی پرزور الفاظ میں مزمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعہ میں پروفیسر سید حامد حسین، عملہ کے افراد اور طلباء سمیت 21 معصوم افراد شہید اور تقریباً 30 کے قریب افراد زخمی ہوئے۔

یہ ایوان اس المناک واقعہ کو سانحہ قرار دیتا ہے، بے گناہ افراد کے اس افسوسناک قتل عام پر پوری قوم سوگوار ہے۔

یہ ایوان ان معصوم شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان ان سکیورٹی اداروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے چاروں حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا اور اس طرح بہت سی جانوں کو بچالیا۔

یہ ایوان افواج پاکستان ودیگر سکیورٹی اداروں جو ان دہشتگردوں، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما ہیں انہیں اپنی بھرپور تائید اور حمایت کا یقین دلاتا ہے۔

یہ ایوان ان ملک دشمن عناصر کے خلاف سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ملک بھر کے تمام صوبوں میں حال ہی میں ہونے والے دہشت گردی کے تمام واقعات خصوصاً 20۔جنوری 2016 کو چارسدہ کی باچاخان یونیورسٹی میں ہونے والے دہشت گردی کے المناک واقعہ کی پرزور الفاظ میں مزمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعہ میں پروفیسر سید حامد حسین، عملہ کے افراد اور طلباء سمیت 21 معصوم افراد شہید اور تقریباً 30 کے قریب افراد زخمی ہوئے۔

یہ ایوان اس المناک واقعہ کو سانحہ قرار دیتا ہے، بے گناہ افراد کے اس افسوسناک قتل عام پر پوری قوم سوگوار ہے۔

یہ ایوان ان معصوم شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔ یہ ایوان ان سکیورٹی اداروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے چاروں حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا اور اس طرح بہت سی جانوں کو بچالیا۔

یہ ایوان افواج پاکستان ودیگر سکیورٹی اداروں جو ان دہشتگردوں، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما ہیں انہیں اپنی بھرپور تائید اور حمایت کا یقین دلاتا ہے۔

یہ ایوان ان ملک دشمن عناصر کے خلاف سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ملک بھر کے تمام صوبوں میں حال ہی میں ہونے والے دہشت گردی کے تمام واقعات خصوصاً20۔جنوری2016 کو چارسدہ کی باچاخان یونیورسٹی میں ہونے والے دہشت گردی کے المناک واقعہ کی پرزور الفاظ میں مزمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔اس واقعہ میں پروفیسر سید حامد حسین، عملہ کے افراد اور طلباء سمیت 21 معصوم افراد شہید اور تقریباً30 کے قریب افراد زخمی ہوئے۔

یہ ایوان اس المناک واقعہ کو سانحہ قرار دیتا ہے، بے گناہ افراد کے اس افسوسناک قتل عام پر پوری قوم سوگوار ہے۔

یہ ایوان ان معصوم شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان ان سکیورٹی اداروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے چاروں حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا اور اس طرح بہت سی جانوں کو بچالیا۔

یہ ایوان افواج پاکستان ودیگر سکیورٹی اداروں جو ان دہشت گردوں، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما ہیں انہیں اپنی بھرپور تائید اور حمایت کا یقین دلاتا ہے۔

یہ ایوان ان ملک دشمن عناصر کے خلاف سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پنجاب میں اچانک سکولوں و کالجوں کی بندش سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلے ایک ہفتے سے پنجاب میں کروڑوں بچے اور ان کے والدین سخت پریشان ہیں۔ اچانک ایک دن رات کو ساڑھے بارہ بجے حکومت پنجاب کی طرف سے یہ فرمان جاری ہوتا ہے کہ صبح سے تمام تعلیمی ادارے بند ہوں گے اور دن چڑھے آدھے سے زیادہ بچے سردی میں ٹھٹھرتے ہوئے اپنے والدین کے ساتھ سکولوں میں پہنچے تو پتا چلا کہ حکومت کی طرف سے چھٹی ہو گئی ہے اور پھر بعد میں کالجز کو بھی اس میں شامل کر لیا گیا۔ اس وقت ایک انتہائی غیر یقینی کی صورتحال ہے اور لوگوں کو کچھ پتا نہیں ہے کیونکہ ایک بات یہ چل رہی ہے کہ یکم کے بعد مزید ایک ہفتہ کے لئے سکولوں کی بندش extend ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت اہم واقعہ ہے کہ حکومت نے بدحواسی کے عالم میں رات بارہ بجے اس طرح کا آرڈر جاری کیا اور اب بھی یہ کہتے ہیں کہ سکولوں کے اندر سکیورٹی کے خدشات ہیں۔ اس وقت پنجاب کے اندر پولیس اہلکاروں کی ٹوٹل strength تقریباً پونے دو لاکھ ہے جن میں سے 43 ہزار سے زائد پولیس اہلکار وی آئی پی، وی وی آئی پی ڈیوٹی پر لگے ہوئے ہیں۔ میں وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سکولوں کو کھلوا دیں اور وہ جو وی آئی پی ڈیوٹی کے اوپر اتنی بڑی آپ نے نفری لگائی ہوئی ہے وہاں سے انہیں surrender کریں اور جو مختلف پرائیویٹ سکول ہیں جہاں ہمارے پھول جیسے بچے ہیں اور جس طرح کے یہ حادثات ہو رہے ہیں پرائیویٹ ادارے تو اپنا بندوبست کریں گے لیکن سرکاری اداروں کے اندر کوئی اس طرح کا بندوبست ہونا ممکن نظر نہیں آ رہا تو پھر کسی اس طرح کے سانحے سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت پنجاب فوری طور پر ان کو surrender کرے جو وی آئی پی، وی وی آئی پی ڈیوٹی پر بے جا ہزاروں لوگ متعین ہیں اور جو سکولوں کی سکیورٹی کی

صورتحال ہے اس تناظر میں یہ اہلکار وہاں متعین کئے جائیں اور یہ بھی بتایا جائے کہ یہ سکول کب تک بند رہیں گے یا پیر والے دن یہ کھلنے جا رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس دن معزز اپوزیشن لیڈر لاء اینڈ آرڈر پر بحث کا آغاز کریں گے تو اس دن یہ سارے معاملات تفصیل سے discuss ہو جائیں گے۔ انہوں نے باقی جس concern کا سر دست اظہار کیا ہے تو میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت پورا ملک دہشت گردی کے خلاف حالت جنگ میں ہے، general threat ہر جگہ پر ہے اور ہر جگہ پر سکیورٹی arrangements کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش بھی کی جا رہی ہے اور اس بارے میں تاکید بھی کی جا رہی ہے۔ ہمارے تمام سول اور عسکری intelligence ادارے بھی روزانہ کی بنیاد پر اپنی threat alert assessment جاری کرتے ہیں اور اس کی بنیاد پر اس کو access کر کے ہر اس جگہ کو جس کی انہوں نے نشاندہی کی ہوتی ہے وہاں پر سکیورٹی کو بڑھایا جاتا ہے۔ اس وقت معاملہ یہ ہوا کہ چارسدہ میں انتہائی افسوسناک اور انتہائی خوفناک واقعہ ہوا جس کے نتیجے میں پورے ملک میں رنج و غم، افسوس اور تشویش کی ایک لہر دوڑ گئی اس کی بنیاد پر ضروری تھا کہ چارسدہ کے incident کے بعد تمام Universities میں سکیورٹی arrangements کا ہونا ایک فطری عمل ہے اور یہ ہونا چاہئے تھا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو میرے خیال میں اس پر تشویش ہونی چاہئے تھی کہ یہ کیوں نہیں ہوا۔ اگر یہ ہوا ہے تو یہ فطری عمل تھا کہ اس پر تشویش پورے ملک میں پھیلی اور تمام Universities اور Schools کی سکیورٹی جو پہلے سے موجود ہے اس کو revisit کیا جانا چاہئے تھا اور اس پر فیصلہ کیا گیا۔ پنجاب حکومت نے جب یہ فیصلہ کیا کہ جو ہمارے تعلیمی ادارے ہیں اور ان میں خاص طور پر جو A Category اور A plus Category میں ہیں ان کی سکیورٹی کو دوبارہ سے دیکھا جائے اور اس پر پوری طرح سے focus کیا جائے۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی پیش نظر تھی اور یہ بات سکول میں بچوں کے والدین بھی کر رہے تھے، یہ بات میڈیا میں بھی ہو رہی تھی کہ ان دنوں میں سردی کافی شدید تھی اور بعض اضلاع میں جتنا درجہ حرارت lowest degree تک گیا اس سے پہلے کبھی نہیں گیا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ صبح صبح دھند کی وجہ سے visibility بہت کم تھی اور یہ بات بھی ایک factor کے طور پر نوٹ کی گئی کہ جب اس قسم کی صورتحال ہو تو یہ کسی بھی دہشتگردی کی activity کے لئے موقع ہو سکتا ہے اور اس بارے میں پورے میڈیا نے Universities کی reports کے حساب سے یہ analyze کیا اور اخبارات میں یہ چھپا کہ وہاں پر دھند کی وجہ سے دہشت

گردوں کو اپنے مذموم مقصد کے لئے مدد ملی۔ اس بنیاد پر کہ چلیں بچوں کو بھی یہ تین یا چار دن جو انتہائی سخت سردی کے ہیں ریلیف مل جائے گا اور ہم بھی سکیورٹی پر زیادہ بہتر انداز سے focus کر سکیں گے لہٰذا اس بنیاد پر چار یا پانچ دن کے لئے انہیں بند کیا گیا اور ہفتہ اتوار کی ویسے چھٹی ہوتی ہے۔ ان دنوں میں Cabinet Committee on Law and Order نے پورے پنجاب میں پہلے بیٹھ کر ایک ایک سکول کو visit اور پھر revisit کیا اور اس کے بعد کل سارا دن پہلے ساڑھے تین گھنٹے وزیر اعلیٰ خود بیٹھے، پورے پنجاب کی administration اس وقت video link پر موجود تھی۔ انہوں نے خود ہمارے A plus and A category کے جو سکول ہیں اُن کی سکیورٹی کو visit کیا اور باقاعدہ کہیں کوئی کمی یا کمزوری تھی اس کو بھی plug کیا گیا۔ اسی طرح ہماری یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کے ساتھ ساڑھے تین گھنٹے کی میٹنگ ہوئی جس میں نہ صرف یونیورسٹیوں کی سکیورٹی کا جائزہ لیا گیا بلکہ ساتھ یہ بھی دیکھا گیا کہ جو counter narrative کی بات ہو رہی ہے کہ counter narrative نہیں ہے اور ایک نام نہاد جہاد کی بنیاد پر دہشت گرد جو اپنا thesis دیتے ہیں وہ غلط ہے۔ جہاد یہ نہیں ہے اور عین اسلام یہ نہیں ہے لیکن یہ تصور آخر کہاں سے آئے گا؟ ہماری مادر علمی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر صاحبان سے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے share کیا کہ آپ کی یونیورسٹیوں میں Islamic Studies کے ڈیپارٹمنٹس ہیں جہاں پر انتہائی پڑھے لکھے پی ایچ ڈی لوگ پروفیسر ہیں تو وہ کیوں اس بات کو explain نہیں کرتے یا ایک narrative لے کر آتے؟ اسی طرح آپ کے کلچر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس قسم کی documentaries بن سکتی ہیں اور اس قسم کے ڈرامے کئے جا سکتے ہیں جن سے لوگوں کو دہشت گردی سے نفرت اور اسلام کے متعلق آگاہی ہو۔ ان چار پانچ دنوں میں تمام سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کو engage کیا گیا اور ساتھ ایڈمنسٹریشن اور حکومت نے ہر چیز کا جائزہ لیا۔ الحمدللہ میں یہ بات پورے یقین اور surety سے کہہ سکتا ہوں کہ جو انتظامات ہم نے پچھلے سات آٹھ ماہ سے اس بارے میں کئے ہوئے تھے وہ الحمدللہ کافی حد تک تسلی بخش پائے گئے۔ بعض جگہوں پر اکا دکا کمی کمزوری سامنے آئی جس کا طریق کار کل طے کیا گیا اور جو humanly possible ہے وہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی حکم یہ ہے کہ انسان اپنی طرف سے پوری کوشش کرے باقی نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑا جائے، اسی پر ہی بھروسہ کیا جائے، اُس کی شفقت اور رحم کو طلب کیا جائے۔ جو humanly possible ہے ہم نے الحمدللہ تمام چیزوں کو کل بیٹھ کر under the chair of Chief Minister طے کیا ہے، کل وہ سارا دن خود بیٹھے اور ہم نے پوری حد تک اس کو ensure کیا

ہے۔یہ بات غلط ہے کہ threat کی وجہ سے سکول بند کئے گئے ہیں۔اگر threat آج ہے تو آج سے پانچ یا دس دن بعد بھی ہو سکتا ہے بلکہ جب سے آپریشن ضرب عضب شروع ہے تب سے threat ہے اور اُس وقت سے انتظامات کئے جا رہے ہیں اس لئے ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ صرف اس وجہ سے سکول بند کئے گئے ہیں۔سوموار سے انشاء اللہ تعالیٰ سکول کھلیں گے اور ہم پوری طرح سے confident ہیں کہ انتظامات میں جو کمی کوتاہی تھی اُس کو پوری طرح سے fill کر لیا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے بچوں کی حفاظت کو پوری طرح سے یقینی بنائیں گے۔باقی جہاں تک وی آئی پی سکیورٹی کی بات کا تعلق ہے تو جس دن لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوگی اُس دن اس کا بھی ذکر کروں گا۔جن جن لوگوں کو threats ہیں اس حوالے سے میں عرض کرتا ہوں کہ ان میں عمارتیں ہیں، پبلک دفاتر ہیں اور بعض پبلک عہدیدار ہیں جن کو سکیورٹی فراہم کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنی دہشت گردی کے خلاف جنگ ہے۔میں اُس واقعہ کو اس انداز میں ذکر تو نہیں کرنا چاہتا لیکن بہر حال یہ ایک حقیقت ہے اس لئے اس کے اوپر بات کرنا کوئی برائی نہیں ہے۔کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب کے ساتھ ایک normal سکیورٹی تھی لیکن وہ شاید اُس level کی نہیں تھی جس level پر ہونی چاہئے تھی اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو شاید اُن کی جان بچ سکتی تھی۔جب یہ واقعہ ہوا تو کیا ہر طرف سے حکومت پر اس بات کی تنقید نہیں کی گئی کہ آپ نے اُن کو پوری سکیورٹی نہیں دی، آپ نے یہ کیوں نہیں کیا اور وہ کیوں نہیں کیا؟ لہٰذا یہ ساری چیزیں بھی ہمارے پیش نظر ہیں۔دہشت گرد جب کسی personality، کسی ادارے، کسی یونیورسٹی یا کسی سکول کو نشانہ بناتے ہیں تو اُس میں ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک ایسی چیز کریں جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ بڑے طاقتور ہیں اور وہ ہر جگہ پر پہنچ سکتے ہیں۔اسی طرح سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ جو درجہ بدرجہ دہشت گردی کی اس جنگ میں اپنا role ادا کر رہے ہیں خواہ وہ سرکاری افسران ہیں یا سیاستدان اُن کی حفاظت بھی کوئی وی آئی پی حفاظت یا پروٹوکول نہیں ہے بلکہ وہ سکیورٹی ہے اور اِن حالات میں یہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جس دن لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوگی اس کے اوپر بھی میں تفصیلاً عرض کروں گا کہ جس بات کے اوپر پوری طرح سے after analysis بات کی گئی ہے کہ یہ بہت ضروری ہے اور اس سے کم نہیں ہونا چاہئے تو اس حوالے سے قطعی طور پر ایسا کوئی معاملہ نہیں ہے کہ ہم نے کسی کی شان و شوکت بڑھانے کے لئے یا پروٹوکول دینے کے لئے اُس کو سکیورٹی دی ہوئی ہے۔میں آج اس معزز ایوان کے ذریعے پنجاب کی عوام کو on behalf of Mian Shahbaz Sharif

Government یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ہم پوری طرح سے vigilant ہیں اور ان دہشت گردوں کو ان کے مذموم ارادوں میں کسی طور پر بھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہم دہشت گردی کا پنجاب سے خاتمہ کریں گے اور ہم اپنے بچوں اور ہر اُس جگہ کی حفاظت کریں گے جس کو وہ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس قسم کے اِکا دُکا واقعات چند ماہ تک رہیں لیکن ہماری عسکری قیادت، ہماری افواج اور ہماری Law Enforcing Agencies جس طرح سے قدم بہ قدم آگے بڑھ رہی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان دہشتگردوں کا اس ملک سے خاتمہ ہوگا اور اس ملک سے دہشت گردی ختم ہوگی۔ اگر یہ واقعات اکا دکا ہوتے ہیں یا وہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے قطعی طور پر اس قوم کے عزم میں اور دہشت گردی کے خلاف جو جذبہ ہے اُس میں کمی نہیں آئے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ قوم دہشت گردی کے عذاب سے نجات پائے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ مہربانی کریں۔ No point of order

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! یہ بہت اہم بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب نے 22۔دسمبر 2015 کو مسیحوں کے لئے ایک گرانٹ دی تھی لیکن ابھی تک ڈی سی او لاہور لوگوں کے چکر لگوا رہے ہیں اور لوگوں کو اُن کا right نہیں دے رہے۔ ہمارے منسٹر خلیل طاہر سندھو صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ نے بات سن لی ہے لہٰذا اس کو note کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بات انہوں نے صرف یہاں پر کرنے کے لئے رکھی ہوئی تھی ورنہ یہ ہر بات ہر وقت میرے ساتھ آ کر کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شہزاد منشی صاحب! بات ہو گئی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 430/15 جناب امجد علی جاوید کی ہے اس کا آپ نے جواب دینا ہے۔

راجن پور پچادھ کے مقام ماڑی پر قائم پی اے ہاؤس پر بااثر افراد کا قبضہ

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ماڈل ملٹری پولیس راجن پور نے رپورٹ دی ہے کہ اس سلسلہ میں ایک شکایت ور محمد دفعدار نے شاہد حسن گورچانی کے بارے میں کی ہے کہ اس نے پی اے ہاؤس میں سے کئی قیمتی چیزیں چوری کر لی ہیں اور پی اے ہاؤس کی زمین پر بھی قبضہ کر رکھا ہے۔ اس معاملے کی چھان بین کے لئے ایک کمیٹی مورخہ 15-05-20 بنائی گئی ہے جس میں جناب عمران منیر (پولیٹیکل اسسٹنٹ راجن پور) کنوینر، جناب محمد مختار (اسسٹنٹ کمشنر راجن پور) اور جناب قمر الزمان (اسسٹنٹ کمشنر) ممبران ہیں۔ اس کمیٹی کے تمام ممبران نے موقع کا ملاحظہ کیا اور ای ڈی او فنانس اینڈ پلاننگ راجن پور، ایکسیئن پنجاب بلڈنگ ڈیرہ غازی خان ڈویژن، ڈیرہ غازی خان اور ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ راجن پور سے اس سلسلہ میں مکمل چھان بین کی ہے لیکن اس کمیٹی نے اپنی حتمی رپورٹ ابھی تک جاری نہ کی ہے اور اسی اثناء میں شاہد حسن گورچانی جمعدار سرکل راجن پور سے ان کا تبادلہ ہو چکا ہے۔ جیسے ہی انکوائری رپورٹ موصول ہوتی ہے تو ان کے خلاف قانونی اور تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ نے فائنل کیا کیا ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جونہی اس کی رپورٹ آ جاتی ہے تو پھر ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: وہ رپورٹ کب آئے گی؟

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگلے ہفتے تک آ جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس کو آئندہ ہفتے تک pending کر دیں۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی امجد علی جاوید صاحب کی ہے جس کا نمبر 15/679 ہے۔

فیصل آباد میں تعلیمی مقاصد کے لئے مختص پلاٹوں کی نیلامی کے لئے این او سی جاری نہ کرنا

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ایف ڈی اے فیصل آباد کے زیر انتظام سکیموں میں ٹوٹل 55 عدد پلاٹس ہیں جو کہ تعلیمی مقاصد کے لئے تجویز شدہ ہیں جن میں سے 16 عدد پلاٹس ایسے ہیں جو کہ خالی ہیں اور باقی تمام پلاٹس تعمیر ہو چکے ہیں اور موقع پر سکولز چل رہے ہیں۔ اگر محرک باقی 55 پلاٹوں اور سکولز کی تفصیل چاہتے ہیں تو میں انہیں وہ بھی دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر! اس میں کچھ پلاٹس پر سکولز چل رہے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہی جواب آیا ہے۔ اگر محرک اس کی تفصیل چاہتے ہیں تو میں انہیں دینے کے لئے تیار ہوں کہ جہاں جہاں پر سکولز چل رہے ہیں اور 16 عدد خالی پلاٹس کی تفصیل بھی میرے پاس ہے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ ایوان میں پیش کر دوں یا ویسے لینا چاہتے ہیں تو میں انہیں دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کرتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں---

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ بعد میں منسٹر صاحب سے مل لیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/711 جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کی ہے یہ بھی pending تھی۔ اس کا جواب آ گیا ہے؟

بورڈ آف ریونیو پنجاب میں زیرالتواء ہزاروں کیسز کے فیصلے بروقت نہ ہونے کی وجہ سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ درست نہ ہے کہ بورڈ آف ریونیو میں مقدمات جلد نمٹانے میں عدم دلچسپی مسئلہ بن گئی ہے البتہ یہ درست ہے کہ وقتاً فوقتاً بورڈ آف ریونیو پنجاب کے کئی ممبر صاحبان ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں یا انتظامی امور کی وجہ سے ان کا تبادلہ ہو جاتا ہے اور ان کی جگہ نئے ممبر صاحبان کی تعیناتی میں کچھ وقت لگ جاتا ہے جس کی وجہ سے مقدمات زیر التواء ہو جاتے ہیں۔ یہ کہنا بھی درست نہ ہے کہ چیک اینڈ بیلنس نہ ہونے کی وجہ سے کرپشن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کرپشن کے متعلق سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب کی واضح ہدایت ہے کہ فوری تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے اور اس پر باقاعدہ عمل بھی کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر ماہ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب کی زیر صدارت full بورڈ کی میٹنگ ہوتی ہے جس میں زیر التواء مقدمات زیر بحث آتے ہیں تاکہ انہیں جلد از جلد نمٹایا جائے۔ پنجاب بورڈ آف ریونیو ایکٹ 1957 کے تحت بورڈ آف ریونیو صوبے میں اپیل و نگرانی کا آخری فورم ہے۔ قانون مزارعات پنجاب 1887 کے تحت دعویٰ جات کے سلسلے میں بورڈ آف ریونیو آخری عدالت مال ہے اور مقدمات نمٹانے کے لئے سول عدالت کا طریق کار لاگو ہے جس کے تحت مقدمات کے فیصلے کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ متعلقہ ریکارڈ کا معائنہ کیا جائے اور فریقین کو سماعت کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ بھی حقیقت ہے کہ سائلان اور ان کے وکلاء خود بورڈ آف ریونیو پنجاب سے التوا کی درخواستیں کرتے رہتے ہیں۔ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں تحریک التوائے کار حقائق پر مبنی نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اسے رول 83 کے تحت rule out کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری اشرف علی انصاری کی ہے جس کا نمبر 830/15 ہے۔

موضع رکھ بھٹی میتلہ میں محکمہ جنگلات کی ملکیت ہزاروں کنال اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ رکھ بھٹی میتلہ محکمہ جنگلات ڈیرہ غازی خان کی ملکیت ہے اور یہ بھی درست ہے کہ 56 ایکڑ رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ قابضین کو باقاعدہ ایکشن پلان کے مطابق بے دخل کیا جا رہا ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں رکھ ترمن اور رکھ رندولانہ کو ناجائز قابضین سے خالی کروالیا گیا ہے جبکہ بھٹی میتلہ کی واگذاری کا معاملہ دریائے سندھ میں فلڈ، بارشوں کی وجہ سے پولیس اور ریونیو سٹاف کو فلڈ ریلیف ڈیوٹی کی بناء پر اب تک زیر التواء رہا۔ اس پر دوبارہ کام شروع ہو چکا ہے اور جلد رکھ بھٹی میتلہ کے رقبے کو بھی واگذار کروالیا جائے گا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس میں میری عرض سن لیں۔ وزیر صاحب نے کسی اور تحریک التوائے کار کا جواب پڑھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 15/830 کو pending کرتے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا اور اب اجلاس بروز سوموار مورخہ یکم فروری 2016 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔